چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کا

سنگم

فکر انگیز تاریخی لمحات

(نظرِ ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن بعہدِ خلافت خامسہ)

ایچ۔ایم۔طارق

چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کا سنگم (اردو)

Chaudhween aur Pandhrween Sadi Hijri Ka Sangam

(The Juncture of the Fourteenth and Fifteenth Century of *Hijrah*)

Complied by: H M Tariq

First published in 1980
Reprinted (with some additions) in UK in 2021

Published by:
Islam International Publications Ltd
Unit 3, Bourne Mill Business Park,
Guildford Road, Farnham, Surrey GU9 9PS, UK

Printed at:

For more information please visit
www.alislam.org

ISBN: 978-1-84880-710-5

فہرست عناوین

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے

آئے بھی اور آکے چلے بھی گئے وہ آہ!
ایام سعد ان کے بسُرعت گزر گئے

پل بھر میں میل سینکڑوں برسوں کی دُھل گئی
صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں سدھر گئے

صد حیف ایسے وقت کو ہاتھوں سے کھو دیا
وا حسرتا! کہ جیتے ہی جی تم تو مر گئے

(کلام حضرت مصلح موعودؓ۔ الفضل 9 جون 1925ء صفحہ 1)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

تعارف

ازحضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ 1979ءتا جون 1982ء)

آنحضور ﷺ کی ہجرت سے لے کر آج تک تیرہ صدیاں گذر گئیں اور چودھویں بھی ختم ہونے کو ہے صرف چند سانس باقی ہیں جو اس مضمون کے شائع ہوتے ہوتے رک چکے ہوں گے۔ یہ ایک عجیب صدی ہے۔ اس جیسی کوئی اور صدی دیکھنے یا سننے میں نہیں آئی۔ صرف اسلامی تاریخ ہی میں نہیں کسی بھی مذہبی تاریخ میں کسی صدی کے ایسے چرچے اور تذکرے نہیں ملتے جیسے اس صدی کے تذکرے عالمِ اسلام میں ملتے ہیں۔ آخر کیوں ایسا ہے؟ اس کی اہمیت کا راز کس بات میں ہے اور کیوں نہ صرف یہ صدی بلکہ صدی کا سر غیر معمولی شہرت پکڑ گیا۔ اس صدی کے آغاز پر وہ غیر معمولی واقعہ کیا ہونا تھا جس نے اس صدی کو اتنی شہرت دی۔

ایک اور عجیب بات اس صدی کے متعلق یہ نظر آتی ہے کہ دنیا میں کبھی کسی صدی کو کسی مذہب کے پیروکاران نے اس اہتمام سے رخصت نہیں کیا اور اس کے اختتام کا ایسا چرچا نہیں کیا جیسا چودھویں صدی کے متعلق آج عالمِ اسلام نے کیا ہے۔ آخر کیوں تمام مسلمان سربراہانِ مملکت اور دیگر احبابِ اختیار کے دل میں یہ بات گڑ گئی کہ یہ صدی اس لائق نہیں کہ اسے بغیر خاص اعزاز اور اہتمام کے رخصت کیا جائے بلکہ یہ ایسی شان رکھتی ہے کہ تمام دنیا کی مسلمان حکومتوں کی طرف سے الوداعی تقریبات کے انتظام کی خاطر ایک مشترکہ مجلس انتظامیہ تشکیل دی جائے۔

ان دو امور کی روشنی میں تمام عالمِ اسلام میں اہلِ فکر ونظر یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ جستجو کریں کہ آخر اس صدی میں کیا بات ہے اور جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے تو وہ پہلے سے بھی بڑھ کر شدّت اور کرب سے اس امام کا انتظار کر رہے ہیں جس کے متعلق علماء یہ کہا کرتے تھے کہ لازماً چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا اور امّت مسلمہ کو ہر مصیبت سے نجات بخشے گا اور ہر کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب شور اور یہ سارا اہتمام کیا محض اتفاقی حادثات ہیں یا واقعتاً اسلام کے مستقبل اور اس کی نئی زندگی اور اس کے عالمگیر غلبہ سے اس صدی کا کوئی تعلق تھا۔ اگر چہ عوام کیلئے یہ کافی ہے کہ علماء ان کو بتاتے رہے کہ لازماً اس صدی کے آغاز پر ہی موعود امام نے آنا ہے مگر اہلِ علم مزید جستجو چاہتے ہیں۔

اس ضمن میں بعض بنیادی اور اصولی چیزیں ضرور پیشِ نظر رکھنی چاہئیں۔ مثلاً یہ کہ اگر اتنا اہم واقعہ کسی زمانہ میں ہونے والا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نہ صرف موجودہ صدی کے علماء اور حکمرانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں بلکہ گذشتہ صدیوں کے علماء بھی اس کا ذکر کرتے چلے آئیں۔ تو کیا قرآنِ کریم میں بھی اس کا واضح ذکر اور اشارہ موجود ہے اور کیا احادیثِ نبویّہ میں بھی چودھویں صدی کا تذکرہ ملتا ہے؟ یہ سوال اس لیے اہم ہے کہ امّتِ محمدیہ میں ہونے والے عظیم الشان واقعات کے متعلق ہم یہ باور نہیں کر سکتے کہ قرآن وحدیث تو ان کے بارہ میں خاموش رہیں اور محض بعد میں آنے والے علماء کو اللہ تعالیٰ اس سے مطلع فرمادے۔ لیکن قرآن وحدیث پر غور ہو تو اس بنیادی امر کو ضرور پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ ضروری نہیں کہ چودھویں صدی کا لفظ قرآن وحدیث سے تلاش کیا جائے۔ ایک متقی اور حقیقت پسند تحقیق کرنے والے کا یہ کام ہے کہ یہ دیکھے کہ کیا کوئی ایسا مضمون قرآن وحدیث میں بیان تو نہیں ہوا جو نمایاں طور پر اس صدی کی طرف انگلی اُٹھا رہا ہو۔ اگر ایسے واضح اشارے مل جائیں تو پھر علماءِ امت کی پیشگوئیوں کو ایک بہت بڑی تقویّت حاصل ہو جائے گی اور محض سرسری طور پر ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اس طرح یہ بات بھی سمجھنی آسان ہو جاتی ہے کہ آخر کیوں غیر معمولی الٰہی تقدیر کے ماتحت تاریخِ انسانیت میں پہلی بار ایک صدی کو ایسے اہتمام سے رخصت کیا جا رہا ہے۔

جب ہم قرآنِ کریم پر غور کرتے ہیں تو یہ عجیب حقیقت سامنے آتی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو موسوی سلسلہ کے پہلے صاحبِ شریعت نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: اِنَّـآ اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلاً شَاهِداً عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً (المزّمّل: 15)
اور دوسری طرف امّتِ محمدیہ میں ویسی ہی خلافت جاری ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے جیسا کہ حضور اکرم ﷺ

سے پہلے خلافت جاری کی تھی۔ جیسے فرمایا: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور : 56) پس یہ عجیب مشابہت ہے کہ پہلا نبی پہلے نبی کے مشابہ اور بعد میں آنے والے نائبینِ رسول حضرت موسیٰ کے بعد آنے والے نائبین کے مشابہ ہوں گے۔ جب اس مضمون پر مزید غور کرتے ہیں اور حدیث سے اس کی تفسیر معلوم کرتے ہیں تو وہاں بھی عین اسی نص قرآن کے مطابق مشابہتوں کا مزید تفصیلی ذکر ملتا ہے۔ مثلاً فرمایا: عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَأَنْبِيَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ۔

اور مزید بار بار بڑی تحدّی کے ساتھ یہ خبر دی کہ میری امت کے آخر پر مسیح ابن مریم آنے والا ہے اور یہ پیشگوئیاں آنحضورؐ نے بڑے تواتر اور بڑی تاکید کے ساتھ فرمائیں۔ یہاں تک کہ تقریباً ساری امت صدیوں سے اس انتظار میں بیٹھی ہے کہ کب وہ زندگی بخش مسیحا نازل ہوگا۔ ہمارے مضمون کے تعلق میں جو نہایت دلچسپ بات ذہن میں اُبھرتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ جو حضرت موسیٰ کی شریعت کے آخری خلیفہ اور اسی شریعت کے تابع ایک غیر تشریعی نبی تھے، حضرت موسیٰ سے تیرہ سو سال بعد یعنی چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوئے۔ پس یہ کیا اتفاق ہے یا توارد ہے یا تقدیر الٰہی ہے کہ امت محمدیہ کا پہلا صاحب شریعت رسول امت موسویہ کے پہلے رسول کے مشابہ ہو، امت محمدیہ کے اہل اللہ علماء انبیائے بنی اسرائیل کی شان رکھنے والے ہوں اور جیسے حضرت موسیٰ کے آخرین میں حضرت مسیح ابن مریم آئے تھے ایسا ہی اس امت کے آخر میں بھی مسیح ابن مریم ہی آئے۔

یہاں تک بات واضح اور قطعی اور قرآن و حدیث کی نصوص کے عین مطابق ہے۔ لیکن تعجب اس بات پر ہے کہ حضرت مسیح ناصری بھی چودھویں صدی کے سر پر آئے تھے اور علمائے امت مسلمہ بھی بکثرت ہمیں یہ بتاتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ امام مہدی، جن کا زمانہ نازل ہونے والے مسیح ابن مریم کے زمانہ سے مشترک ہوگا، نے بھی چودھویں صدی کے سر پر آنا تھا۔ جب اس پہلو سے علماء کی پیشگوئیوں پر غور کرتے ہیں تو معاملہ صرف ان کی حد تک نہیں رہتا بلکہ بات قرآن و حدیث تک جا پہنچتی ہے اور دل بڑی سنجیدگی سے اس بات پر غور کرنے کیلئے مجبور ہو جاتا ہے کہ دراصل اس صدی کی اہمیت ایک عظیم الشان آسمانی مصلح کے ظہور سے ہی وابستہ تھی ورنہ اگر امام ہمّام کا تصور اس صدی سے نکال دیا جائے تو اس صدی کی کوئی بھی امتیازی شان دوسری صدیوں سے باقی نہیں رہتی۔

یہاں تک تو ہم استدلال کی قوت سے پہنچ گئے مگر دل کچھ مزید اطمینان کا بھی تقاضا کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کوئی ایسی قطعی شہادت بھی ملے جس سے نہ صرف یہ صدی یقینی طور پر معیّن ہو جائے بلکہ اس کا سر یعنی آغاز کا زمانہ بھی کھل کر سامنے آجائے کہ ہاں اس وقت کسی امام نے آنا تھا جب اس طمانیت کی جستجو میں ہم فرمودات حضور اکرمؐ پر نظر ڈالتے ہیں تو اچانک نگاہ ایک حیرت انگیز اور عظیم الشان پیشگوئی تک پہنچ کر اٹک جاتی ہے جو امام مہدیؑ کے ظہور سے تعلق رکھتی ہے اور بعض ایسی علامات کو بیان کرتی ہے جو آسمان سے تعلق رکھنے والی ہیں اور جن کے بنانے پر کسی انسان کا کوئی اختیار نہیں بلکہ ساری دنیا کی طاقتیں بھی مل جائیں تو ان علامات کو بنانے پر قدرت پائیں۔ ہماری مراد اس پیشگوئی سے ہے کہ جب امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے تو ان کی گواہی میں چاند اور سورج مخصوص شرائط کے ساتھ گواہی دیں گے۔ اس پیشگوئی کا تفصیلی ذکر اس رسالہ میں قارئین مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

فیصلہ کن بات یہ ہے کہ یہ پیشگوئی اگر چودھویں صدی کے آغاز پر، ان تمام شرائط کے ساتھ پوری ہو چکی ہو، جن کا ذکر ملتا ہے تو اس سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جائے گی کہ چودھویں صدی کا تذکرہ بے سبب نہ تھا اور علماء نے یونہی اپنے نفس سے بے تکی باتیں نہیں کی تھیں بلکہ قرآن وحدیث کے واضح اشاروں سے جو استدلال انہوں نے کیا یا خود خدا سے خبریں پا کر اس صدی کی نشاندہی کی تو خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے قطعی طور پر ثابت کر دیا کہ ان کے تمام استدلال درست تھے اور واقعتاً آنے والے امام نے چودھویں صدی کے سر پر ہی ظاہر ہونا تھا۔

آئندہ چند صفحات میں اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ مختلف مکاتبِ فکر کی طرف منسوب ہونے والے اپنے اپنے خیال اور اعتقاد کے مطابق مختلف علماء یا کتب کو نسبتاً زیادہ وزن دیتے ہیں، کوشش کی گئی ہے کہ بزرگانِ سلف میں سے متفرق مکاتبِ فکر کے چوٹی کے بزرگان اور علماء کے بعض حوالے نمونۃً پیش کیے جائیں۔ اُمید ہے یہ مطالعہ اور عزیزم حافظ مظفر احمد صاحب کی یہ نہایت پاکیزہ کوشش قارئین کی علمی پیاس بجھانے کا موجب بنے گی۔ لیکن آخر پر مَیں اس درد آمیز تعجب کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ تمام عالمِ اسلام بڑی شان وشوکت اور اہتمام کے ساتھ اس صدی کو الوداع کہہ رہا ہے مگر کم ہی ہوں گے جن کو یہ خیال آتا ہوگا کہ وہ امام کہاں گیا جس کے دم قدم سے برکت پا کر یہ صدی ہماری نظر میں

ایسی معزز بنی اور کم ہی ہوں گے جو سوچتے ہوں گے کہ اگر امام مہدیؑ کے تصور کو اس صدی سے نکال دیا جائے تو اس کی قیمت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے اور بہت کم ہوں گے جو اس فکر میں غلطاں ہوں کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ساری باتیں لفظاً لفظاً سچی ثابت ہوئیں، یہاں تک کہ چاند سورج نے بھی آسمان سے گواہی دے دی، تو وہ امام آخر کہاں گیا جس کی صداقت کی شہادت چاند سورج نے دینی تھی۔ راقم الحروف اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہے کہ میرا ایک ایسی جماعت سے تعلق ہے یعنی جماعت احمدیہ، جس کا ذہن مذکورہ تمام الجھنوں سے پاک ہے کیونکہ ہم آنحضرت ﷺ کی تمام پیشگوئیوں کو نہ صرف اعتقاداً سچا مانتے ہیں بلکہ عملاً گواہی دیتے ہیں کہ وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوگئیں اور وہ امام بھی صدی کے سر پر آ گیا جس نے قادیان سے تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں کے سر پر یہ اعلان کیا کہ مَیں ہی وہ امام اور تمثیلی مسیح ہوں جس کے آنے کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی تھی۔ پس ہمیں تو وہ امام مل گیا اور وہ دولہا بارات لے کر آ گیا جس کی صدیوں سے انتظار تھی۔ اس لیے ہم خوش قسمت ہیں اور اپنے رب سے راضی ہیں کہ اس نے پورے ایک سو سال تک ہمیں اپنے دین کی راہ میں عظیم الشان قربانیوں کی توفیق بخشی۔ پس ہم تو اس صدی کو کسی ظاہری شان وشوکت یا ڈھول ڈھمکوں کے ساتھ رخصت نہیں کر رہے بلکہ ہمارے دل حمد وثناء سے معمور ہیں اور ہم اس عزم اور دعاؤں کے ساتھ اس صدی کو الوداع کہہ رہے ہیں اور آنے والی صدی کا استقبال کر رہے ہیں کہ اے خدا ہمیں پہلے سے بھی بہت بڑھ کر محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کو دنیا میں غالب کرنے کی توفیق عطا فرما اور پہلے سے بڑھ کر اس راہ میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرما تا کہ چودھویں صدی اگر غلبۂ اسلام کی تیاری کی صدی تھی تو پندرھویں صدی غلبۂ اسلام کی تکمیل کی صدی بن جائے اور سارے جھوٹے خداؤں پر ہمیشگی کی موت آ جائے اور توحیدِ خالص جو حضرت محمد مصطفیٰ ؐ نے دنیا کے سامنے پیش کی اُس کے نور سے سارا عالم بھر جائے۔ یہی وجہ ہے کہ دو صدیوں کے اس عظیم سنگم پر وداع و استقبال کیلئے جو الوداعی اور استقبالیہ کلمہ ہمارے امام نے حرزِ جان بنانے کی تلقین کی اور فرمایا کہ قیامِ توحید کی خاطر اب دن رات اس کلمہ کا ورد کرو کیونکہ روحانی دنیا کے وداع و استقبال اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ وہ کلمہ یہ ہے:۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

آپ بھی دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اگر ہم جو دنیا کی نظر میں مغضوب اور خدا کی نظر میں نیک اور اچھے لوگ ہیں اور اُسی کے مخلص بندے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام ہیں تو خدا تعالیٰ آپ کو بھی توفیق بخشے کہ ہمارے ساتھ شامل ہو کر اپنی عاقبت سنوار لیں اور ایسی حالت میں جان دیں کہ وقت کے امام کے منکرین میں آپ کا شمار نہ ہو بلکہ اُن نیک بختوں میں شمار ہو جو سعید فطرت رکھتے ہیں اور آمَنَّا وَصَدَّقنَا کہہ کر اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوؤں کی تصدیق کرتے ہیں۔ آمین

(نومبر 1980ء)

پیش لفظ

دنیا کے بڑے بڑے تمام مذاہب کی مستند کتابوں میں آخری زمانہ میں ایک موعود مصلح کی خبر بڑی کثرت سے پائی جاتی ہے۔قرآن کریم اوراحادیث میں بھی آخری زمانہ میں ایک مہدی اور مثیل مسیح کی پیشگوئی موجود ہے۔نیز علماءِ امت اور ہزاروں اولیائے کرام اور بزرگان سلف نے رؤیا وکشوف اور الہامات کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے علم پا کراس مسیح ومہدی کے زمانہ کی تعیین بھی فرمائی ہے۔مکاشفات اکابر اولیاءاورصوفیائے عظام بالاتفاق اس بات پر شاہد ہیں کہ مسیح موعودؑ کا ظہور چودھویں صدی کے سر پر ہوگا اوراس سے تجاوز نہیں کرے گا۔

اس بارہ میں حوالے بے شمار ہیں تاہم چند اہم مستند حوالے اصل کتابوں کے عکس کے ساتھ اس کتابچہ میں پیش کیے جا رہے ہیں۔حوالوں کے ساتھ ضروری وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔بعض حوالے طویل تحقیق وتلاش کے بعد پاکستان کی بڑی بڑی لائبریریوں سے دستیاب ہوئے ہیں۔پھر بھی بعض کتب نہیں مل سکیں،اس لیےان کے صرف حوالے ہی ساتھ شامل کردیئے گئے ہیں۔

ان حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امتِ مسلمہ کوایک مدت سے بڑی شدت سے مہدیؑ ومسیح کا انتظار تھااورعلمائے کرام اور بزرگان واولیائے امت نے رؤیا وکشوف کی روشنی میں بیان کیا تھا کہ تیرھویں صدی میں مسیح موعودؑ کا پیدا ہونا ضروری ہے تا کہ چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو سکے۔گویا مسیح موعودؑ کیلئے تیرھویں وچودھویں صدی دونوں کا پانا ضروری تھا۔

اب جبکہ چودھویں صدی بھی ختم ہوگئی اور پندرھویں صدی کا آغاز ہےان دونوں صدیوں کا سنگم اپنے پس منظر کے اعتبار سے تاریخِ انسانی کا اہم ترین موڑ ہے جو عالمِ انسانیت کیلئے عموماً اور امتِ مسلمہ کیلئے خصوصاً فکرانگیز تاریخی لمحات ہیں کہ وہ موعود اقوامِ عالم وہ مسیح ومہدی جس کا مدتوں سے انتظار تھا کہاں ہے؟ قرآن وحدیث، بائبل اور ہزاروں اولیاءاللہ اور بزرگوں کے کشف والہام جھوٹے نہیں ہو سکتے۔

اس لحاظ سے 8 نومبر 1980ء کو چودھویں صدی کا وداع اور پندرھویں صدی کا استقبال دنیا

کے لیے ایک لمحۂ فکریہ ہے۔سوچنا یہ ہے کہ غلبۂ اسلام اور مسیح ومہدی کی موعود چودھویں صدی گذر گئی۔ عالمِ اسلام نے اور مسلمانوں نے اس میں کیا کھویا کیا پایا؟ کہیں ایسا تونہیں کہ وہ موعود جس نے چودھویں صدی میں ظاہر ہونا تھا مقررہ وقت پر ظاہر ہو چکا ہو اور دنیا نے اسے نہ پہچانا ہو اور قبول نہ کیا ہو۔اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی مورد بن رہی ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا کو اپنے سچے مہدی و مسیح کو ماننے کی توفیق دے تا ساری دنیا **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ** کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے۔اور خدا کی توحید اور اس کا جلال دنیا میں چمکے اور اس کے دین اور رسول کی فتح ہو۔آمین

والسلام

خاکسار

ایچ۔ایم۔طارق

4 نومبر 1980ء بمطابق 26 ذوالحجہ 1400ھ

دیباچہ (نظر ثانی واضافہ شدہ ایڈیشن)

1980ء میں چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرھویں صدی کے آغاز پر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (اس وقت صدر مجلس انصاراللہ پاکستان) کی خاص تحریک اور اعانت سے خاکسار کی کتاب ''چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کا سنگم'' مجلس انصاراللہ کی طرف سے شائع ہوکر مقبول عام ہوئی۔ فالحمدللہ

سالانہ اجتماع انصاراللہ کے موقع پر کتاب کا پہلا ایڈیشن ختم ہوتے ہی دوبارہ شائع کرنا پڑا۔ مجھے یاد ہے اس وقت مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ (جن کی عاملہ میں عاجز کو بطور مہتمم تربیت خدمت کی توفیق مل رہی تھی) نے بے ساختہ تبصرہ فرمایا کہ:۔ ''ہوتم خدام میں اور کتاب انصار کی طرف سے شائع کروادی۔'' ان کی خدمت میں مؤدبانہ وضاحت کی کہ یہ جملہ کام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ذاتی دلچسپی، خصوصی توجہ اور حوصلہ افزائی سے مکمل کروایا ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم

اس کتاب کے نایاب ہونے کے بعد بھی مانگ رہی مگر بوجوہ مزید اشاعت نہ ہوسکی۔ حال ہی میں میرے عزیز دوست برادرم مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت لنڈن نے ذاتی طور پر توجہ دلائی کہ اس کتاب پر نظر ثانی کے بعد میسر حوالہ جات کے بہتر عکس مہیا ہو جائیں تو زیادہ مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ جزادے ابن فضل صاحب کو جن کے خصوصی تعاون سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ ان کے ساتھ عزیزم ابو فاضل بشارت صاحب نے پروف ریڈنگ، تلاش حوالہ جات اور نظر ثانی میں تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

چالیس برس بعد اس کتاب کے نقش ثانی میں ایڈیشن اول میں 18 کتب کے 25 حوالہ جات کے 36 عکس کے مقابل پر مزید 38 کتب کے 49 اضافی حوالہ جات کے 116 عکس شامل ہیں۔ اس طرح کل 74 حوالہ جات کے 152 عکس شامل کتاب ہیں جن میں درج ذیل اضافے قابل ذکر ہیں:۔

1۔ قرآن کریم میں امام مہدی کے ظہور سے متعلق آغاز کتاب میں متعلقہ آیات کے تراجم اور

استدلال مع حوالہ جات مزید واضح کر کے پیش کئے گئے ہیں۔ اور آیت نمبر کا حوالہ ''بسم اللہ'' کو سورت کی پہلی آیت شمار کرتے ہوئے دیا گیا ہے جو رائج الوقت نسخوں سے ایک نمبر زائد ہوتا ہے۔

2۔ متعلقہ حوالوں کے عکس کے ساتھ ان کا مختصر تعارف بھی پیش کر دیا گیا ہے۔

3۔ قاری کی سہولت کے لئے متعلقہ حوالہ کی عبارت نمایاں کر دی گئی ہے۔

4۔ عربی یا فارسی حوالہ جات کا اردو ترجمہ اسی صفحہ کی ذیل میں دے دیا گیا ہے۔

5۔ حوالہ جات کے تراجم ترجیحاً غیر از جماعت کتب سے لئے گئے ہیں۔ نیز حسب ضرورت ترجمہ کی غلطی کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔

6۔ کتاب کے آخر میں زمانہ مسیح موعود کی علامات کے متعلق سورۃ **التکویر** اور سورۃ الانفطار وغیرہ کی روشنی میں ایک عمدہ مضمون کا اضافہ بھی شامل ہے۔

7۔ کتاب میں استعمال کی گئی بعض اصطلاحات اور چند الفاظ کے معانی کتاب کے آخر پر دیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سنگم کا یہ نظر ثانی شدہ آن لائن ایڈیشن افادہ عام کا موجب بنائے۔ آمین

اس کام کی تکمیل کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اس دیرینہ خواہش کی تعمیل کی طرف بھی پرزور تحریک وتوجہ ہوئی جس کا اظہار حضور انور نے لنڈن میں ایک ملاقات میں فرمایا تھا کہ جماعت کے علمی مسائل وفات مسیح، ختم نبوت، صداقت مسیح موعود اور اعتراضات سلسلہ کے جوابات پر مشتمل قدیم و جدید حوالہ جات بھی جو خاکسار کے پاس ہیں شائع کر دینے چاہئیں۔ ایسے حوالہ جات کے عکس کا جو قیمتی اثاثہ اس عاجز کے پاس محفوظ ہے اور جن کی ترتیب وتدوین اور تعارف وترجمہ کا کام دیگر مصروفیات کے باعث سست روی کا شکار رہا۔ اس مفید مسودہ کی جلد تر تکمیل کے لئے بھی دعا کی عاجزانہ درخواست ہے تا یہ حوالہ جات بعد از تکمیل جملہ احباب جماعت کے لئے عموماً اور داعیان الی اللہ کے استفادہ کے لئے بطور خاص مہیا ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کتاب بھی نافع الناس بنائے۔ آمین

خاکسار

ایچ۔ ایم۔ طارق

2021

قرآنِ کریم میں زمانۂ ظہورِ مہدی و مسیح کی خبر

قرآن کریم میں متفرق مقامات پر آخری زمانہ میں امام مہدیؑ کے ظہور کی خبر کے ساتھ اس کے زمانہ (چودھویں صدی) کی طرف بھی اشارہ ہے۔ چند آیات مع مختصر وضاحت پیش ہیں:۔

1۔پہلی آیت: يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (السجدة :6)

یعنی وہ (اللہ) آسمان سے زمین تک اپنے حکم کو اپنی تدبیر کے مطابق قائم کرے گا۔ پھر وہ اس کی طرف ایسے وقت میں جس کی مقدار ایسے ہزار سال کی ہے جس کے مطابق تم دنیا میں گنتی کرتے ہو، چڑھنا شروع کر دے گا۔

عام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں امر (شریعت) کے آسمان سے نزول اور پھر عروج سے مراد فرشتوں کا آسمان سے اترنا اور واپس جانا ہے۔ اس معنی کے مطابق فرشتے زمین پر ہر حکم بجالانے کے بعد آسمان کی طرف واپسی کے لئے ایک ہزار سال انتظار کرتے ہیں جو عقلاً درست نہیں کیونکہ اس کے نتیجہ میں سارا نظام عالم اور سلسلہ موت و حیات بھی درہم برہم ہو کر رہ جائے جو ملائکہ کے ذریعے قائم ہے۔ فرشتوں کا تعمیل حکم کے بعد ایک ہزار سال انتظار کا معنی اس لئے بھی درست نہیں کہ ملائکہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ** (التحریم: 7) یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی فوری تعمیل کرتے ہیں نہ کہ ایک ہزار سال انتظار۔

دراصل مذکورہ بالا آیت میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی پیشگوئی ہے جیسا کہ الفاظ ''اپنے حکم کو اپنی تدبیر کے مطابق قائم کرے گا'' میں خبر دی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس کے بعد ایک ہزار سالہ دور ایسا آئے گا جس میں احکام قرآنی اور ان پر عمل اٹھ جائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ ایک آدم ثانی یعنی مسیح موعود کو تجدید دین کے لئے مبعوث فرمائے گا اور وہ زمانہ خیر القرون یعنی پہلی تین صدیوں سے ایک ہزار سالہ دور ضلالت

کے بعد (یعنی 1300 سال بعد) مقدر تھا۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا بہترین زمانہ میری صدی ہے۔ اس کے بعد بہتر ان لوگوں کا زمانہ ہے جو ان کے بعد آئیں گے اور پھر ان لوگوں کی صدی جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن میں جھوٹ عام ہوگا۔ (بخاری کتاب المناقب باب فضائل اصحاب النبی ﷺ)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے وضاحت فرمائی ہے کہ اس آیت میں ایک پیشگوئی تھی جو خیر القرون (پہلی تین صدیوں) اور ہزار سالہ دور ضلالت کے بعد چودھویں صدی میں آنے والے مسیح و مہدی پر زبردست دلیل ہے اور یہ آپ کے وجود میں پوری ہوئی۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

''یہ انسان ہی مسیح موعود ہے۔ اس کی بعثت ان صدیوں سے جو بہترین صدیاں تھیں، ایک ہزار برس گزرنے کے بعد مقدر کی گئی تھی۔۔۔۔ اس میں مشرکوں کی کثرت ہو گئی تھی سوائے چند لوگوں کے جو تقویٰ شعار تھے۔ یہ پورے ایک ہزار برس ہیں نہ اس سے زیادہ نہ کم۔ پس اگر تم سوچ بچار سے کام لو تو اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوگی۔''

(خطبہ الہامیہ اردو ترجمہ صفحہ 255-257)

2۔ دوسری آیت: وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ (المؤمنون: 19)

اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی اتارا پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اسے لے جانے پر بھی یقیناً قدرت رکھتے ہیں۔

اس آیت میں آسمانی روحانی پانی (یعنی نور نبوت) کے روئے زمین پر نازل ہو کر اس وقت تک موجود رہنے کا ذکر ہے جب تک خدا چاہتا ہے پھر وہ اسے اٹھا لیتا ہے اور اپنی پیاسی مخلوق کے لئے تازہ پانی کا انتظام کرتا ہے۔ ان معنی پر مزید قرینہ اس آیت کے اعداد بحساب جمل ہیں جو 1274 بنتے ہیں اور یہ عجیب توارد ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کی 1250ھ قادیان میں پیدائش پر آپ کا نام ''غلام احمد'' رکھا گیا اور ''غلام احمد قادیانی'' کے اعداد 1300 بنتے ہیں (یعنی تیرھویں صدی) اور اس آیت کے

اعداد بحساب حروف جمل 1274 ہیں جو ہجرت نبوی کے بعد وہ زمانہ ہے جس میں حضرت مرزا صاحب پیاسی دنیا کو سیراب کرنے کی روحانی خدمت کے لئے تیار کیے جا رہے تھے۔

آپؑ خود فرماتے ہیں:۔

''مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیشگوئی موجود ہے۔قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی چودہ 1400 سو برس تک مدّت ٹھہرائی ہے بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رُو سے اس مدت کو مانتے ہیں اور آیت وَإِنَّـا عَـلَـى ذَهَـابٍ بِـهِ لَقَـادِرُونَ (المؤمنون 19) جس کے بحساب جمل 1274 عدد ہیں، اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے جو ''غلام احمد قادیانی'' کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 464 ایڈیشن 2008)

''وَ اِنَّا عَلٰی ذَهَابٍ بِهٖ لَقَادِرُوْنَ'' کے اعداد بحساب جمل:

و	ا	ن	ا	ع	ل	ی	ذ	ھ	ا	ب	ب	ہ	ل	ق	ا	د	ر	و	ن	میزان
6	1	50	1	70	30	10	700	5	1	2	2	5	30	100	1	4	200	6	50	1274

1274ھ میں ہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ عین عالم جوانی میں رسولؐ اللہ کی زیارت سے عالم کشف میں فیضیاب ہوئے جس کی کسی قدر تفصیل اگلی آیت میں بھی بیان ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 274 تا 275 حاشیہ در حاشیہ نمبر 1 ایڈیشن 2008)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:۔

''خود قضاء وقدر نے اس عاجز کا نام جو رکھوایا ہے تو وہ بھی ایک لطیف اشارہ اس طرف رکھتا ہے کیونکہ غلام احمد قادیانی 1300 کے عدد بحساب جمل پورے تیرہ سو نکلتے ہیں یعنی اس نام کا امام چودہویں صدی کے آغاز پر ہوگا۔غرض آنحضرت ﷺ کا اشارہ اسی طرف تھا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 31 ایڈیشن 1988)

''غلام احمد قادیانی'' کے اعداد بحساب جمل:

غ	ل	ا	م	ا	ح	م	د	ق	ا	د	ی	ا	ن	ی	میزان
1000	30	1	40	1	8	40	4	100	1	4	10	1	50	10	1300

3۔تیسری آیت: وَاٰخَـــرِيْـــنَ مِـــنْهُـــمْ لَـــمَّـــا يَـــلْـــحَـــقُـــوا بِهِـــمْ وَهُـــوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ(الجمعة:4)

یعنی انہی (امّیین) میں سے دوسروں کی طرف بھی (اس رسول کو مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے، وہ کامل غلبہ والا اور صاحب حکمت ہے۔

سورۃ جمعہ کی اس آیت کی بیان فرمودہ تفسیر نبوی صحیح بخاری میں یہ ہے کہ ''آخَـــرِيْنَ'' سے مراد اہل فارس ہیں جو ایمان کے دنیا سے اٹھ جانے اور ثریا کی بلندی پر چلے جانے کے بعد اُسے واپس لاکر دنیا میں قائم کریں گے۔ **(بخاری کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الجمعۃ)**

علامہ موسیٰ جار اللہ ترکستانیؒ (متوفی:1949ء) نے سورۃ الجمعہ کی تیسری آیت کی تفسیر علم کلام اور نحو کی رو سے کرتے ہوئے دوسری آیت کے جملہ ''فِــي الْاُمِّيّٖــنَ'' کے حرف جار'' فِــي ''کو تیسری آیت وَ آخَرِيْنَ پر عطف قرار دیتے ہوئے یہ تقدیر مراد لی ہے **وَ بَعَثَ فِي آخَرِيْنَ رُسُلاً مِنْهُمْ** ۔پھر اس آیت کے معنی بیان کرتے ہوئے علامہ موسیٰ جار اللہ فرماتے ہیں:۔

> "اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ وہ خدا جس نے امیین میں ایک رسول امیوں میں سے بھیجا وہی آخرین میں سے رسول ان میں بھیجے گا۔اس طرح ہر قوم کا رسول اس میں سے ہوگا اور یہ سب رسول امتوں میں اسلام کے رسول ہونگے۔ بنی اسرائیل کے ان نبیوں کی طرح جو بنی اسرائیل میں تورات کے رسول تھے۔"

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 1: کتاب فی حروف اوائل السور صفحہ 133 بیت الحکمۃ لاہور 1942

عکس حوالہ نمبر: 1

فتوکّل علی اللہ . انّک علی الحقّ المبین (۲۷ : ۹۴)

"انّ علینا جمعہ وقرآنہ . فاذا قرأناہ فاتّبع قرآنہ"

"ثمّ انّ علینا بیانہ."

کتاب فی

حروف اوائل السور

(فیہ تحلیل روح تاریخ الاسلام فی ادوارہ)

اَلّفتہ لابناء الامۃ وخیرات بناتھا ، واَھللت بہ لوجہ اللہ الکریم

ثم اَتحفتہ

للغازی مصطفی کمال آتاتورک

(فقد کان اَھدٰی مُصلح واَعظم قائدٍ عسکریٍّ سیاسیٍّ)

(اتحافَ احترامٍ وثناءٍ وتعظیمٍ)

عرض الکتاب للامام السندھی فطالعہ باھتمام فی ایام

ثم کتب : ھذا کتاب لو یباع بوزنہ ذھباً لکان البائع مغبوناً.

لاھور بیت الحکمۃ ۱۷ فروری سنۃ ۱۹۳۲ المنزلیۃ

عکس حوالہ نمبر:1

١٣٣

فان الآية الكريمة من باب عطف المعمولين بعاطف واحد على عاملين مختلفين ، والمجرور مقدم :
ومعنى هذه الآية الكريمة الثالثة : هو الذى بعث فى الاميين رسولاً من الاميين ، وبعث فى آخرين رسلاً من آخرين ، فكل امة لها رسول من نفسها . وهؤلاء الرسل هم رسل الاسلام فى الامم . مثل انبياء بنى اسرائيل هم رسل التوراة فى بنى اسرائيل .

وتقدم فى الفصل (١٥) الخامس عشر من فصول هذا الكتاب آيات فى رسل الاسلام الى الامم .
(٣ : ١٦٩) (٢٣ : ٥١) (٣٧ : ١٧١) (٥٨ : ٢١) (٥٩ : ٦)

ونعتقد ان كل كلمة فى الكتاب الكريم لها افادة ، وكل كلمة وجملة فى الكتاب الكريم لها بلاغة وكل آيات فى القرآن الكريم لها اعجاز . وكل هذه العقائد الثلاث حقائق قطعية لا ريب فيها المؤمن ، ولا لاحد .

فاذا كان كذلك فحمل هذه الآيات على غير ما ذكرنا لا ينبغى لاحد من اهل العلم .

هذه ملاحظة . ولعلها جليلة ، مهمة . ذكرتها لاهل الرغبة من كرام الطلبة . لم ارها لاحد من اهل العلم ولا ارانى مخطئاً . ومع كل ذلك فليكن الطالب على احتياط . وَلْيَسْتَبِقْ ، وَلَا يَسْتَبِقِ . وعلى الله قصد السبيل .
والله هو ولى الهداية والتسهيل .
عسىٰ اَن يَّهديك ربُّكَ لاَقربَ من هٰذا رَشداً .

ترجمہ: نحوی لحاظ سے اس آیت کریمہ میں دو الگ عامل (حرف جار "فی") ایک عطف (واؤ) کے ساتھ دو معمول لانے کے قاعدہ کے مطابق (امیین اور آخرین) آئے ہیں اور مجرور (آخرین) مقدم ہے۔ آیت کا یہ مطلب ہے کہ وہ خدا ہی ہے جس نے امیین میں ایک رسول امیوں میں سے بھیجا اور وہ آخرین میں سے رسول آخرین میں سے بھیجے گا۔ اس طرح ہر قوم کا رسول اس میں سے ہوگا اور یہ سب رسول دیگر امتوں میں اسلام کے رسول ہونگے۔ بنی اسرائیل کے ان نبیوں کی طرح جو بنی اسرائیل میں تورات کے رسول تھے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

"وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر آیا اور جیسا کہ **وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ** کے عدد سے 1275 نکلتے ہیں اِسی زمانہ میں وہ اصلاح خلق کے لئے طیار کیا گیا۔"

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 375 ایڈیشن 2008)

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے اعداد بحساب جمل:

میزان	م	ھ	ب	ا	و	ق	ح	ل	ی	ا	م	ل	م	ھ	ن	م	ن	ی	ر	خ	ا	و
1275	40	5	2	1	6	100	8	30	10	1	40	30	40	5	50	40	50	10	200	600	1	6

1275ھ کا عیسوی سال 1859ء بنتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

''حضرت مسیح موعودؑ نے آیت **وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ (الجمعة: 4)** کے حوالہ سے ایک اور نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اس کے اعداد 1275 بنتے ہیں۔۔۔اور فرمایا ہے کہ یہی وہ سال بنتے ہیں جب میں روحانی لحاظ سے اپنی بلوغت کی عمر کو تھا اور اللہ تعالیٰ مجھے تیار کر رہا تھا۔'' (خطبہ جمعہ 3 فروری 2006)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کو اسی زمانہ میں رسول کریمؐ کی زیارت ہوئی۔آنحضورؐ نے آپؑ کے ہاتھ میں آپ کی ایک کتاب دیکھ کر اس کا نام پوچھا تو آپ نے ''قطبی'' نام بتایا۔۔۔تب حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کے دل میں ڈالا گیا کہ دروازے کی چوکھٹ کے پاس ایک مردہ ہے جس کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ نے اس پھل کے ذریعہ مقدر کیا ہے۔پھر اچانک وہ مردہ زندہ ہو کر حضرت مرزا صاحب کے پاس آیا اور آپ نے اس پھل کی ایک قاش اسے دی جس پر آنحضرت ﷺ کی کرسی بہت اونچی ہوگئی۔

(ملخص از براہین احمدیہ حصہ سوم ر۔خ جلد 1 صفحہ 274 تا 275 حاشیہ در حاشیہ نمبر 1۔آئینہ کمالات اسلام ر۔خ جلد 5 صفحہ 549-548)

اس رؤیا میں رسول اللہؐ کے فیضان کی برکت سے آپ کے ذریعہ اسلام کی ترقی کی طرف اشارہ تھا۔

مرتب "تذکرہ" کے مطابق یہ واقعہ 1864ء سے کئی سال پہلے قریباً 60-1859 کا ہے جب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی عمر 25-24 برس تھی۔

4۔ چوتھی آیت: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً ط يَعْبُدُونَنِيْ لَا يُشْرِكُونَ بِيْ شَيْئاً ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (النور: 56)

یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان میں اسی طرح روحانی خلیفے مقرر فرمائے گا جس طرح اس نے ان سے پہلے لوگوں میں خلیفے مقرر فرمائے تھے۔ قرآن شریف کے مطابق پہلی قوموں میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت آدمؑ اور حضرت داؤدؑ بھی خلیفہ ہوئے۔ وہ روئے زمین پر خدا تعالیٰ کے جانشین تھے اس لئے خلیفۃ اللہ کہلائے۔

پھر بنی اسرائیل میں بھی خلافت کا سلسلہ جاری رہا جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے کہ بنی اسرائیل کی اصلاح احوال انبیاء کرتے رہے۔ ان میں جب بھی کوئی نبی فوت ہوا اس کا خلیفہ اور جانشین نبی ہوا، مگر میرے معاً بعد نبی نہیں ہوگا بلکہ خلیفے ہوں گے۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

پس جس طرح بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ کے معاً بعد حضرت یوشع بن نون کے ذریعہ خلافت قائم ہوئی اور ان کے بعد کئی نبی اور رسول ان کے جانشین ہوئے۔ سورۃ النور کی آیت استخلاف کے مطابق اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے بعد اس مشابہت کا وعدہ پورا کر کے حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ خلافت کا سلسلہ شروع فرمایا جو رسول اللہؐ کی پیشگوئی کے مطابق خلافت راشدہ کے تیس سالہ عظیم الشان دور کی صورت میں پورا ہوا۔ پھر جب رسول اللہؐ کی دوسری پیشگوئی کے مطابق خلافت ملوکیت میں بدل گئی تو روحانی خلافت مجددین کی صورت میں جاری رہی۔

موسوی و محمدی سلسلہ کے خلفاء کی اس مشابہت کے مطابق ضروری تھا کہ تیرہویں صدی کے آخر میں سلسلہ موسویہ کے تیرہویں خلیفہ حضرت مسیح ناصری کے مشابہ رسول اللہ ﷺ کے تیرہ سو سال بعد بھی امت محمدیہ میں ایک خلیفہ مثیل مسیح کے طور پر آئے تا کہ دونوں سلسلوں کی مشابہت روحانی برکات کے لحاظ سے پوری ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ سے تیرہ سو سال بعد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو 1290ھ میں مبعوث فرمایا جن کا دعویٰ مثیل مسیح اور امام مہدی ہونے کا ہے۔ آپؑ نے ''**كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ**'' کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

''**کما** میں مدت کی بھی تعیین ہے کیونکہ مسیح موسیٰ کے بعد چودہویں صدی میں آیا تھا اس لیے ضروری تھا کہ آنے والا محمدی مسیح بھی چودہویں صدی میں آئے۔''

(الحکم جلد 6 نمبر 39 مورخہ 31 اکتوبر 1902ء صفحہ 6)

چنانچہ حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ کے 1292 سال بعد تیرھویں صدی کے آخر میں مبعوث ہوئے تھے کیونکہ جدید تاریخی تحقیق کے مطابق حضرت موسیٰؑ کا زمانہ حضرت عیسیٰؑ سے 1292 سال قبل مسیح بنتا ہے جیسا کہ کتاب قصص القرآن کے حوالہ سے ظاہر ہے۔

یہ قرآنی پیشگوئی کی صداقت کا کیسا زبردست ثبوت ہے کہ امت محمدیہ میں مثیل مسیح کے مدعی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بھی 1250ھ میں پیدا ہو کر 1290ھ میں الہام سے مشرف ہوئے جن کے نام ''غلام احمد قادیانی'' کے اعداد 1300 بھی تیرھویں صدی پر قرینہ ہیں۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 2: قصص القرآن جلد اول صفحہ 329، ندوۃ المصنفین دہلی

جدید تحقیق کے مطابق حضرت موسیٰؑ کا زمانہ 1292 قبل مسیح یعنی حضرت عیسیٰؑ سے 1292 سال پہلے تھا۔ **ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 2:** قصص القرآن جلد اول صفحہ 329

عکس حوالہ نمبر:2

قصص القرآن

جلد اوّل

تالیف

مولینا محمد حفظ الرحمن سیوہاروی

رفیق ندوۃ المصنفین دہلی

ندوۃ المصنفین دھلی

عکس حوالہ نمبر: 2

۳۲۹

...ہوں ہے ہیں۔ سب سے آخری خاندان فارس کی شہنشاہی کا تھا جو ۳۳۲ قبل از مسیح سکندر کے ہاتھوں ...ختم ہوگیا۔ ان میں سے حضرت یوسف کا فرعون ”ہیس“ (عمالقہ) کے خاندان سے تھا جو دراصل ...ب خاندانوں ہی کی ایک شاخ تھی تو اب سوال یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد کا فرعون ...ون ہے اور کس خاندان سے متعلق ہے؟

عام مورخین عرب اور مفسرین اس کو بھی ”عمالقہ“ ہی کے خاندان کا فرد بتاتے ہیں اور کوئی ...س کا نام ولید بن مصعب بن ریّان بتاتا اور کوئی مصعب بن ریّان کہتا ہے اور ان میں سے ارباب ...تحقیق کی رائے یہ ہے کہ اس کا نام ریّان یا ریان ابا تھا۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس کی کنیت ابو مرہ تھی۔

یہ سب اقوال قدیم مورخین کی تحقیقی روایات پر مبنی تھے مگر اب جدید مصری اثری تحقیقات ...و حجری کتبات کے پیش نظر اس سلسلہ میں دوسری رائے سامنے آئی ہے۔ وہ یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کے ...نہ کا فرعون رمسیس ثانی کا بیٹا منفتاح ہے جس کا دور حکومت ۱۲۹۲ ق م سے شروع ہو کر ۱۲۲۵ ق م ...ختم ہوتا ہے۔

اس تحقیقی روایت سے متعلق احمد یوسف احمد آفندی نے ایک مستقل مضمون لکھا ہے یہ مصری ...الآثار کے مصور ہیں اور اثری و حجری تحقیق کے بہت بڑے عالم ہیں۔ اُن کے اس مضمون کا ...عبد الوہاب نجار نے قصص الانبیاء میں نقل کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے۔

”یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ یوسف علیہ السلام جب مصر میں داخل ہوئے ہیں تو یہ فراعنہ کے سولہویں خاندان کا زمانہ تھا اور اس فرعون کا نام ”ابابی الاوّل“ تھا۔ میں نے اس کی شہادت اس حجری کتبہ سے حاصل کی جو عزیزِ مصر ”فوتی فارع“ (فوطیفار) کے مقبرہ میں پایا گیا۔ اور سترہویں خاندان کے بعض آثار سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اس خاندان سے قبل مگر قریب ہی زمانہ میں مصر میں ہولناک قحط پڑ چکا تھا۔ لہٰذا ان تعینات کے بعد آسانی سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ حضرت یوسف کا داخلہ مصر ”ابابی الاول“ کے زمانے میں تقریباً ۱۶۰۰ ق م ہوا ہے۔ اور حضرت یوسف کا عزیزِ مصر کے یہاں رہنا اور پھر قید خانہ کی زندگی بسر کرنا ان دونوں کی مدت کا اندازہ کر کے کہا جا سکتا ہے کہ بنی اسرائیل حضرت یوسف

5۔ پانچویں آیت: وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا (الزخرف: 62) یعنی یقیناً یہ قیامت کی نشانی ہے پس اس میں شک نہ کرو۔

حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت کے مطابق اس آیت (میں **اِنَّهٗ** کی ضمیر) سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور اس آیت سے (بطور قیامت کی نشانی) قربِ قیامت میں ان کا نزول مراد ہے۔
(المستدرک علی الصحیحین للحاکم جزء2 صفحہ 486)

مفسرین میں سے علامہ ابن جریر نے طبری میں، امام رازی نے تفسیر کبیر میں، علامہ ابوحیان نے البحر المحیط میں، علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اور علامہ سیوطی نے درمنثور میں اس آیت سے مذکورہ بالا روایت کے مطابق حضرت عیسیٰ کا دوبارہ نزول مراد لیا ہے۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت کو صحیح بخاری میں ان کی اُس دوسری روایت پر ترجیح نہیں دی جاسکتی جس میں خود انہوں نے آل عمران کی آیت **یَا عِیسَی اِنِّی مُتَوَفِّیکَ** (آل عمران: 56) میں توفی کے معنی موت بیان کر کے حضرت عیسیٰؑ کی وفات تسلیم کی ہے۔
(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب زیر آیت سورۃ المائدۃ: 103)

پھر بخاری میں ہی حضرت ابن عباسؓ کی دوسری روایت سے **فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِی** (اے اللہ! جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ المائدۃ 118) کے تحت رسول اللہ ﷺ کی بیان فرمودہ یہی تفسیر بمعنی موت بیان کی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدۃ)

اس آیت سے حضرت عیسیٰ اور رسول اللہ ﷺ دونوں کی وفات ثابت ہوتی ہے اور چونکہ قرآنی فیصلہ کے مطابق وفات کے بعد کوئی شخص جسم سمیت دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتا (الانبیاء: 96) لہٰذا حضرت مسیحؑ کا جسمانی طور پر دوبارہ نزول اس آیت سے مراد نہیں ہوسکتا۔

چنانچہ علامہ عبدالرؤوف مناوی نے فیض القدیر شرح جامع الصغیر میں، علامہ ابن حجر ہیثمی نے الصواعق المحرقۃ میں، علامہ شبلنجی نے نور الابصار میں تابعی مقاتل بن سلیمان (متوفی: 150ھ) کے حوالہ سے اسی آیت سے بجائے مسیح ناصری کے امام مہدی کا ظہور مراد لیا ہے۔ بعید نہیں کہ ان کی یہ رائے

حدیث **لاالمھدی الا عیسیٰ ابن مریم** (کہ عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں) کے پیش نظر ہو جیسا کہ علامہ ابن عربیؒ (متوفی: 628ھ) نے اس کی تصریح بھی کی ہے (جس کا آگے ذکر ہوگا)۔

نزول ابن مریم کے معنی اس لئے بھی قابل قبول نہیں کہ ''إِنَّهُ'' کی ضمیر کا مرجع بعض مفسرین نے مسیح ناصری کی بجائے قرآن کو قرار دیا ہے۔

(فتح القدیر للشوکانی جزء4 صفحہ 643)

البتہ اس آیت سے مہدی یا مثیل مسیح کا آنا ضرور مراد لیا جا سکتا ہے جیسا کہ آیت مذکورہ سے ماقبل آیات میں مثیل مسیح کے مضمون کے واضح اشارے موجود ہیں جہاں دو دفعہ مثل کا لفظ آیا ہے جس کے معنی نظیر کے ہوتے ہیں اور جس میں ظہور مثیل ابن مریم کی پیشگوئی ہے۔ فرمایا:۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ (الزخرف: 58)

یعنی جب ابن مریم کو بطور مثیل پیش کیا جائے تو آپ کی قوم اس پر تالیاں پیٹتے ہوئے شور مچا کر استہزاء کرے گی۔

چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کے مثیل مسیح ہونے کے دعویٰ پر استہزاء اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ایک قرینہ ہے۔ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

''یعنی قرآن مجید میں ابن مریم کے دوبارہ آنے کی خبر جب پڑھتے ہیں تو شور مچا دیتے ہیں کہ کیا وہ ہمارے معبودوں سے اچھا ہے کہ ہمارے معبودوں کو تو جہنم میں پھینکا جاتا ہے اور اسے دنیا کی اصلاح کے لئے واپس لایا جاتا ہے۔ حالانکہ دونوں واقعات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مسیح علیہ السلام خود اپنی بندگی کا اقرار کرتا ہے اور وہ مرد صالح تھا اس کا مقابلہ مشرکوں یا مشرکوں کے سرداروں سے نہیں ہو سکتا۔''

(نوٹ تفسیر صغیر زیر آیت ہذا صفحہ 650)

انہی معنی کی تائید حضرت علامہ محی الدین ابن عربی (متوفی :628ھ) کی لطیف تفسیر سے بھی ہوتی ہے۔انہوں نے حدیث نزول مسیح کی استعارۃً تعبیر کرتے ہوئے یہ لطیف روحانی معنی لکھے ہیں کہ:۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامتِ کبریٰ کی علامات میں سے ہیں اور آپ کا نزول قیامت کے قریب ہوگا۔اس کے بعد آپ نے کسرِ صلیب اور قتلِ دجّال اور ارضِ مقدسہ میں مسیح کے نزول کی وضاحت کی ہے کہ کسرِ صلیب سے مراد ادیانِ باطلہ اور صلیبی مذہب کا بطلان ہے اور قتلِ دجّال کا مطلب غالب اور گمراہ گروہ پر اس کا غلبہ ہے اور ارضِ مقدسہ میں اس کے نزول کی تعبیر یہ ہے کہ پاک مادہ سے اس کی سرشت کا خمیر اٹھایا جائے گا۔ان احادیث کو اشارات اور رموز وکنایات پر محمول کرتے ہوئے آخر میں علامہ ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت میں ہے جب مہدی ہی عیسیٰ بن مریم ہوں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ نہیں ہے مہدی مگر عیسیٰ بن مریم۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 3: تفسیر ابن عربی جلد دوم صفحہ 219-220 مطبوعہ 1238ھ مصر

آیت بالا کے علاوہ بھی تفسیر ابن عربی میں متعدد مقامات پر آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا ذکر ہے۔[1]

---

[1] (مزید تفصیل کیلئے دیکھیں تفسیر ابن عربی جلد اوّل صفحہ 10، 240، 353۔جلد دوم صفحہ 130، 136، 220، 287، 314 مطبوعہ 1238ھ مصر)

عکس حوالہ نمبر: 3

الجزء الثانی من تفسیر الشیخ الاکبر العارف
باللہ تعالیٰ العلامۃ محیی الدین بن عربی
اعاد اللہ علینا من برکاتہ آمین

ترجمہ: ''حضرت عیسیٰ ؑ قیامت کبریٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اس (مسیح) کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

حدیث میں کہا گیا ہے کہ وہ (مسیح) ارض مقدسہ کی گھاٹی پر جس کا نام افیق ہے اترے گا اور اس کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا جس سے وہ دجال کو قتل کرے گا اور وہ صلیب توڑے گا اور وہ گرجے اور کنیسے گرائے گا اور وہ بیت المقدس میں داخل ہوگا اور لوگ صبح کی نماز میں ہوں گے تو امام پیچھے ہٹے گا اور حضرت عیسیٰ ؑ اس کو آگے کریں گے اور اس کے پیچھے دین محمد ﷺ کی پیروی میں نماز پڑھیں گے۔

دراصل اس حدیث میں افیق نامی گھاٹی میں اشارہ اس (مسیح) کے اس مظہر یا ظل کی طرف ہے جس میں مجسم ہوکر وہ آئے گا اور ارض مقدسہ سے مراد وہ پاک مادہ ہے جس سے اس (مسیح) کا جسم بنے گا اور نیزہ اس قدرت اور شوکت کی طرف اشارہ ہے جس میں وہ ظاہر ہوگا اور قتل دجال اس (مسیح) کے غلبہ کی طرف اشارہ ہے جو اسے گمراہ کرنے والے اس غالب کے خلاف حاصل ہوگا جو اس کے زمانے میں خروج کرے گا اور کسر صلیب اور گرجے اور کنیسے گرانے میں اس (مسیح) کے مختلف ادیان کو شکست دینے کی طرف اشارہ ہے اور بیت المقدس میں اس (مسیح) کے داخلہ سے مراد اس کے حضرت الوہیت میں ذاتی مقام ولایت کی طرف اشارہ ہے جو قطب کا مقام ہے اور لوگوں کے صبح کی نماز میں ہونے میں یہ اشارہ ہے کہ محمدی یعنی مسلمان بوجہ وحدت کے نور کے ظاہر ہونے کے قیامت کبریٰ کی صبح طلوع ہونے کے وقت توحید پر استقامت سے قائم ہوں گے۔☆(بقیہ ترجمہ)

عکس حوالہ نمبر:3

(۲۱۹)

من شدته وبلامه (وانه لعلم للساعة) أى أن عيسى عليه السلام مما يعلم به القيامة الكبرى وذلك أن نزوله من اشراط الساعة قيل فى الحديث ينزل على ثنية من الارض المقدسة اسمها أفيق وبيده حربة يقتل بها الدجال ويكسر الصليب ويهدم البيع والكنائس ويدخل بيت المقدس والناس فى صلاة الصبح فيتأخر الامام فيقدمه عيسى عليه السلام ويصلى خلفه على دين محمد صلى الله عليه وسلم فالثنية المسماة أفيق اشارة الى مظهره الذى يتجسد فيه والارض المقدسة الى المادة الطاهرة التى يتكون منها جسده والحربة اشارة الى صورة القدرة والشوكة التى تظهر فيها وقتل الدجال بها اشارة الى غلبته على المتغلب المضل الذى يخرج هو فى زمانه وكسر الصليب وهدم البيع والكنائس اشارة الى رفعه للاديان المختلفة ودخوله بيت المقدس اشارة الى وصوله الى مقام الولاية الذاتية فى الحضرة الالهية الذى هو مقام القطب وكون الناس فى صلاة الصبح اشارة الى اتفاق المحمديين على الاستقامة فى التوحيد عند طلوع صبح يوم القيامة الكبرى بظهور نور شمس الوحدة وتأخر الامام اشارة الى شعور القائم بالدين المحمدى فى وقته بتقدمه على الكل فى الرتبة لمكان قطبيته وتقديم عيسى عليه السلام اياه واقتداؤه به على الشريعة المحمدية اشارة الى متابعته للملة المصطفوية وعدم تغييره للشرائع وان كان يعلمهم التوحيد العيانى ويعرفهم أحوال القيامة الكبرى وطلوع الوجه الباقى هذا اذا كان المهدى عيسى بن مريم على ما روى فى الحديث لا مهدى الا عيسى بن مريم وان كان المهدى غيره فدخوله بيت المقدس وصوله الى محل المشاهدة دون مقام القطب والامام الذى يتأخر هو المهدى وانما يتأخر مع كونه قطب الوقت مراعاة لادب صاحب الولاية مع صاحب النبوة وتقديم عيسى عليه السلام اياه لعلمه بتقدمه فى نفس

☆(بقیہ ترجمہ) اور امام کا پیچھے ہٹنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس (مسیح) کے وقت میں دین محمدی کو اپنے رتبہ اور مقام میں باقی تمام دینوں پر اولیت حاصل ہونے کا احساس ہوگا جو اس کے مقام (روحانی) قطب کی وجہ سے ہے اور حضرت عیسیٰ ؑ کو اس امام کا آگے کرنا اور شریعت محمدیہ پر اس کی اقتدا کرنا ملت مصطفویہ اسلامیہ کی پیروی اور شریعت (محمدی ﷺ) تبدیل نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور اگرچہ وہ (مسیح) ان لوگوں کو ظاہری توحید سکھائے گا اور ان کو قیامت کبریٰ کے حالات اور باقی رہنے والے چہرے کے طلوع کی معرفت عطا کرے گا۔

یہ اس صورت میں ہے جب مہدی خود عیسیٰ بن مریم ہو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے لَاالْمَهْدِيُّ اِلَّا عِیْسٰی اور اگر مہدی اس کے علاوہ کوئی اور ہو تو بیت المقدس میں اس کے داخلے سے مراد اس مقام مشاہدہ میں داخل ہونا ہے جو مقام قطب سے ورے ہے اور امام جو نماز میں پیچھے ہٹتا ہے وہ مہدی ہے اور باوجودیکہ وہ اپنے زمانے کا قطب ہے اس کا پیچھے ہٹنا صاحب ولایت اور صاحب نبوت (عیسیٰ) کے ادب و لحاظ کی وجہ سے ہے اور حضرت عیسیٰ ؑ کا اس (مسیح) کو امامت میں آگے کرنا اس کے مقام قطب کے علم کی افضلیت و اولیت کی وجہ سے ہے۔

عکس حوالہ نمبر:3

(۲۲۰)

الامر لمكان قطبيته وصلاته خلفه على الشريعة المحمدية اقتداؤه به
تحقيقا للاستفاضة منه ظاهرا وباطنا والله أعلم وانما قال (واتبعون
هذا صراط مستقيم) لان الطريقة المحمدية هي صراط الله لكونه باقيا
به بعد الفناء فدينه دين الله وصراطه صراط الله وأتباعه أتباع
الله فلا فرق بين قوله واتبعونى وقوله واتبعوا رسولى ولهذا كان
متابعته تورث محبة الله اذ طريقه هى طريق الوحدة الحقيقية التى
لا استقامة الا لها ولهذا لم يسع عيسى الا اتباعه عند الوصول الى
الوحدة وارتفاع الاثنينية يوجب المحبة الحقيقية (هل ينظرون الا
الساعة أن تأتيهم) أى ظهور المهدى دفعة وهم غافلون عنه (الاخلاء
يومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين) الخلة اما أن تكون خيرية أولا
والخيرية اما أن تكون فى الله أو لله والغير الخيرية اما أن يكون سببها
اللذة النفسانية أو النفع العقلى والقسم الاول هو المحبة الروحانية
الذاتية المستندة الى تناسب الارواح فى الازل لقربها من الحضرة
الاحدية وتساويها فى الحضرة الواحدية التى قال فيها فما تعارف
منها ائتلف فهم اذا برزوا فى هذه النشأة واشتاقوا الى أوطانهم
فى القرب وتوجهوا الى الحق وتجردوا عن ملابس الحس ومواد
الرجس فلما تلاقوا تعارفوا واذا تعارفوا تحابوا لتجانسهم الاصلى
وتماثلهم الوضعى وتوافقهم فى الوجهة والطريقة وتشابههم فى السيرة
والغريزة وتجردهم عن الاغراض الفاسدة والاعراض الذاتية
التى هى سبب العداوة وانتفع كل منهم بالآخر فى سلوكه وعرفانه
وتذكره لاوطانه والتذ بلقائه وتصفى بصفاته وتعاونوا فى أمور الدنيا
والآخرة فهى الخلة التامة الحقيقية التى لا تزول أبدا كمحبة الاولياء
والانبياء والاصفياء والشهداء والقسم الثانى هو المحبة القلبية
المستندة الى تناسب الاوصاف والاخلاق والسير الفاضلة ونشأته
الاعتقادات والاعمال الصالحة كمحبة الصلحاء والابرار فيما بينهم ومحبة

العرفاء

واتبعون هذا صراط مستقيم
ولا يصدنكم الشيطان انه
لكم عدو مبين ولما جاء
عيسى بالبينات قال قد جئتكم
بالحكمة ولابين لكم بعض الذين
تختلفون فيه فاتقوا وأطيعون
ان الله هو ربى وربكم فاعبدوه
هذا صراط مستقيم فاختلف
الاحزاب من بينهم فويل للذين
ظلموا من عذاب يوم أليم هل
ينظرون الا الساعة أن تأتيهم
بغتة وهم لا يشعرون الاخلاء
يومئذ بعضهم لبعض عدو الا
المتقين يا عباد لا خوف عليكم
اليوم ولا أنتم تحزنون الذين
آمنوا بآياتنا وكانوا مسلمين
ادخلوا الجنة أنتم وأزواجكم
تحبرون يطاف عليهم بصحاف من
ذهب وأكواب وفيها ما تشتهيه
الانفس وتلذ الاعين وأنتم فيها
خالدون

ترجمہ: اور اسکے پیچھے شریعت محمدیہ پر نماز پڑھنے سے مراد اس کی پیروی اور ظاہری و باطنی لحاظ سے اس سے فیض حاصل کرنا ہے۔ واللہ اعلم

6۔چھٹی آیت: هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (الزخرف :67) کیا وہ اس کے سوا کچھ اور انتظار کر رہے ہیں کہ (قیامت کی گھڑی) ان کے پاس اچانک اس طرح آ جائے کہ انہیں پتہ بھی نہ چلے۔

علامہ ابن عربیؒ (متوفی :628ھ) نے اس آیت سے ظہورِ مہدی مراد لیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

''مہدی کا ظہور اچانک ہوگا اس حال میں کہ لوگ اس سے غافل ہوں گے۔''

(تفسیر ابن عربی جلد دوم صفحہ 220 مطبوعہ 1238ھ مصر۔ ملاحظہ ہو عکس برصفحہ 17)

نواب نور الحسن خان صاحب لکھتے ہیں:۔

''بعض علماء نے اس آیت شریف **هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً** اور قولہ تعالیٰ **وَ لَا تَأْتِيْهِمْ اِلَّا بَغْتَةً** سے یہ استدلال کیا ہے کہ قیامت سن سات میں بعد چار سو برس کے قائم ہو جائے گی اس لیے کہ عدد حروف ''**بغتة**'' کے ایک ہزار چار سو سات ہوتے ہیں **وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تعالیٰ**۔ اس بناء پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہوں۔ یہ احتمال قوی ہے بلکہ صدی سے پہلے بھی اگر آ جاویں تو کچھ دور نہیں ہے۔[1]

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 4: اقتراب الساعۃ مصنفہ نواب نور الحسن خان 1301ھ صفحہ 220۔ مطبع مفید علم الکائنۃ آگرہ

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ ''غلام احمد قادیانی'' جن کے نام کے اعداد بحساب جمل بھی تقدیر الٰہی سے 1300 بنتے ہیں، چودھویں صدی کے سر پر مسیح و مہدی بن کر مبعوث ہوئے اور 1311ھ میں آپ کے حق میں مہدی کے لئے رسول اللہ ﷺ کے بیان فرمودہ نشان چاند و سورج گرہن بھی ظاہر ہوئے۔

---

[1] مزید تفصیل کیلئے دیکھیں الصراط السوی فی احوال المھدی مصنفہ 1335ھ جس میں علامہ محمد سبطین السرسوی نے 41 آیات سے ظہورِ مہدی کا استدلال کیا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 4

قال الله سبحانه وتعالیٰ اقتربت الساعة وانشق القمر

اقتراب الساعة

طبع فی مطبعة مفید عام الکائنة فی آگره

بادارة المنشی محمد احمد خان
الصوفی سلمه الله
تعالیٰ

۱۳۰۱ھ

عکس حوالہ نمبر:4

۲۲۰

بعد امرا رہونگے آونین ایک قحطانی ہے یہ اکیس برس حکمرانی کریگا باقی امرا کے لئے
طلوع شمس تک مغرب سے بیس برس فرض کرو اگرزیادہ فرض نہین کرتے ہو سو یہ سب
سب مدت ایک سو بیس برس کی ہوئی دجال چالیس برس رہیگا لکا تقدم اگر یہ سب
برسین نہین ہین تو دو برس سے توکسیطرح مدت کم نہو گی کیونکہ اوسکے ایام طول
طویل ہونگے پھر بعد طلوع شمس کے لوگ ایک سو بیس برس ٹھہرینگے ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ شرار بعد خیار کے ایک سو بیس برس تک رہین گے پھر انمین موت جلدی
کریگی یہ سب تین سو بیس برس ہوئے اب بعد ہزار سال ہجرت کے قریب اسی برس کے گزر چکے
یہ چارسو برس ہوتے ہین اس صدی کے پورے ہونے تک چارسو تیس برس
ہوجاوینگے سیوطی کا قول گزر چکا کہ پانسو برس تک نوبت نہ پہونچے گی بعض علماء نے
اس آیت شریف فھل ینظرون الا ان تاتیھم الساعۃ بغتۃ اور قولہ تعالےٰ ولا
تاتیھم الا بغتۃً سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت سنہ سات مین بعد چارسو برس کے
قائم ہوجاویگی اسلئے کہ عدد حروف لبغتۃ کے ایک ہزار چارسو سات ہوتے ہین والعلم
عند اللہ تعالےٰ اس بنا پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہون
یہ احتمال قوی ہے بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاوین تو کچھ دور نہین ہے اسلئے کہ
دجال انہین کے زمانۂ خلافت مین نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا یہ بھی محتمل ہے
کہ ظہور مہدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہ دوسری صدی قطعاً انسے فوت نہو
مگر جبکہ یہ تاخیر ہوگی تو ضرور ہے کہ راس اس صدی پر اللہ تعالےٰ کسی ایک ایسے
شخص کو بھیجیگا جو امر دین امت کو زندہ کردیگا جسطرح حدیث مشہور مین آچکا ہے
سیوطی نے اپنے منظومہ مین کہا ہے شرط یہ ہے کہ صدی گزر جاوے اور وہ مجدد
زندہ رہے لوگ اوسکی طرف علم مین اشارہ کرین وہ اپنے کلام مین نصرت سنت کرے
ایک حدیث قوی مین یون بھی آیا ہے کہ وہ اہل بیت مصطفےٰ سے ہوگا دوسرا احتمال کو

7۔ساتویں آیت: يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ . هُوَ الَّذِيْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (التوبۃ:33-32) یعنی وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔ وہی (خدا) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔

آیت بالا سے ظاہر ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تکمیل شریعت فرمائی۔ تکمیل اشاعت ہدایت کا کام آپ کے خلفاء اور مجددین کے ذریعہ جاری رہا۔امام مہدی کے وقت میں تمام دینوں پر اتمام حجت کے بعد اس غلبۂ دین کی تکمیل مقدر تھی۔ چنانچہ سنی اور شیعہ مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس آیت میں دینِ اسلام کے تمام ادیان پر جس غلبہ کا ذکر ہے وہ مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کے زمانہ میں ہونا ہے۔

علامہ ابوحیان اندلسی (متوفی:745ھ) نے تفسیر البحر المحیط میں بروایت حضرت ابوہریرۃؓ و حضرت جابرؓ بن عبداللہ اس آیت میں مذکور غلبہ دین حضرت عیسیٰ کے وقت بیان کیا جبکہ سُدّی کی روایت کے مطابق یہ غلبہ مہدی کے وقت میں ہوگا۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 5: البحر المحیط الجزء الخامس صفحہ 406 دار الفکر بیروت

علامہ نواب صدیق حسن خان صاحب (متوفی:1307ھ) نے اپنی تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے کہ یہ غلبہ حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کے ظہور کے وقت ہوگا۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 6: فتح البیان الجزء الخامس صفحہ 289 مکتبۃ العصریۃ بیروت

شیعہ مفسر علامہ سید محمد رضا جلالی نائینی (متوفی:1389ھ) نے تفسیر حسینی میں لکھا کہ اس آیت میں بیان فرمودہ غلبہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد ہوگا۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 7: تفسیر حسینی جلد اول جزء دہم صفحہ 57

شیعہ امام حضرت محمدؑ باقر (متوفی:114ھ) کی روایت ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے وقت یہ غلبہ ہوگا۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 8: بحار الانوار جلد 52 صفحہ 346 مطبوعہ 1403ھ بیروت

عکس حوالہ نمبر:5

البحر المحيط

في التفسير

لمحمد بن يوسف الشهير بأبي حيان الأندلسي الغرناطي

٦٥٤ - ٧٥٤ هـ

الجزء الخامس

طبعة جديدة بعناية

الشيخ زهير جعيد

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

عکس حوالہ نمبر:5

٤٠٦ سورة التوبة / الآيات: ٣١ ـ ٣٣

﴿هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون﴾ هو محمد ﷺ، والهدى التوحيد، أو القرآن، أو بيان الفرائض أقوال ثلاثة. ودين الحق: الإسلام ﴿إن الدين عند الله الإسلام﴾[1] والظاهر أن الضمير في ليظهره عائد على الرسول لأنه المحدّث عنه، والدين هنا جنس أي: ليعليه على أهل الأديان كلهم، فهو على حذف مضاف. فهو ﷺ غلبت أمته اليهود وأخرجوهم من بلاد العرب، وغلبوا النصارى على بلاد الشام إلى ناحية الروم والمغرب، وغلبوا المجوس على ملكهم، وغلبوا عباد الأصنام على كثير من بلادهم مما يلي الترك والهند، وكذلك سائر الأديان. وقيل: المعنى يطلعه على شرائع الدين حتى لا يخفى عليه شيء منه، فالدين هنا شرعه الذي جاء به. وقال الشافعي: قد أظهر الله رسوله ﷺ على الأديان بأن أبان لكل من سمعه أنه الحق، وما خالفه من الأديان باطل. وقيل: الضمير يعود على الدين، فقال أبو هريرة، والباقر، وجابر بن عبد الله: إظهار الدِّين عند نزول عيسى ابن مريم ورجوع الأديان كلها إلى دين الإسلام، كأنها ذهبت هذه الفرقة إلى إظهاره على أتم وجوهه حتى لا يبقى معه دين آخر. وقالت فرقة: ليجعله أعلاها وأظهرها، وإن كان معه غيره كان دونه، وهذا القول لا يحتاج معه إلى نزول عيسى، بل كان هذا في صدر الأمة، وهو كذلك باق إن شاء الله تعالى. وقال السدي: ذلك عند خروج المهدي لا يبقى أحد إلا دخل في الإسلام وأدّى الخراج. وقيل: مخصوص بجزيرة العرب، وقد حصل ذلك ما أبقى فيها أحداً من الكفار. وقيل: مخصوص بقرب الساعة، فإنه إذ ذاك يرجع الناس إلى دين آبائهم. وقيل: ليظهره بالحجة والبيان. وضعف هذا القول لأنّ ذلك كان حاصلاً أول الأمر.

وقيل: نزلت على سبب وهو أنه كان لقريش رحلتان: رحلة الشتاء إلى اليمن، ورحلة الصيف إلى الشام والعراقين، فلما أسلموا انقطعت الرحلتان لمباينة الدين والدار، فذكروا ذلك للرسول ﷺ فنزلت هذه الآية. فالمعنى: ليظهره على الدين كله في بلاد الرحلتين، وقد حصل هذا أسلم أهل اليمن وأهل الشام والعراقين. وفي الحديث: «رويت لي الأرض فأريت مشارقها ومغاربها، وسيبلغ ملك أمتي ما زوي لي منها» قال بعض العلماء: ولذلك اتسع مجال الإسلام بالمشرق والمغرب ولم يتسع في الجنوب انتهى. ولا سيما اتساع الإسلام بالمشرق في زماننا، فقلّ ما بقي فيه كافر، بل أسلم معظم الترك التتار والخطا،

(١) سورة آل عمران: ١٩/٣.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت امام باقرؒ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کا قول ہے کہ اس آیت میں جس اظہار دین (یعنی غلبہ اسلام) کا ذکر ہے وہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے نزول کے وقت اور تمام ادیان کے دین اسلام کی طرف رجوع کے وقت ہوگا۔۔۔اور (اسماعیل بن عبدالرحمان) سدی (متوفی: 127ھ) کا قول ہے کہ یہ غلبہ ظہور مہدی کے وقت ہوگا جبکہ کوئی ایک شخص بھی باقی نہیں رہے گا مگر اسلام میں داخل ہو جائے گا۔

عکس حوالہ نمبر: 6

فتح البيان

في مقاصد القرآن

تفسير سلفي أثري خالٍ من الإسرائيليات والجدليات المذهبية والكلامية
يغني عن جميع التفاسير ولا تغني جميعها عنه

تأليف

السيد الإمام العلامة الملك المؤيد من الله الباري
أبي الطيب "صدّيق بن حسن بن علي الحسيني القنوجي البخاري"
"١٢٤٨-١٣٠٧هـ"

عني بطبعه وقدّم له وراجعه
خادم العلم
عبد الله بن ابراهيم الأنصاري

الجزء الخامس

عکس حوالہ نمبر:6

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡمُشۡرِكُونَ ﴿٣٣﴾ ۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلۡأَحۡبَارِ وَٱلرُّهۡبَانِ لَيَأۡكُلُونَ أَمۡوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلۡبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۗ وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٖ ﴿٣٤﴾

ثم أكد هذا بقوله: ﴿هو الذي أرسل رسوله﴾ يعني محمداً ﴿بالهدى﴾ أي بما يهدي به الناس من البراهين والمعجزات والأحكام التي شرعها الله لعباده والتوحيد والاسلام والقرآن ﴿ودين الحق﴾ وهو دين الاسلام، وفائدة ذكره مع دخوله في الهدى قبله بيان شرفه وتعظيمه كقوله والصلاة الوسطى ﴿ليظهره﴾ أي ليظهر رسوله أو دين الحق بما يشتمل عليه من الحجج والبراهين.

﴿على الدين كله﴾ أي على سائر الأديان، وهو أن لا يعبد الله إلا به، فلا دين بخلاف الاسلام إلا وقد قهرهم المسلمون وظهروا عليهم في بعض المواضع وان لم يكن كذلك في جميع مواضعهم، فقهروا اليهود وأخرجوهم من بلاد العرب، وغلبوا النصارى على بلاد الشام وما والاها الى ناحية الروم والغرب، وغلبوا المجوس على ملكهم، وغلبوا عباد الأصنام على كثير من بلادهم مما يلي الترك والهند وكذلك سائر الأديان.

فثبت أن الذي أخبر الله عنه في هذه الآية قد وقع وحصل، وكان ذلك إخباراً عن الغيب فكان معجزاً، وقد ذكرنا فتوح الاسلام في كتابنا حجج الكرامة في آثار القيامة الذي حررناه بعد هذا التفسير، وقيل ذلك عند نزول عيسى وخروج المهدي فلا يبقى أهل دين إلا دخلوا في الاسلام، ويدل له بعض الأحاديث، فمنها حديث أبي هريرة: قال النبي صلى الله عليه وسلم:

ترجمہ: اور یہ کہا گیا ہے کہ یہ (غلبہ دین) حضرت عیسیٰ کے نزول اور امام مہدی کے ظہور کے وقت ہوگا اور اس وقت کوئی دین والے باقی نہیں رہیں گے مگر اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور اس کے حق میں بعض احادیث بھی دلیل ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 7

جلد اول

مواہب علیّہ

یا

تفسیر حسینی (بفارسی)

تصنیف بزرگترین دانشمند سدۀ نهم هجری کمال الدین حسین کاشفی

با تصحیح و مقدمه و حاشیه نگاری

سیّد محمّد رضا جلالی نائینی

کتابفروشی و چاپخانهٔ اقبال

هدیه با جلد عالی ۲۵ ریال

مرداد ماه ۱۳۱۷

عکس حوالہ نمبر: 7

سورة التوبة　صفحه پنجاه و هفتم　جزو دهم

شعر

یرید الجاحدون لیطفؤاه　و یابی الله الا ان یتمه (۱)

بیت

چراغی را که ایزد برفروزد　کسی کش تف کند سبلش بسوزد

بس بیان اتمام نور میکند و میفرماید .

(۳۳) اوست آن خداوندی که بفضل شامل خود ، فرستاد فرستادهٔ خود را که محمد علیه السلام است ، به قرآن که محض هدایت است وبدین درست که اسلام است وارسال برای آن بود تا ظاهر و غالب گرداند دین خود را برهمهٔ دینها و منسوخ سازد احکام آنهارا و آن بعد از نزول عیسی (ع) خواهد بود که برروی زمین جز دین اسلام نخواهد ماند و اگرچه کراهت دارند مشرکان مر این صورت را .

(۳۴) ای کسانی که ایمان آورده اید ، بدرستیکه بسیاری از علماء و زهاد یهود و نصاری هرآینه که میخورند ، مالهای مردمانرا برشوت در حکم و باز می دارند خلق را از دین خدای یعنی منع میکنند از دخول در اسلام و آنان از اهل کتاب و غیر ایشان که از روی حرص و بخل گنج می نهند زر را و نقره را و نفقه نمی کنند گنجها را ، در راه خدا یعنی زکوة نمیدهند چه در خبر[۱] آمده است که **ما ادی زکوته فلیس بکنز** (آنچه زکوة آنرا داده اند گنج نیست) یعنی گنجی که برآن وعیدی مترتب باشد و وعید آنست که فرمود ، پس بشارت ده گنج نهادگان زکوة نادهنده را بعذابی دردناک .

(۳۵) روزی که گرم شود یعنی برافروزند ، آتش را برآن گنجها درآتش دوزخ ، پس داغ کرده شود بدان دینار ها ودرمهای

۱ ــ میخواهند انکار کنندگان که فرو نشانند نور خداوند را و نمیخواهد خدای مگر آنکه آن نور را کامل و افزون گرداند (یعنی خداوند نور خود را کامل خواهد کرد) .

ترجمہ: وہی خدا ہے جس نے اپنے فضل سے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو قرآن کے ساتھ بھیجا، جو ہدایت محض ہے اور درست دین کے ساتھ جو اسلام ہے۔ اور اس لئے بھیجا تا کہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور ان ادیان کے احکامات کو منسوخ کرے اور ایسا عیسیٰؑ کے نزول کے بعد وقوع پذیر ہوگا اور زمین پر بجز اسلام کوئی دین نہ رہے گا اگرچہ مشرکین ناپسند ہی کریں۔

بحار الانوار میں بھی اس آیت کی تشریح میں ذکر ہے کہ دینِ اسلام کا تمام ادیان پر مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کے زمانہ میں غلبہ ہوگا۔ **ملاحظہ ہو:** بحار الانوار جلد 52 صفحہ 346 مطبوعہ 1403ھ بیروت

عکس حوالہ نمبر: 8

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي

"قدس الله سره"

الجزء الثاني والخمسون

دار إحياء التراث العربي

بيروت ـ لبنان

عکس حوالہ نمبر:8

طلعت عليه الشمس ويأخذوا موقفاً يقفون فيه ، ويختفون منه عليه السلام قدرزمان ذبح بعير، ويحتمل المكان أيضاً ولعلّ المراد بإحداث الحدث إحراق الشيخين الملعونين فلذا يسمّونه عليه السلام بالطاغية .

قوله «فيمنحه الله أكتافهم» أي يستولي عليهم كأنّه يركب أكتافهم أو كناية عن نهاية الاقتدارعليهم كأنه يستخرج أكتافهم .

قوله عليه السلام : « لتجفل الناس » أي تسوقهم بإسراع .

وقال الجوهري : مطاردة الأقران في الحرب حمل بعضهم على بعض يقال: هم فرسان الطراد ، و قد استطرد له وذلك ضرب من المكيدة ، وقال : يقال جريدة من خيل لجماعة جُردت من سائرها لوجه . والتعايي من الاعياء والعجزوالعي خلاف البيان .

٩٢- شي : عن المفضّل بن عمر ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام قال : إذا قام قائم آل محمّد استخرج من ظهرالكعبة سبعة وعشرين رجلاً خمسة وعشرين من قوم موسى الّذين يقضون بالحقّ وبه يعدلون (١) وسبعة من أصحاب الكهف ويوشع وصيّ موسى ومؤمن آل فرعون وسلمان الفارسيّ وأبا دجانة الأنصاريّ ومالك الأشتر.

شا : عن المفضّل مثله بتغيير وسيأتي في الرّجعة .

٩٣- شي : عن أبي‌المقدام ، عن أبي‌جعفر عليه السلام في قول الله « ليظهره على الدّين كلّه ولو كره المشركون» (٢) يكون أن لايبقى أحد إلا أقرّ بمحمّد صلى الله عليه وآله .

وقال في خبر آخر: عنه ، قال : ليظهره الله في الرّجعة .

٩٤ - شي : عن سماعة ، عن أبي‌عبدالله عليه السلام « هوالّذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحقّ ليظهره على الدّين كلّه ولوكره المشركون » قال : إذا خرج القائم لم يبق مشرك بالله العظيم ولا كافر إلاّ كره خروجه .

(١) اشارة الى قوله تعالى فى الاعراف : ١٥٨ « ومن قوم موسى امة يهدون بالحق وبه يعدلون » والحديث فى العياشى ج ٢ ص ٣٢ . فى ذيل الاية .
(٢) براءة : ٣٣ . راجع تفسير العياشى ج ٢ ص ٨٧ وهكذا الحديث الاتى .

ترجمہ: حضرت امام ابو جعفرؒ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”ایسا ہوگا کہ کوئی ایک شخص بھی باقی نہیں رہے گا مگر وہ محمد ﷺ کا اقرار کر لے گا۔“

مندرجہ بالا آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کا ظہور ایسے زمانہ میں ہوگا جب اسلام کمزور اور مغلوب ہوگا اور وہ آکر سارے دینوں پر اسے غالب کرے گا۔ اس لحاظ سے اسلام کی کمزوری کا زمانہ بھی یہی چودھویں صدی ہے۔ رَسُوْلَـهٗ بِـالْهُدٰی (صاحبِ ہدایت رسول) کے الفاظ میں بھی ''مہدی'' کی طرف اشارہ ہے جس کے معنی ہدایت یافتہ کے ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

''سلسلہ کے آخری خلیفہ مجدد کو چودھویں صدی کے سر پر ظاہر کرنا تکمیل نور کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مسیح موعود اسلام کے قمر کا متمّم نور ہے اس لئے اس کی تجدید چاند کی چودھویں رات سے مشابہت رکھتی ہے اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں کہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ کیونکہ اظہار تام اور اتمام نور ایک ہی چیز ہے۔ اور یہ قول کہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الْاَدْیَانِ کُلَّ الْاَظْهَارِ مساوی اس قول سے ہے کہ لِیُتِمَّ نُوْرَهٗ کُلَّ الْاِتْمَامِ اور پھر دوسری آیت میں اس کی اور بھی تصریح ہے اور وہ یہ ہے: یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ (الصّف 9) اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا۔ کیونکہ اتمام نور کے لئے چودھویں رات مقرر ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 124 ایڈیشن 2008)

نیز فرمایا:۔

''یہ آیت کہ هُوَ الَّذِی أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ (الصّف 10) درحقیقت اسی مسیح ابن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے کیونکہ تمام ادیان پر روحانی غلبہ بجز اس زمانہ کے کسی اور زمانہ میں ہرگز ممکن نہیں تھا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 464 ایڈیشن 2008)

بائبل میں مسیح موعودؑ کا سنِ ظہور

بائبل میں آخری زمانہ میں ایک موعود مصلح کے نازل ہونے کی خبر دینے کے ساتھ اس کے زمانہ کے حالات اور علامات کا نقشہ بھی کھینچا گیا ہے۔

دانی ایل باب 12 آیت 11 تا 13 میں مسیح کے ظہور کا سن اور زمانہ بھی بتا دیا گیا ہے۔ ذکر ہے کہ اس وقت جب یہودی اپنی رسم سوختنی قربانی کو چھوڑ دیں گے اور بدچلنیوں میں مبتلا ہو جائیں گے، ایک ہزار دو سو نوے سال ہوں گے جب مسیح موعود ظاہر ہو گا۔[1] دانیال نبی نے اس مسیح موعود کا زمانہ تیرہ سو پینتیس برس لکھا ہے۔

گویا 1290 کے عدد سے 1335 تک مسیح علیہ السلام کو ظاہر ہونا چاہیے تھا جو تیرھویں کا آخر اور چودھویں صدی کا سر ہے، اور دلچسپ و پرلطف بات یہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔[2]

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 9: بائبل دانی ایل باب 12 آیت 11 تا 13۔ پاکستان بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور

---

[1] آیت گیارہ میں ایک ہزار دو سو نوے دن سے مراد سال ہیں۔ (اللہ کا دن تو ہزار سال کے برابر بھی ہوتا ہے اور پچاس ہزار سال کے بھی)

[2] حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے 1290ھ میں دعویٰ ماموریت فرمایا اور 1326ھ میں وفات پائی۔

عکس حوالہ نمبر:9

کِتابِ مُقدّس

یعنی

پُرانا اور نیا عہد نامہ

(عہدِ عتیق اور عہدِ جدید)

اُردُو زبان کا یہ ترجمہ اصلی متن کے مُطابِق مُستند ہے

پاکستان بائبل سوسائٹی

انار کلی، لاہور - پاکستان

عکس حوالہ نمبر:9

اور نیم دَور۔ اور جب وہ مُقدّس لوگوں کے اِقتدار کو نیست کر چُکیں گے تو یہ سب کُچھ پُورا ہو جائے گا○

(۸)اور مَیں نے سُنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب مَیں نے کہا اَے میرے خُداوند اِن کا انجام کیا ہو گا؟○

(۹)اُس نے کہا اَے دانی ایلؔ تُو اپنی راہ لے کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند و سربمُہر رہیں گی○ (۱۰)اور بہت لوگ پاک کِئے جائیں گے اور صاف و برّاق ہوں گے لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانش ور سمجھیں گے○

(۱۱)اور جس وقت سے دائمی قُربانی مَوقُوف کی جائے گی اور وہ اُجاڑنے والی مکرُوہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سَو نوّے دِن ہوں گے○ (۱۲)مُبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سَو پینتیس روز تک اِنتظار کرتا ہے○

(۱۳)پر تُو اپنی راہ لے جب تک کہ مُدّت پُوری نہ ہو کیونکہ تُو آرام کرے گا اور ایّام کے اِختتام پر اپنی مِیراث میں اُٹھ کھڑا ہو گا○

ہوسیعؔ

تعارُف

ہوسیعؔ نبی شمالی سلطنت میں مُنادی کرتا تھا۔ وہ عامُوسؔ نبی کے بعد ہُؤا۔ یہ ۷۲۱ ق م میں سقُوطِ سامریہ سے پہلے بدامنی کا زمانہ تھا۔ ہوسیعؔ کو اپنے لوگوں کی بُت پرستی کی خاص فکر تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ لوگ خُدا کے وفادار ہو جائیں۔ ہوسیعؔ نے بے وفائی کی تصوِیر کو بڑی دلیری اور صفائی سے پیش کیا اور خُود ایک بے وفا عورت سے اپنی اذیّت ناک اور مُصیبت بھری شادی کے حوالہ سے اس کی وضاحت کی۔ جس طرح اس کی بیوی جُمرؔ نے اُس سے بے وفائی کی اُسی طرح خُدا کے لوگوں نے خُداوند کو ترک کر دِیا تھا۔ اِس وجہ سے اِسرائیل پر غضب نازِل ہو گا۔ لیکن آخر میں اپنے لوگوں کے لِئے خُدا کی باوفا مُحبّت غالِب آئے گی اور وہ اُمّت کو اپنے اُوپر گرویدہ کرے گا اور باہمی تعلُّق بحال کرے گا۔ اِس مُحبّت کا اِظہار بُہت دِل گداز انداز میں کیا گیا ہے: ”اَے اِفرائیم مَیں تُجھ سے کیونکر دست بردار ہو جاؤُں؟ اَے اِسرائیل مَیں تُجھے کیونکر ترک کرُوں؟ ... میرا دِل مُجھ میں پیچ کھاتا ہے۔ میری شفقت مَوجزن ہے۔“ (۸:۱۱)

مضامین کا خاکہ

۱ (۱)شاہانِ یہُوداہ عُزیّاہ اور یُوتام اور آخز اور حِزقیاہ اور شاہِ اِسرائیل یرُبعام بِن یُوآس کے ایّام میں خُداوند کا کلام ہوسیعؔ بِن بیری پر نازِل ہُؤا○

ہوسیعؔ کی بیوی اور اَولاد

(۲)جب خُداوند نے شرُوع میں ہوسیعؔ کی معرفت کلام کیا تو اُس کو فرمایا کہ جا ایک بدکار بیوی اور بدکاری کی

انجیل میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی میں زمانہ کی علامات اور نشانیاں جنگیں، قحط، زلازل، چاند سورج گرہن، ستاروں کا گرنا وغیرہ بیان کی گئی ہیں جو من وعن تیرھویں صدی ہجری اور انیسویں صدی عیسوی کے زمانہ پر چسپاں ہوتی ہیں، جس میں حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ متی باب 24 میں ہے کہ:۔

''اس کے شاگردوں نے الگ اس کے پاس آکر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ یسوع نے جواب میں ان سے کہا۔۔۔تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار! گھبرا نہ جانا! کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے لیکن اسوقت خاتمہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔ لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔۔۔۔۔ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھّم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔۔۔ ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کریں گے۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 10: بائبل متی باب 24 آیات 3 تا 39۔ پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی، لاہور

عکس حوالہ نمبر:10

اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُن کو سنگسار کرتا ہے! کتنی بار مَیں نے چاہا کہ جس طرح مُرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے اُسی طرح مَیں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کر لُوں مگر تُم نے نہ چاہا! ۞ (۳۸) دیکھو تُمہارا گھر تُمہارے لِئے وِیران چھوڑا جاتا ہے ۞ (۳۹) کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اب سے مُجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مُبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے ۞

یِسُوعؔ یرُوشلیِم کی بربادی کی بات کرتا ہے
(مرقس ۱۳:۱-۲؛ لُوقا ۲۱:۵-۶)

۲۴ (۱) اور یِسُوعؔ ہَیکل سے نِکل کر جا رہا تھا کہ اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے تاکہ اُسے ہَیکل کی عِمارتیں دِکھائیں ۞ (۲) اُس نے جواب میں اُن سے کہا کیا تُم اِن سب چیزوں کو نہیں دیکھتے؟ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ یہاں کِسی پتھّر پر پتھّر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے گا ۞

مُصیبتیں اور ایذائیں (مرقس ۱۳:۳-۱۳؛ لُوقا ۲۱:۷-۱۹)

(۳) اور جب وہ زَیتُوؔن کے پہاڑ پر بَیٹھا تھا اُس کے شاگردوں نے الگ اُس کے پاس آکر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دُنیا کے آخر ہونے کا نِشان کیا ہوگا؟ ۞

(۴) یِسُوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا کہ خبردار! کوئی تُم کو گُمراہ نہ کر دے ۞ (۵) کیونکہ بُہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے مَیں مسیح ہُوں اور بُہت سے لوگوں کو گُمراہ کریں گے ۞ (۶) اور تُم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سُنو گے۔ خبردار! گھبرا نہ جانا! کیونکہ اِن باتوں کا واقع ہونا ضرُور ہے لیکن اُس وقت خاتمہ نہ ہوگا ۞ (۷) کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے ۞ (۸) لیکن یہ سب باتیں مُصیبتوں کا شرُوع ہی ہوں گی ۞

(۹) اُس وقت لوگ تُم کو ایذا دینے کے لِئے پکڑوائیں گے اور تُم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطِر سب قومیں تُم سے عداوت رکھیں گی ۞ (۱۰) اور اُس وقت بُہتیرے ٹھوکر کھائیں گے اور ایک دُوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک دُوسرے سے عداوت رکھیں گے ۞ (۱۱) اور بُہت سے جُھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بُہتیروں کو گُمراہ کریں گے ۞ (۱۲) اور بے دِینی کے بڑھ جانے سے بُہتیروں کی مُحبّت ٹھنڈی پڑ جائے گی ۞ (۱۳) مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا ۞ (۱۴) اور بادشاہی کی اِس خُوشخبری کی مُنادی تمام دُنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لِئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہوگا ۞

اُجاڑنے والی مکرُوہ چیز
(مرقس ۱۳:۱۴-۲۳؛ لُوقا ۲۱:۲۰-۲۴)

(۱۵) پس جب تُم اُس اُجاڑنے والی مکرُوہ چیز کو جس کا ذِکر دانی ایل نبی کی معرفت ہُوا۔ مُقدّس مقام میں کھڑا ہُوا دیکھو (پڑھنے والا سمجھ لے) ۞ (۱۶) تو جو یہُودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں ۞ (۱۷) جو کوٹھے پر ہو وہ اپنے گھر کا اسباب لینے کو نیچے نہ اُترے ۞ (۱۸) اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لَوٹے ۞ (۱۹) مگر افسوس اُن پر جو اُن دِنوں میں حامِلہ ہوں اور جو دُودھ پِلاتی ہوں! ۞ (۲۰) پس دُعا کرو کہ تُم کو جاڑوں میں یا سبت کے دِن بھاگنا نہ پڑے ۞ (۲۱) کیونکہ اُس وقت اَیسی بڑی مُصیبت ہوگی کہ دُنیا کے شرُوع سے نہ اب تک ہُوئی نہ کبھی ہوگی ۞ (۲۲) اور اگر وہ دِن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔ مگر برگزیدوں کی خاطِر وہ دِن گھٹائے جائیں گے ۞

(۲۳) اُس وقت اگر کوئی تُم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا ۞ (۲۴) کیونکہ جُھوٹے مسیح اور جُھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اَیسے بڑے نِشان اور عجیب کام دِکھائیں گے کہ اگر مُمکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گُمراہ کر لیں ۞ (۲۵) دیکھو مَیں نے پہلے ہی تُم سے کہہ دِیا ہے ۞

عکس حوالہ نمبر:10

(۲۶) پس اگر وہ تُم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے تو یقین نہ کرنا ۝ (۲۷) کیونکہ جیسے بجلی پُورب سے کوند کر پچھّم تک دِکھائی دیتی ہے وَیسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا ۝

(۲۸) جہاں مُردار ہے وہاں گِدھ جمع ہو جائیں گے ۝

ابنِ آدم کی آمد (مرقس ۱۳:۲۴-۲۷؛ لُوقا ۲۱:۲۵-۲۸)

(۲۹) اور فوراً اُن دِنوں کی مُصیبت کے بعد سُورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی رَوشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گِریں گے اور آسمانوں کی قُوّتیں ہلائی جائیں گی ۝ (۳۰) اور اُس وقت ابنِ آدم کا نِشان آسمان پر دِکھائی دے گا۔ اور اُس وقت زمین کی سب قَومیں چھاتی پِیٹیں گی اور ابنِ آدم کو بڑی قُدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی ۝ (۳۱) اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں گے ۝

انجیر کے درخت سے سبق (مرقس ۱۳:۲۸-۳۱؛ لُوقا ۲۱:۲۹-۳۳)

(۳۲) اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو۔ جُونہی اُس کی ڈالی نرم ہوتی اور پتّے نِکلتے ہیں تُم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے ۝ (۳۳) اِسی طرح جب تُم اِن سب باتوں کو دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے ۝ (۳۴) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہولیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی ۝ (۳۵) آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی ۝

اُس دِن اور گھڑی کو کوئی نہیں جانتا (مرقس ۱۳:۳۲-۳۷؛ لُوقا ۱۷:۲۶-۳۰، ۳۴-۳۶)

(۳۶) لیکن اُس دِن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرِشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ ۝ (۳۷) جیسا نُوحؔ کے دِنوں میں ہُوا وَیسا ہی اِبنِ آدم کے آنے کے وقت ہو گا ۝ (۳۸) کیونکہ جس طرح طُوفان سے پہلے کے دِنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے اُس دِن تک کہ نُوحؔ کشتی میں داخِل ہُوا ۝ (۳۹) اور جب تک طُوفان آ کر اُن سب کو بہا نہ لے گیا اُن کو خبر نہ ہُوئی اُسی طرح اِبنِ آدم کا آنا ہوگا ۝ (۴۰) اُس وقت دو آدمی کھیت میں ہوں گے ایک لے لِیا جائے گا اور دُوسرا چھوڑ دِیا جائے گا ۝ (۴۱) دو عَورتیں چکّی پیستی ہوں گی۔ ایک لے لی جائے گی اور دُوسری چھوڑ دی جائے گی ۝

(۴۲) پس جاگتے رہو کیونکہ تُم نہیں جانتے کہ تُمہارا خُداوند کِس دِن آئے گا ۝ (۴۳) لیکن یہ جان رکھو کہ اگر گھر کے مالِک کو معلُوم ہوتا کہ چور رات کے کَون سے پہر آئے گا تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگانے دیتا ۝ (۴۴) اِس لِئے تُم بھی تیّار رہو کیونکہ جس گھڑی تُم کو گُمان بھی نہ ہو گا اِبنِ آدم آ جائے گا ۝

دِیانتدار یا بددیانت نوکر (لُوقا ۱۲:۴۱-۴۸)

(۴۵) پس وہ دِیانتدار اور عقلمند نوکر کَون سا ہے جِسے مالِک نے اپنے نوکر چاکروں پر مُقرّر کِیا تاکہ وقت پر اُن کو کھانا دے؟ ۝ (۴۶) مُبارک ہے وہ نوکر جِسے اُس کا مالِک آ کر اَیسا ہی کرتے پائے ۝ (۴۷) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اُسے اپنے سارے مال کا مُختار کر دے گا ۝ (۴۸) لیکن اگر وہ خراب نوکر اپنے دِل میں یہ کہہ کر کہ میرے مالِک کے آنے میں دیر ہے ۝ (۴۹) اپنے ہم خِدمتوں کو مارنا شُرُوع کرے اور شرابیوں کے ساتھ کھائے پئے ۝ (۵۰) تو اُس نوکر کا مالِک اَیسے دِن کہ وہ اُس کی راہ نہ دیکھتا ہو اور اَیسی گھڑی کہ وہ نہ جانتا ہو آ مَوجُود ہو گا ۝ (۵۱) اور خُوب کوڑے لگا کر اُس کو رِیاکاروں میں شامِل کرے گا۔ وہاں رونا اور دانت پِیسنا ہوگا ۝

دس کُنواریوں کی تمثیل

۲۵ (۱) اُس وقت آسمان کی بادشاہی اُن دس کُنواریوں کی

نزول مسیح اور ارشادات نبویہ ﷺ

قرآن شریف کے علاوہ احادیث نبویہ میں بھی آخری زمانہ میں مثیل مسیح موعود کے آنے کی خبر بڑی کثرت اور تواتر سے ملتی ہے۔امام بخاری نے صحیح بخاری میں نہایت عمدہ اور پر حکمت ترتیب کے ساتھ ایسی روایات کا ذکر کر کے اپنا یہ نقطہ نظر بیان کیا ہے کہ جس ابن مریم کے نزول کی خبر ہے اس سے مراد دراصل اسکے روحانی مثیل کا آنا ہے۔

1۔حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اور آخری زمانہ میں آنے والے مسیح موعود کے حلیوں کا فرق بیان کر کے بتا دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ کو دیکھا۔ان کا رنگ سرخ اور بال گھنگریالے تھے جیسا کہ بنی اسرائیل اور اہل فلسطین کا حلیہ ہوتا ہے۔اور آنیوالے مسیح کو رؤیا میں طواف کعبہ کرتے دیکھا تو ان کا رنگ گندمی اور بال سیدھے بیان فرمائے۔ان کے پیچھے دجال طواف کر رہا تھا۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 11: نصر الباری شرح بخاری جلد ہفتم صفحہ 528 اختلاف حلیتین۔ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی

اس کشف نبویؐ نے کھول دیا کہ گزشتہ اسرائیلی مسیح اور آنیوالا موعود مسیح دو الگ وجود ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہندوستان میں مثیل مسیح کا دعوی کرنے والے حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کا حلیہ عین اس حدیث کے مطابق ہے۔حوالہ نمبر 14,15 میں امام بخاری نے واضح فرمایا کہ آنیوالا مثیل ابن مریم بنی اسرائیل کی بجائے امت محمدیہ میں سے ہوگا۔

حوالہ نمبر 12,13 میں امام بخاری نے دو قرآنی آیات آل عمران 56 اور مائدہ 118 سے مسیح ابن مریمؑ کی وفات ثابت کی ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 11

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۷۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجهاد، کتاب بدء الخلق،

کتاب الانبياء عليهم السلام، کتاب المناقب

ناشر

مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:11

۳۴۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عثمانُ بنُ المُغِيرَةِ عن مجاهدٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قالَ قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم رَأَيْتُ عِيسٰى وَمُوسٰى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسٰى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسٰى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ گھونگھریالے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گندم گوں دراز قامت اور سیدھے بال والے تھے جیسے کوئی قبیلہ زُط کا فرد ہو۔

زُط: سوداں کا ایک قبیلہ، یا ہنود کا، جہاں کے لوگ لمبے قد کے دبلے پتلے ہوتے ہیں، غالباً یہ جاٹ کا معرب ہے۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في ذكر لفظ عيسٰى عليه الصلوة والسلام.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۸۹۔

۳۴۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بنُ المُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى عن نافعٍ قالَ قالَ عبدُاللّٰهِ ذَكَرَ النبيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ المَسِيحَ الدَّجَّالَ فقالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عندَ الكَعْبَةِ في المَنَامِ فإذا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ ما تَرٰى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَي رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالبَيْتِ فقلتُ مَنْ هٰذا فقالوا المَسِيحُ ابنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ اليُمْنٰى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَي رَجُلٍ يَطُوفُ بِالبَيْتِ فقلتُ مَنْ هٰذا فقالوا المَسِيحُ الدَّجَّالُ تابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عن نافعٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے درمیان دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا ہے (اسلئے اس کا خدائی کا دعوی بداہۃً غلط ہوگا) اسکی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی، اور میں نے رات خواب میں کعبہ کے پاس ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل وصورت کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین جسکے زلف کاندھوں تک سیدھے بال تھے اسکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح بن مریم (عیسیٰ علیہ السلام ہیں) پھر ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص کو دیکھا سخت گھونگھریالے بال داہنی آنکھ کا کانا جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ابن قطن کے بہت مشابہ وہ اپنے دونوں

2۔امام بخاری نے کتاب التفسیر سورۃ المائدہ میں آل عمران کی آیت56 یَاعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَــــوَفِّیْکَ کہ اے عیسی میں تجھے وفات دینے والا ہوں، میں (حضرت عیسیٰ سے طبعی موت کے اس وعدہ) کے معنی حضرت ابن عباسؓ سے موت بیان کیے ہیں تا کہ المائدہ کی آیت118 فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ میں یہ وعدہ بصورت وفات پورا ہونے پر دلیل ہو۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:12

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مؤلفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: نہم | پارہ: ۱۸-۲۰ | باب: ۲۲۶۰-۲۶۲۵ | حدیث: ۴۱۴۷-۴۶۴۳

کتاب التفسیر

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 12

بیع کی تعلیل ہوگی۔

وقال ابن عباس متوفیك مميتك

اشارہ ہے آیت کریمہ: اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیك ورافعك الیّ ۔ (سورہ آل عمران)

اور ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ متوفیک کے معنی ہیں ممیتک یعنی میں تجھ کو مار ڈالنے والا ہوں، یہ لفظ متوفیک اس سورہ یعنی سورۂ مائدہ میں نہیں ہے اس لئے شارح بخاری علامہ عینی رہ اس مقام پر ناراضگی و خفگی ظاہر کر رہے ہیں کہ یہ بے محل ہے۔ لیکن امام بخاری رہ نے اس کو سورۂ مائدہ میں اس مناسبت سے لایا ہے کہ اس سورہ میں ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم ۔ ظاہر ہے کہ دونوں کا مادّہ ایک ہے اس لئے اس کی تفسیر یہاں بیان کر دی ہے

(۱۴) حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا ابراهیم بن سعد عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب قال البحیرة التی یمنع درها للطواغیت فلا یحلبها احد من الناس، والسائبة التی کانوا یسیبونها لألهتهم لا یحمل علیها شئ قال وقال ابوهریرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبه فی النار کان اول من سیب السوائب، والوصیلة الناقة البکر تبکر فی اول نتاج الابل ثم تثنی بعد بانثی وکانوا یسیبونها لطواغیتهم ان وصلت احداهما بالاخری لیس بینهما ذکر والحام فحل الابل یضرب الضراب المعدود فاذا قضی ضرابه ودعوه للطواغیت واعفوه من الحمل فلم یحمل علیه شئ وسموه الحامی وقال لی ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال سمعت سعیدا قال یخبره بهذا قال وقال ابوهریرة سمعت النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ورواه ابن الهاد عن ابن شهاب عن سعید عن ابی هریرة رض سمعت النبی صلی الله علیه وسلم

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیبؒ نے بیان کیا کہ بحیرہ وہ اونٹنی ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر روک لیا جائے (یعنی بتوں کے لئے وقف کر دیا جائے) پھر اس کا دودھ کوئی شخص نہ دوہے۔ اور سائبہ وہ جانور ہے جس کو وہ اپنے بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے ہیں اور اس پر کوئی چیز لادی نہیں جاتی (نہ کوئی سواری کی جاتی (یعنی سانڈ) قال وقال الخ سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی آنتوں کو گھسیٹ رہا تھا، اسی نے سب سے پہلے سائبہ (سانڈ چھوڑنے) کی رسم نکالی تھی، اور وصیلہ وہ نوجوان اونٹنی تھی جو پہلے پہل اونٹنی (مادہ بچہ) جنتی، پھر دوسری مرتبہ بھی اونٹنی ہی جنتی (یعنی نر اونٹ نہیں جنتی) ایسی اونٹنی کو بھی وہ بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، اگر وہ لگاتار دو بار اونٹنیاں جنتی تو ان دونوں ماداؤں کے درمیان کوئی نر بچہ نہ ہوتا، اور حام (حامی) وہ نر اونٹ تھا جو مادہ پر شمار کی ہوئی جستیں کرتا (جفتی کرتا) پھر جب اپنی مقررہ تعداد پوری کر لیتا (اس کے نطفے سے دس بچے پیدا ہو جاتے) تو اس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے

3۔ پھر امام بخاری نے اپنی کتاب التفسیر میں مسیح ابن مریمؑ کی وفات کے بارہ میں ان کے اپنی موت کے اقرار پر مشتمل آیت قرآنی فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِم (المائدہ:118) پیش کی۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:13

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۷۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجهاد، کتاب بدء الخلق،
کتاب الانبیاء علیهم السلام، کتاب المناقب

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:13

عَنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم تُحْشَرُونَ حُفاةً عُرَاةً غُرْلاً ثُمَّ قَرَأَ "كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ" فاوّلُ مَنْ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِى ذاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فاقولُ اَصْحَابِى فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فاقولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى ابنُ مَرْيَمَ "وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ" ذُكِرَ عن اَبِى عبدِ اللّٰهِ عن قَبِيْصَةَ قالَ هُمُ الْمُرْتَدُّوْنَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوا عَلٰى عَهْدِ اَبِى بَكْرٍ فقاتَلَهُمْ اَبُوبَكْرٍ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ (قیامت کے دن قبروں سے) ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے پھر آپ ﷺ نے (سورہ انبیاء کی) یہ آیت تلاوت کی "کما بَدَأنا" الآیہ جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جو ضرور ہم پورا کریں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر اور پیغمبروں کو) پھر میرے اصحاب میں سے کچھ تو داہنی (جنت کی) طرف لیجائے جائیں گے اور بعضوں کو بائیں (دوزخ کی) طرف، تو میں کہوں گا (ہائے ہائے ان کو دوزخ کی طرف کیوں لیجاتے ہو؟) یہ تو میرے اصحاب ہیں تو مجھے بتایا جائے گا (فرشتے کہیں گے آپ کو معلوم نہیں) جب سے آپ نے ان کو چھوڑا اسی وقت انہوں نے ارتداد اختیار کر لیا، میں اس وقت وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہا کہ میں جب تک ان میں رہا ان کی نگرانی کرتا رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو آپ ہی اس کے نگہبان تھے اور آپ ہر چیز کے نگہبان ہیں ارشاد العزیز الحکیم تک۔

محمد بن یوسف فربری نے کہا ابوعبداللہ یعنی امام بخاریؒ نے قبیصہ (اپنے شیخ) سے نقل کیا کہ مرتدین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں ارتداد اختیار کیا تھا اور ابوبکرؓ نے ان سے جہاد کیا

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ فى قولِه "عيسىٰ بن مريم".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۴۹۰، و مرّ الحديث ص۴۷۳، و ياتى ص۶۶۵، وص۶۹۳، وص۹۶۶۔

﴿بَابُ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ ۲۰۵۰

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے (آسمان سے) اترنے کا بیان

۳۲۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِى عن صَالِحٍ عن ابنِ شِهَابٍ

نوٹ: یہاں مترجم نے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى کا ترجمہ اپنے عقیدہ کے مطابق ''اٹھالیا'' کیا جو انصاف کا خون ہے اور تحریف کے زمرہ میں آتا ہے۔ یہ ترجمہ اس لئے خلاف واقعہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں بھی یہی جملہ آیا ہے اور آپؐ اپنی مسلّمہ وفات کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور یہ کیسے عرض کر سکتے ہیں کہ ''جب تو نے مجھے اٹھالیا۔''

4۔حسب فیصلہ قرآنی وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ (الانبیاء:96) فوت شدہ واپس نہیں آتے ،امام بخاری مثیل مسیح ابن مریم کے امت محمدیہ میں سے امام ہوکر آنے کی حدیث لائے ہیں۔ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:14

۵۲۳ پ۱۳/ کتاب الانبیاء/ باب: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے اترنے کا بیان/ حدیث:(۳۲۱۸)

اَنَّ سَعِيْدَ بنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلاً فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الحَرْبَ وَيَفِيْضُ المالُ حتى لايَقْبَلَهُ اَحَدٌ حتى تكُونَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يقولُ اَبُوهُرَيْرَةَ وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ "وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الكِتَابِ اِلاَّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قبلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ القِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نزول فرمائیں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے،خنزیر (سور) کو مار ڈالیں گے اور جزیہ قبول نہیں کریں گے (اسلام قبول کرو ورنہ قتل) اس وقت مال پھیل پڑے گا (یعنی مال و دولت کی اتنی کثرت ہوگی) کہ کوئی لینے والا نہیں ملے گا اور ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا پھر ابوہریرہؓ (اس روایت کو بیان کرکے) کہتے تھے اگر تم چاہو تو (سورہ نساء کی) یہ آیت پڑھو "وانْ مِن اهل الكتاب" الآیہ اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے۔یا یہ مطلب ہے کہ کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰؑ پر ایمان نہ لائے،اور قیامت کے دن عیسیٰؑ ان پر گواہی دیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۹۰، ومرّ الحديث ص۲۹۶،وص۳۳۶،مسلم اول ص۸۷۔

تشریح | اس آیت سے معلوم ہوا کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں کیونکہ آیت کریمہ ہے: "وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الكِتَابِ اِلاَّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قبلَ مَوْتِهِ" یعنی یہود و نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے عیسیٰؑ پر ایمان لائیں گے الخ۔

مفصل تشریح مع اشکال و جواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر المنعم ص۱۷۹۔

۳۲۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا ابنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن يُونُسَ عنِ ابنِ شِهابٍ عن نافِعٍ مَوْلٰى اَبِى قَتَادَةَ الاَنْصَارِىِّ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالاَوْزَاعِىُّ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی سے (یعنی تمہاری قوم میں سے) ہوگا۔اس حدیث کی متابعت عقیل اور اوزاعیؒ نے بھی کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۹۰، مسلم کتاب الایمان ص۸۷۔

نصر الباری جلد ہفتم

بخاری کی روایت اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کی مزید تشریح مسلم کی روایت اَمَّکُمْ مِنْکُمْ سے ہوتی ہے کہ امت میں آنیوالا مسیح موعود ہی امامت کروائے گا نہ کہ کوئی اور۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:15

صحیح مُسلم

ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری
(۲۰۴ھ۔۲۶۱ھ)

اردو ترجمہ کے ساتھ

جلد اول

نور فاؤنڈیشن

عکس حوالہ نمبر:15

صحیح مسلم جلد اول 149 كتاب الايمان

وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ	اور وہ مال کی طرف بلائے گا مگر کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔
214 {…} حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ	214: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب ابنِ مریم تم میں نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔
215 {…} و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَّكُمْ	215: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہاری امامت کرے گا۔
216 {…} و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ	216: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب ابنِ مریم تم میں نازل ہوگا اور تمہاری امامت تم میں سے ہوتے ہوئے کرے گا۔ میں نے ابنِ ابی ذئب سے کہا کہ اوزاعی نے زہری سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ ۔ تو ابن ابی ذئب نے کہا: تمہیں پتہ ہے کہ أَمَّکُمْ مِنْکُمْ کا کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا آپ

صحیح مسلم جلد اول 150 كتاب الايمان

قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ قُلْتُ تُخْبِرُنِي قَالَ فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	مجھے بتا دیں۔ انہوں نے کہا: وہ تمہارے رب تبارک وتعالیٰ کی کتاب اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق امامت کریں گے۔

مسیح ومہدیؑ ایک ہی وجود کے دو نام

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آخری زمانہ میں جس مسیح ومہدی کے نزول کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی اس سے مراد ایک ہی وجود ہے، مسیح اور مہدی اس کے دو صفاتی نام ہیں ۔امام ابن ماجہ نے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں یہ حدیث بیان کی ہے جس میں ارشاد نبویؐ ہے کہ ''عیسیٰ ابن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں ۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 16: سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب شدۃ الزمان جلد سوم صفحہ 459-458 مترجم علامہ وحید الزماں

اس حدیث پر فنی لحاظ سے جو اعتراض پیدا ہوتے ہیں ان سب کا جواب خود مترجم کتاب علامہ وحید الزمان صاحب نے حاشیہ صفحہ 48 پر دیا ہے ۔ایک بڑا اعتراض اس حدیث کے ایک راوی محمد بن خالد کو مجہول قرار دینا ہے، جس کا جواب یہ ہے کہ علامہ ابن معین نے انہیں ثقہ راوی قرار دے کر ان کے مجہول ہونے کا اعتراض رد کر دیا۔

اسی حاشیہ میں دیگر بعض اعتراضات کا جواب علامہ ابن کثیر کی طرف سے صفحہ 49 پر پیش ہے جس کے مطابق انہوں نے اس حدیث کو مشہور، راوی خالد جندی کو جند کا موذن اور امام شافعی کا استاد قرار دے کر یہ روایت قبول کی ۔اور بحوالہ **مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ از علامہ ابو العباس شہاب الدین احمد بن ابی بکر** (متوفی:840ھ) یہ حدیث قبول کرتے ہوئے اس کی یہ تطبیق کی ہے کہ عیسیٰؑ ہی مہدی کامل ہیں ۔(حوالہ نمبر 16)

عکس حوالہ نمبر:16

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

سنن ابن ماجہ شریف مترجم

۴۳۴۱ احادیث نبوی ﷺ کا مستند اور گراں بہا مجموعہ جس کو امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پانچ لاکھ احادیث نبوی ﷺ کے مجموعہ سے منتخب فرمایا تھا

حصہ سوم

ترجمہ و فوائد

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر

اسلامی اکادمی

اردو بازار، لاہور۔ پاکستان

عکس حوالہ نمبر:16

اِنۡ تَطَعۡتُمۡ ۔

۴۰۳۹ ۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ بۡنُ عَبۡدِ الۡاَعۡلٰی ۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ اِدۡرِیۡسَ الشَّافِعِیُّ ۔ حَدَّثَنِیۡ مُحَمَّدُ بۡنُ خَالِدِ الۡجَنَدِیُّ عَنۡ اَبَانَ بۡنِ صَالِحٍ ، عَنِ الۡحَسَنِ ، عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزۡدَادُ الۡاَمۡرُ اِلَّا شِدَّةً ۔ وَلَا الدُّنۡیَا اِلَّا اِدۡبَارًا ۔ وَ لَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا ۔ وَلَا تَقُوۡمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الۡمَهۡدِیُّ اِلَّا عِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ ۔

مر جاؤ گے[1]

انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز بروز سختی زیادہ ہوتی جاوے گی (اور روٹی کمانا لوگوں پر دشوار ہوگا یہ قیامت کے قرب کا حال ہے) اور دنیا میں ادبار بڑھتا جاوے گا یعنی مصیبت اور مفلسی اور محتاجی نکبت اور خواری) اور لوگوں میں بخیلی زیادہ ہوتی جاوے گی (روپیہ رکھ کر اپنے بھائی مسلمان کو تجارت کیلئے نہ دیں گے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی۔ مگر بدترین لوگوں پر اور مہدی کوئی نہیں ہے سوا حضرت عیسٰے بن مریم علیہ السلام کے[2]

[1] اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کیا لیکن اس میں بجائے اغفال کے حثالہ ہے اور حثالہ کہتے ہیں خراب اور ری کھجور کو اور اغفال جمع ہے غفل کی غفل وہ شخص جس کی نہ برائی سے ڈر ہو نہ اس سے نفع کی امید ہو یعنی بے کار غافل شخص۔

[2] اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں نکالا اور کہا کہ یہ امام شافعی کے افراد میں سے ہے اور ذہبی نے میزان میں کہا یہ حدیث منکر ہے متفرد ہوا اس کے ساتھ یونس بن عبد الاعلیٰ شافعی سے اور ایک روایت میں یونس سے یوں ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی شافعی سے اس صورت میں یہ حدیث منقطع ہے اور ایک جماعت نے اس کو یونس سے یوں روایت کیا کہ مجھ سے حدیث بیان کی شافعی نے ابن ماجہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اس صورت میں یہ حدیث متصل ہوگی مگر صحیح یہ ہے کہ یونس نے اس کو شافعی سے نہیں سنا اور اس کی اسناد میں محمد بن خالد جندی ہے ازدی نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اور حاکم اور ابن الصلاح نے امالے میں کہا وہ مجہول ہے لیکن ثقہ کہا اسکو یحییٰ بن معین نے اور ابان بن صالح سچا ہے لیکن اس نے حسن سے نہیں سنا اور ابن الصلاح نے اس حدیث میں ایک اور علت نکالی کہ بیہقی نے اس کو مرسل روایت کیا حسن سے ابان بن ابی عیاش کے طریق سے اور امام مہدی کے ثبوت میں متواتر حدیثیں وارد ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کرام میں سے ہوں گے اور سات سال تک حکومت کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہی کے زمانہ میں اتریں گے اور صرف یہ روایت اس قدر متعدد روایتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور محمد بن خالد کو گو ابن معین نے ثقہ کہا مگر وہ معروف نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک اور ابو عبد اللہ حافظ نے کہا وہ ایک مجہول شخص ہے اور اختلاف ہے اس کے اسناد میں بعضوں نے اس کو روایت کیا جندی سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس نے حسن سے مرسلاً تو جندی مجہول ہے اور ابان بن ابی عیاش متروک ہے اور حسن کی روایت مرسل ہے اور مہدی کے خروج میں بہت احادیث وارد ہیں ان کا اسناد اس روایت سے زیادہ صحیح ہے اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابو الحسن علی بن محمد سے روایت کیا میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا وہ کہتے تھے یونس بن عبد الاعلیٰ نے میرے اوپر جھوٹ باندھا جندی کی حدیث میں انہوں نے حسن سے انہوں نے انس سے مہدی کے باب میں شافعی نے کہا

عکس حوالہ نمبر: 16

۲۵- بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

قیامت کی نشانیوں کا بیان

۴۰۴۰- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَا: ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ. ثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ، كَهَاتَيْنِ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔ اور آپ نے اپنی دو انگلیوں

یہ میری حدیث نہیں ہے اور نہ میں نے اس کو بیان کیا اور یونس نے میرے اوپر جھوٹ باندھا اور بیہقی نے خطا من خطأ علے الشافعی میں کہا کہ یہ حدیث منکر ہے امام شافعی کی پھر احمد بن سنان سے نکالا انہوں نے کہا میں یحییٰ بن معین کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں صالح ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو شافعی سے پہنچا کہ یہ ایک حدیث واہی ہے اور شافعی تو ہمارے نزدیک ثقہ ہیں اور اگر یہ حدیث منکر ہو تو اس کے منکر ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ محمد بن خالد جندی نے اس کو روایت وہ ایک شیخ مجهول ہے اور اس کی عدالت ثابت نہیں ہوئی جس سے اس کی روایت مقبول ہو اور شافعی کے سوا یحییٰ بن السکن نے بھی اس حدیث کو روایت کیا جندی سے اسی طرح تو معلوم ہوا کہ غلطی اس میں جندی کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے کئی طریقوں سے مگر ان میں یہ فقرہ نہیں ہے کہ لا مهدی الا عیسے بن مریم اور حافظ ابن کثیر نے بدایہ والنہایہ میں کہا کہ یہ حدیث مشہور ہے جندی کی روایت سے جو موذن تھا اور شیخ تھا شافعی کا اور اس سے کئی لوگوں نے روایت کی اور وہ مجہول نہیں ہے جیسے حاکم نے گمان کیا بلکہ ابن معین سے منقول ہے کہ وہ ثقہ ہے لیکن بعضوں نے اس کو جندی سے اس نے ابان بن عیاش سے اس نے حسن سے مرسلاً نکالا اور حافظ مزی نے نقل کیا کہ کسی نے شافعی کو خواب میں دیکھا انہوں نے اس حدیث کا انکار کیا اور کہا کہ یونس نے مجھ پر جھوٹ باندھا یہ میری حدیث نہیں ہے اور ابن کثیر نے کہا کہ یونس ثقات میں سے ہے اور صرف خواب کی وجہ سے اس پر طعن نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے ان حدیثوں کے جو مہدی کے باب میں آئیں ہیں اور اگر غور کرو تو تطبیق ممکن ہے اس طرح سے کہ مہدی سے مراد مہدی کامل ہو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے (مصباح الزجاجہ مختصرا)

مترجم کہتا ہے اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس زمانے کا ذکر ہے جو مہدی کی وفات کے بعد ہوگا قیامت کے قریب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی علیہ السلام کے بہت دنوں بعد تک زندہ رہیں گے اس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اب اس میں اور مہدی کے اثبات کی حدیثوں میں کوئی تخالف نہ رہا اور کیونکر ممکن ہے کہ ایک ضعیف منکر روایت سے مہدی کی متعدد حدیثوں کو رد کریں اور مہدی کا ہماری امت میں کسی نے انکار نہیں کیا بجز ابن خلدون مورخ کے اور اس کا قول اجماع کے خلاف اعتبار کے لائق نہیں ہے اور ابن خلدون محدث نہیں ہے صرف مورخ ہے۔

مسیح و مہدی کے ایک وجود ہونے کا مضمون امام احمد نے مسند احمد بن حنبل میں بھی بیان کیا ہے کہ:۔''وہ وقت قریب ہے کہ جو کوئی تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائے گا جو امام مہدی اور حکم عدل ہو گا اور کسرِ صلیب کرے گا۔'' ملاحظہ ہو:۔ **عکس حوالہ نمبر:17**

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد چہارم

مؤلف

حضرۃ الامام احمد بن حنبل

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۷۱۱۹ تا حدیث نمبر: ۱۰۹۹۷

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

عکس حوالہ نمبر: 17

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ رَجُلٌ بِمَالِ قَوْمٍ فَرَأَى رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ [راجع: ٨٥١٧].

(۹۳۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی کو مفلس قرار دے دیا گیا ہو اور کسی شخص کو اس کے پاس بعینہ اپنا مال مل جائے تو دوسروں کی نسبت وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہے۔

(۹۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنْ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ [راجع: ٧١٣٩].

(۹۳۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں، ① ختنہ کرنا ② زیر ناف بال صاف کرنا ③ بغل کے بال نوچنا ④ ناخن کاٹنا ⑤ مونچھیں تراشنا۔

(۹۳۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ جَرَّايَ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ [راجع: ٧١٩٤]

(۹۳۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے لیکن روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا، بندہ میری خاطر اپنا کھانا پینا ترک کرتا ہے لہٰذا روزہ میرے لیے ہوا اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا، روزہ دار کے منہ کی بھبک اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

(۹۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًّا وَحَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا

(۹۳۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک منصف حکمران کے طور پر نزول فرمائیں گے، جو زندہ رہے گا وہ ان سے ملے گا، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور ان کے زمانے میں جنگ موقوف ہو جائے گی۔

(۹۳۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي [صححه مسلم (٢٢٦٦)]. [انظر: ١٠١١٣].

(۹۳۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے کیونکہ شیطان میری شکل وصورت اختیار کرنے کی طاقت

نوٹ: یہاں مترجم نے اماماً مھدیاً کا کوئی ترجمہ نہیں کیا جو نادانستہ ہے تو سہو اور عمداً ہے تو خیانت ہے۔ جبکہ اسی کتاب کے صفحہ 177 پر مہدی کا ترجمہ حضرت مہدی ہی کیا ہے۔ یہاں بھی ترجمہ ہوگا ''حضرت عیسیٰ امام مہدی ہو کر آئیں گے۔''

مسند احمد کی ایک اور روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ ''جو کوئی تم میں سے عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام کا زمانہ پائے وہ ان کو میرا اسلام پہنچائے۔'' ملاحظہ ہو:۔ **عکس حوالہ نمبر:18**

هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى اَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَائَةٌ فَقَالَ مَا كُنْتُمْ تُنَادُونَ قَالَ كُنَّا نُنَادِي اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَإِنَّ اَجَلَهُ اَوْ اَمَدَهُ إِلَى اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتْ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنْ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ وَلَا يَحُجُّ هَذَا الْبَيْتَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ قَالَ فَكُنْتُ اُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي

(۷۹۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت نبی علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی طرف براءت کا پیغام دے کر بھیجا تھا، میں ان کے ساتھ ہی تھا، کسی نے پوچھا کہ آپ لوگ کیا اعلان کر رہے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ یہ منادی کر رہے تھے کہ جنت میں صرف وہی شخص داخل ہوگا جو مؤمن ہو، آج کے بعد بیت اللہ کا طواف کوئی شخص برہنہ ہو کر نہیں کر سکے گا، جس شخص کا نبی علیہ السلام کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو، اس کی مدت چار مہینے مقرر کی جاتی ہے، چار مہینے گذرنے کے بعد اللہ اور اس کے رسول مشرکین سے بری ہوں گے، اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج بیت اللہ نہیں کر سکے گا، یہ اعلان کرتے کرتے میری آواز بیٹھ گئی تھی۔

(۷۹۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنِّي لَاَرْجُو إِنْ طَالَتْ بِي حَيَاةٌ اَنْ اُدْرِكَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ [راجع: ۷۹۵۷].

(۷۹۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امید ہے کہ اگر میری عمر طویل ہوئی تو میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہو جائے گی، لیکن اگر میری رخصت کا پیغام پہلے آ جائے تو تم میں سے جس کی بھی ان کے ساتھ ملاقات ہو، وہ انہیں میرا سلام پہنچا دے۔

(۷۹۶۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ امْرَاَةً يَعْنِي مِنْ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا [راجع: ۷۸۲۹]

(۷۹۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے انصار کی ایک عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجا، نبی علیہ السلام نے مرد سے فرمایا کہ اسے ایک نظر دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ عیب ہوتا ہے۔

(۷۹۶۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ اَنْ تَضْرِبُوا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ لَا يَجِدُونَ عَالِمًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ قَوْمٌ هُوَ الْعُمَرِيُّ قَالَ فَقَدَّمُوا مَالِكًا [صححه ابن حبان (۳۷۳۶)، والحاكم (۱/ ۹۰). حسنه الترمذي وقال الذهبي: نظيف الاسناد غريب المتن. قال الألباني: ضعيف (الترمذي: ۲۶۸۰)].

(۷۹۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ جب لوگ دور دراز سے حصول علم کے

شہادت حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی شخص ہے:

سرائیکی علاقہ کے ایک نڈر، حق گو مردِ باصفا و ولی اللہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف ضلع بہاولپور (متوفی: 1901ء) حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کے مصدق تھے۔ ان کے مرید پنجاب اور سندھ میں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ انہوں نے حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کی پاکیزہ سیرت و کردار اور دینی کارناموں کی تائیدی شہادات کے ساتھ آپؑ کی تصدیق فرمائی۔ (انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 344 ایڈیشن 2008)

1891ء میں جب مولوی محمد حسین بٹالوی اور دیگر علمائے ہند حضرت بانی جماعت احمدیہ کے خلاف فتویٰ کفر پر حضرت خواجہ صاحبؒ سے دستخط کروانے گئے تو آپ نے فتوی تکفیر پر اتفاق نہیں فرمایا۔ پھر حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کی شرطی پیشگوئی کے مطابق جب 27 جولائی 1896ء کو پادری عبداللہ آتھم کی وفات ہوئی اور آپؑ نے 58 مولوی صاحبان اور 46 سجادہ نشینوں کو بذریعہ رجسٹری دعوت مباہلہ دیتے ہوئے انہیں اپنا ایک عربی رسالہ بھجوایا۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ کا نام سجادہ نشینوں میں چوتھے نمبر پر درج تھا۔ اس کے جواب میں حضرت خواجہ صاحب نے حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کی صالحیت کی گواہی دی اور آپ سے خط و کتابت میں محبت و احترام کا رشتہ قائم رکھا۔ (انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 322 تا 324 ایڈیشن 2008)

مزید برآں حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کے دعویٰ مثیل عیسیٰ اور امام مہدی کی تصدیق کرتے ہوئے حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا: ’’اگر انہوں نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی جائز بات ہے۔‘‘ (اشارات فریدی مقبوس نمبر 83 صفحہ 179)

اشارات فریدی کی فارسی عبارت کا ترجمہ پیش خدمت ہے:۔

> ’’اسی اثناء میں حافظ مگوں سکنہ حدود گڑھی بختیار خان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق نامناسب اور ناروا باتیں کہنی شروع کیں اس وقت حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ نے

اس حافظ کو تنبیہ کی اور اسے ڈانٹا اس حافظ نے عرض کی قبلہ! جب کہ مرزا صاحب میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے حالات اور صفات اور مہدی موعود کے اوصاف نہیں پائے جاتے تو ہم کس طرح اعتبار کر لیں کہ وہ عیسیٰ اور مہدی ہیں۔ حضور خواجہ صاحب ابقاہ اللہ ببقائه نے فرمایا کہ مہدی کے اوصاف پوشیدہ اور چھپے ہوئے ہیں وہ اوصاف ایسے نہیں جیسے لوگوں کے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں پس کیا تعجب ہے کہ یہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی ہوں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بارہ دجال ہیں۔ پس اسی قدر مہدی ہیں اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی شخص ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ کوئی شرط نہیں ہے۔ کہ مہدی کی تمام علامات جو کہ لوگوں کے دلوں میں ان کے اپنے خیال اور فہم کے مطابق بیٹھی ہوئی ہیں ظاہر ہو جائیں۔ بلکہ اے حافظ! بات دوسری طرح ہے اگر اسی طرح ہوتا جیسا کہ لوگ خیال کرتے ہیں تو تمام دنیا مہدی برحق کو جان لیتی اور اس پر ایمان لے آتی۔ جیسا کہ پیغمبر ہیں کہ ہر نبی کی امت کئی گروہ ہو گئی بعض پر اس پیغمبر کا حال ظاہر ہی نہ ہوا۔ اس وجہ سے اس گروہ نے انکار کر دیا اور کافر ہو گیا۔ اگر ہر نبی کی امت پر اپنے وقت کے نبی کا حال منکشف ہو جاتا تو تمام مسلمان ہو جاتے جیسا کہ آنحضرت ﷺ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اوصاف و علامات کتب سماویہ میں لکھے ہوئے تھے اور جب آنحضرت ﷺ ظاہر ہوئے اور مبعوث ہو گئے تو انہوں نے بعض علامات کو اپنی سمجھ اور فہم اور خیال کے مطابق نہ پایا پس جن لوگوں پر آنحضرتؐ کا معاملہ ظاہر ہو گیا تو وہ ایمان لے آئے جس گروہ پر آپ کا حال نہ کھلا انہوں نے انکار کر دیا۔ اسی طرح مہدی کا حال ہے۔ پس اگر مرزا صاحب مہدی ہوں تو کونسی بات مانع ہے۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 19: اشارات فریدی فارسی مقبوس نمبر 56 صفحہ 123-124

عکس حوالہ نمبر:19

ھو موجود و مشہود

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

ارباب شریعت و طریقت را موجب ہدایت و اصحاب معرفت و حقیقت را نوید سعادت یاد کہ دریں زمان فیض اقتران کتاب مستطاب لب الالباب احادیث و قرآن گلشن انہار ندوق و وجدان مخزن اسرار توحیدی مسمی بہ مقابیس المجالس المعروف بہ

اشارات فریدی

از ملفوظات قطب مدار غوث روزگار سلطان العارفین خلیفۃ اللہ فی السموات والارضین مرکز فلک الولایت والعرفان المتصرف فی الاکوان روح المعرفت قلب الحقیقۃ نور معض وجود بحت ذات مقدس حضور اقدس قبلہ اہل توحید حضرت خواجہ غلام فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جمع کردہ بندہ رکن الدین پرہار سونکی ثبتہ اللہ تعالیٰ علی الصدق والیقین است بفرمان ہدایت بنیان سند الکاملین حجۃ الواصلین قطب الموحدین شیخ الاسلام محبوب الٰہی مورد انوار نامتناہی حضرت خواجہ محمد بخش سجادہ نشین دام فیضہ ومتع اللہ الناس بطول بقائہ بحسن توجہ افتخار الملک فخر الامراء صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب بہادر امیر ٹونک سلمہ ربہ

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۳۲۰

عکس حوالہ نمبر: 19

۱۲۳

ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ بہ نہایت متوجہ و خورسند گردیدہ ہمہ را حرف بحرف و لفظ بلفظ سماع
فرمودند و در بعض بعض جا اصلاح نیز نمودند چنانچہ در بعضے مقامات کہ بیاض افگندہ بودم آنجا را
بعبارت معمور نمودند الحمد للہ علی ذلک **مقبوس پنجاہ و ششم** بعد از نماز ظہر روز سہ شنبہ
بتاریخ بیست و ہفتم از ماہ رمضان شریف المبارک سال سیزدہ صد و چہاردہم ہجری المقدس
دولت پابوس و زیارت حضرت اقدس کہ عبادتے و سعادتے بہتر ازین نیست میسر
گردید اندرین اثنا حافظ مگون سکنہ حدود گڑھی اختیار خان بہ نسبت مرزا غلام احمد صاحب
قادیانی سقط و ناسزا گفتن آغاز کرد ہمیکہ چہرہ انور حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ
متغیر گردید و بران حافظ بانگ زدند و زجر نمودند وے عرض کرد کہ قبلہ چون حالات و صفات
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ سلام و اوصاف مہدی موعود در مرزا صاحب یافتہ نمیشوند چگونہ
اعتبار کنیم کہ او ست عیسیٰ و مہدی حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ فرمودند کہ اوصاف مہدی
پوشیدہ و پنہان ہستند آنچنان نیستند کہ در دلہائے مردم نشستہ است چہ عجب کہ ہمین
مرزا صاحب غلام احمد قادیانی مہدی باشد چہ در حدیث شریف آمدہ کہ دوازدہ دجال اند
پس چندان مہدی اند و در حدیثی وارد شدہ است کہ عیسیٰ و مہدی یکے است بعد ازان
فرمودند کہ شرط نیست کہ ہمہ علامات مہدی موافق خیال و فہم مردم کہ در دلہائے خود
پنداشتہ اند ظاہر شوند بلکہ حافظا امر دیگرے است اگر چنین بودی کہ مردم خیال میکنند
پس او را ہمہ خلق مہدی برحق دانستہ با و ایمان آوردن چنانکہ پیغمبران کہ امت ہر نبی چند
گروہ شدے بر بعضے کسان کہ حال آن پیغمبر مکشوف شدے پس آنہا ایمان
مے آوردند و بر بعضے کسان حال آن پیغمبر پوشیدہ مے شد و بر بعضے کسان
ہرگز حال آن پیغمبر مکشوف نہ مے گشت ازین سبب ہمین گروہ انکار

ترجمہ: اسی اثناء میں حافظ مگوں سکنہ حدود گڑھی بختیار خان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق نامناسب اور ناروا باتیں کہنی شروع کیں اس وقت حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ نے اس حافظ کو تنبیہ کی اور اسے ڈانٹا اس حافظ نے عرض کی قبلہ! جب کہ مرزا صاحب میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے حالات اور صفات اور مہدی موعود کے اوصاف نہیں پائے جاتے تو ہم کس طرح اعتبار کر لیں کہ وہ عیسیٰ اور مہدی ہیں۔ حضور خواجہ صاحب ابقاہ اللہ ببقائہ نے فرمایا کہ مہدی کے اوصاف پوشیدہ اور چھپے ہوئے ہیں وہ اوصاف ایسے نہیں جیسے لوگوں کے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں پس کیا تعجب ہے کہ یہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی ہوں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بارہ دجال ہیں۔ پس اسی قدر مہدی ہیں اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی شخص ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ کوئی شرط نہیں ہے۔ کہ مہدی کی تمام علامات جو کہ لوگوں کے دلوں میں ان کے اپنے خیال اور فہم کے مطابق بیٹھی ہوئی ہیں ظاہر ہو جائیں۔ بلکہ اے حافظ! بات دوسری طرح ہے اگر اسی طرح ہوتا جیسا کہ لوگ خیال کرتے ہیں تو تمام دنیا مہدی برحق کو جان لیتی اور اس پر ایمان لے آتی۔ جیسا کہ پیغمبر ہیں کہ ہر نبی کی امت کئی گروہ ہو گئی بعض پر اس پیغمبر کا حال ظاہر ہی نہ ہوا۔

عکس حوالہ نمبر:19

۱۲۴

انکار آوردو کافر شد اگر بر تمام امت ہر پیغمبر حال آن پیغمبر منکشف شدے ہمہ مسلمانان بودندے
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اوصاف وعلامات آنحضرت صلعم در کتب سماویہ مکتوب ومرقوم
بودند و چون آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر شدند و مبعوث گردیدند بعض علامات را مطابق
پندار وفہم وہم خود ہا نیافتند پس بران کسان کہ امر آنحضرت مکشوف شد او شان ایمان آوردند و بر آن
گروہ کہ مکشوف نشد انکار کردند ہم چنین است حال مہدی پس اگر مرزا صاحب مہدی باشد
کدام امر مانع است **بعد ازان** کتاب نفحات الانس طلب فرمودند این بندہ راقم الحروف برفت
و کتاب را برداشتہ پیش حضور نہاد و دران کتاب مقامی دیدند آنگاہ این قلعہ بیان فرمودند کہ
حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ می فرمایند کہ من کودک بودم روزے بقصد نماز
جمعہ ہمراہ پدر بزرگوار خود برفتم در اثنا راہ شیخ ابو القاسم بشرہ یاسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
رسید نماز پدرم پرسیدند کہ اے ابو الخیر این کودک از آن کیست پدرم گفت از آن من است
شیخ ابو القاسم بروے من نظر کردہ چشم پر آب نمودند و فرمودند کہ یا ابا الخیر من نمی توانستم کہ ازین
جہان بروم زیرا کہ جائے خالی می دیدم و درویشان ضائع میشوند اکنون کہ این پسر زادہ دیدم ایمن
گشتم کہ ولایت ہا این کودک را نصیب خواہد بود ہر گاہ از نماز جمعہ فارغ شدیم در صومعہ شیخ
ابو القاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفتیم و پیش حضرت ایشان بنشستیم دران صومعہ طاقی بود بلند
پدرم را فرمودند کہ ابو سعید را بر دوش بردار تا قرصے کہ دران طاق نہادہ شدہ است فرود گیرد
آنگاہ پدرم مرا برگرفت من دست دراز کردہ قرص را ازان طاق بلند برداشتم قرصے
جوین بود گرما گرم کہ گرمی اش با دستم نیز محسوس می شد پس آن قرص را از من گرفتہ دو نیمہ کردند
یکے نیز خود بخوردند و دیگر نیمہ مرا دادند و فرمودند کہ تو بخور پدرم را ہیچ ندادند پدر من گفت اے
شیخ سبب چیست کہ ازان قرص تبرک نصیب من نکردی شیخ ابو القاسم فرمودند اے

اس وجہ سے اس گروہ نے انکار کر دیا اور کافر ہو گیا۔ اگر ہر نبی کی امت پر اپنے وقت کے نبی کا حال منکشف ہو جاتا تو تمام مسلمان ہو جاتے جیسا کہ آنحضرتؐ ہیں کہ آنحضرتؐ کے اوصاف وعلامات کتب سماویہ میں لکھے ہوئے تھے اور جب آنحضرتؐ ظاہر ہوئے اور مبعوث ہو گئے تو انہوں نے بعض علامات کو اپنی سمجھ اور فہم اور خیال کے مطابق نہ پایا پس جن لوگوں پر آنحضرتؐ کا معاملہ ظاہر ہو گیا تو وہ ایمان لے آئے جس گروہ پر آپ کا حال نہ کھلا انہوں نے انکار کر دیا۔ اسی طرح مہدی کا حال ہے۔ پس اگر مرزا صاحب مہدی ہوں تو کونسی بات مانع ہے۔

امام مہدیؑ کا زمانہ پیدائش

احادیث نبویہ اور بزرگانِ سلف کے رؤیا وکشوف سے پتہ چلتا ہے کہ مہدی معہود نے تیرھویں صدی میں پیدا ہونا تھا تا کہ چودھویں کے سر پر ظاہر ہو سکے۔

احادیث نبویہ اور سن پیدائش:

صحاح ستہ کی کتاب ابن ماجہ میں یہ حدیث ہے:۔

"اَلآیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْن"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن باب الآیات)

یعنی دوسو سال کے بعد نشانات کا ظہور ہوگا۔ حضرت ملّا علی قاریؒ (متوفّٰی 1014ھ) نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اس سے یہی مراد لیا ہے کہ مہدی اور مسیح کی پیدائش جو آیاتِ کبریٰ میں سے ہے، تیرھویں صدی میں ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔ فرماتے ہیں:۔

"لفظ "المائتین" یعنی دوسو سال کے اوپر جو "ال" تخصیص کا ہے وہ یہ معنے دیتا ہے کہ ایک ہزار سال کے دوسو سال بعد عظیم نشان ظاہر ہوں گے جن میں مسیح ومہدی کا ظہور سب سے بڑا نشان ہے جو تیرھویں صدی میں ہوگا۔"

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 20: مرقاۃ شرح مشکوۃ مترجم جلد دہم صفحہ 177۔ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

علامہ ابوالحسن السندی (متوفی:1138ھ) نے ابن ماجہ میں اس حدیث کی شرح میں بیان کیا ہے کہ اس حدیث سے مراد تیرھویں صدی میں نشانات کا ظہور ہے۔

(حاشیہ السندی جلد 2 صفحہ 502 دارالجیل بیروت)

عکس حوالہ نمبر:20

عکس حوالہ نمبر:20

۲ اسلام کو شان و شوکت حاصل ہونے کے وقت سے ہے۔

۳ حضور علیہ السلام کی وفات سے اس کی ابتداء مراد ہے۔

۴ یہ بھی احتمال ہے کہ "المائتین" میں الف لام عہد کیلئے ہو، اور" مائتین" سے مراد ہزار سال کے بعد دوسو سال ہوں۔ اور یہ وہ وقت ہوگا، جب قیامت کی چھوٹی نشانیاں ظاہر ہو چکی ہونگی اور امام مہدی کے ظہور، حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ظہور، اور دوسری پے در پے علامات مثلاً مغرب سے سورج کے طلوع ہونے، دابۃ الارض کے نکلنے، اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا زمانہ قریب ہو چکا ہوگا۔

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں "الآیات بعد المائتین" مبتدا خبر ہیں (اور مضاف محذوف ہے) ای "تتابع الآیات بعد المائتین" ہے، (یعنی قیامت کی نشانیوں کا پے در پے ظاہر ہونا دوسو/۲۰۰ سالوں کے بعد ہوگا۔) اور اس کی تائید گذشتہ حدیث کے جملے "و آیات تتابع کنظام قطع سلکه فتتابع" سے ہو رہی ہے۔ بظاہر دوسو/۲۰۰ سالوں کا اعتبار اس حدیث کے بیان کے بعد سے ہے (انتہی) اور عقل مند لوگوں کیلئے اس توجیہ کا غیر واضح ہونا پوشیدہ نہیں۔

تخریج: اسی طرح حاکم نے مستدرک حاکم میں بھی نقل کیا ہے۔

۵۴۶۱ : وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَآءَ تْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ ۔

رَوَاهُ احمد وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ دَلَا ئِلَ النُّبُوَّةِ

اخرجه الترمذی فی السنن ٤/٤٦٠حدیث رقم ۲۲۶۹ وابن ماجه فی السنن ۲/۱۳٦۷حدیث رقم ٤۰۸٤ والبیهقی فی دلائل النبوة ٦/٥١٦

ترجمہ: "حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب ایسے سیاہ جھنڈوں کو دیکھو جو خراسان کی جانب آئے ہوں تو تم ان کا استقبال کرنا" کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ حضرت مہدی ہوں گے"۔ اس روایت کو امام احمدؒ نے اور دلائل النبوۃ میں بیہقی نے نقل کیا ہے"۔

تشریح: قوله: اذا رایتم...... فاتوها:

رأیتم: اس سے عام خطاب مقصود ہے اور" رؤیة" سے رؤیت بصری مراد ہے۔

ممکن ہے کہ" سواد" خراسان کی جانب سے آنے والے مسلمانوں کے لشکروں کی کثرت سے کنایہ ہو، بظاہر یہ حارث اور منصور کے لشکر ہونگے۔

فاتوها: ضمیر منصوب" الرایات" کی طرف راجع ہے، یعنی ان جھنڈوں کی طرف متوجہ ہو جانا اور ان کے حاملین کا استقبال کرنا اور ان لشکروں کے امیر کا حکم قبول کرنا۔

قوله: فان فیها خلیفة الله المهدی:

حافظ علامہ غلام حلیم صاحب، تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ 1302ھ میں فرماتے ہیں کہ بارہ سو سال بعد قیامت کی علامات اور بڑے نشانات کا ظہور ہوگا۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:21

قل کل یعمل علی شاکلته فربکم اعلم بمن هو اهدی سبیلا

الحمد لله علی احسانه که درین ایام فرخنده فرجام کتاب لاجواب اعجاز انتساب فضائل و کرامت انصاب در کشف حال شیعه و بیان اصول ماخذ امامیه و دیگر حالات ایشان مشهور به

تحفه اثنا عشریه ۱۳۰۲

مصنفه عالم با عمل فاضل اکمل حافظ غلام حلیم ابن شیخ قطب الدین احمد ابن شیخ ابو الفیض دهلوی قدس سرهم بتصحیح و تنقیح عالم المعی ماهر لوذعی جناب مولوی احسان الله صاحب فرنگی محلی مد فیضه

در مطبع منشی نولکشور واقع لکهنؤ
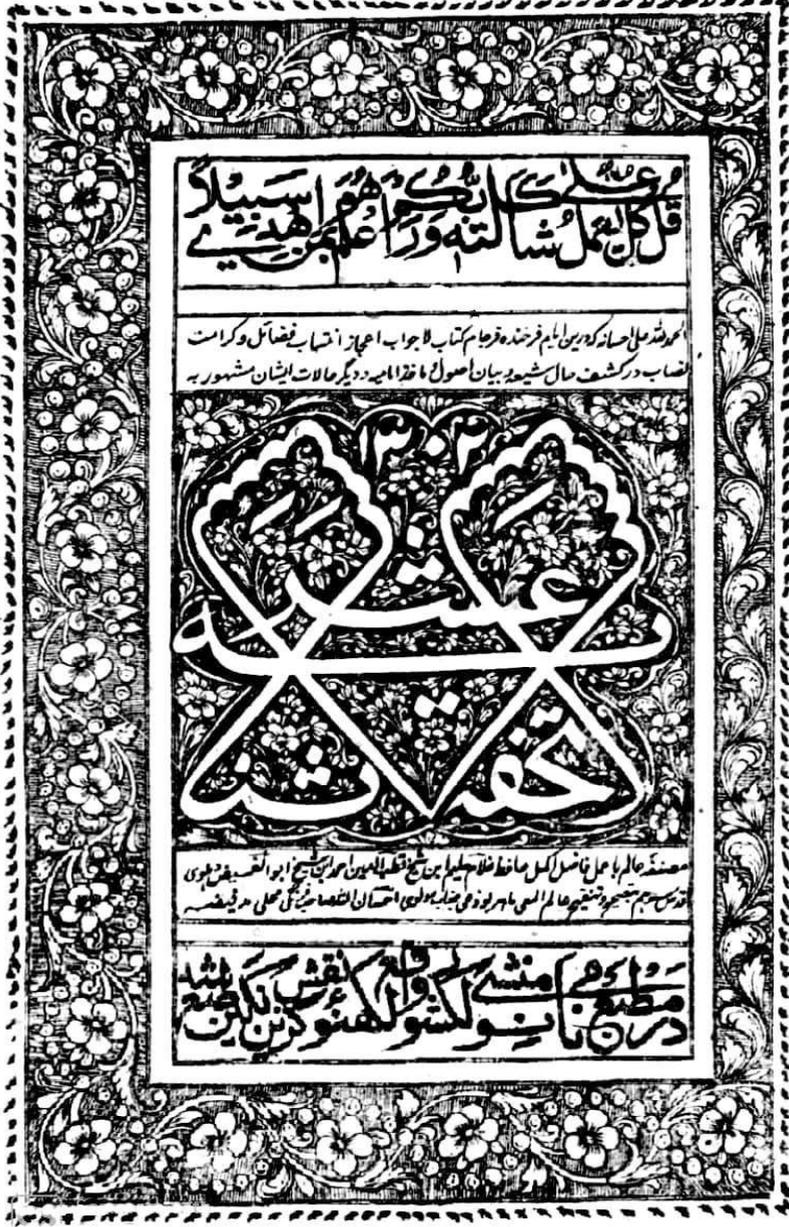
عکس حوالہ نمبر: 21

که ظهورش [illegible] یکهزار و دوصد از هجرت می باید گذرد بعد ازان علامات قیامت شروع خواهد

و نیز مخالفین او می گویند که مهدی سر صد خواهد برآمد نه در اوسط آن و قریب بخروج عیسی بن مریم خواهد بود و نه بنا بر اصل
اثنا عشریه اما ابر سایه خواهد کرد و نه سر را به سرمن رای و مخرج او حرم شریف مکه است نه سرمن رای و دعوی امامت خود
چهل سال خواهد کرد و نه در حالت صغر و نه در آوان شیخوخت پس اگر در علامات و امارات مذکوره خلاف کرده
برآید و در وقتی از اوقات مردم را در رنگ علما و مشائخ دعوت بدین و احکام شریعت بکند و خوارق عادات و
معجزات بنماید یقین است که کسی متعرض حال او نخواهد بود لا اقل شیعه که بدل و جان خواهان این روز اند و از خدا این
مراد را میخواهند و نیز او را خبر رسیده باشد که باقریه دعوی میکنند که مهدی موعود باقر است و ناوسیه و موسویه میگویند
که مهدی موعود جعفر صادق است و ممطوریه میگویند که موسی بن جعفر است و این دعاوی در تمام امت شائع و ذائع شده و هیچ
کس دنبال یکی ازین بزرگواران بابت مهدویت نیفتاد و نترسانیدند او را چرا می ترسانیدند و سید محمد جونپوری در
هندوستان ببانگ بلند ادعای مهدویت نمود و جماعه کثیر از افاغنه دکن و راجپوتانه خود را مهدویه لقب کرده اتباع
او کردند و هیچکس اینها را قتل و سیاست نکرد خصوصاً در تمام الف از هجرت خیر البشر که در عراقین و خراسان تسلط
صفویه سجاد و در دکن سلاطین بهمنیه و عادلشاهیه که در نهایت مرتبه غلو تشیع داشتند هم رسیده بود و در هند و
سند و بنگاله در زمان عهد که سلطنت جهانگیر بادشاه بود و نورجهان بیگم و اقارب او در معنی سلطنت می کردند و هم این
مردم عراق و خراسان بودند وزرا و امرا و صوبه داران در همین مذهب غلو تمام داشتند آن وقت را چرا از دست داد
و خروج نفرمود و اولیای خود را محض نابر توهم از خانان ماوراء النهر او قیاصره روم از فائده و لطف محروم
داشت فاو را چه ضرور بود که اول الطرق بلغزه در بخارا و سمرقند یا در اسلام بول ظهور نماید که خوف این مردم
باشد این همه اقطار وسیعه و ممالک فسیحه چه بروی تنگی می کرد و آنچه شریف مرتضی ذکر کرده که در ابتدا امر اولیای خود
ظاهر و از اعدای خود مستتر بود و چون امر ملک شیعه شد از دشمن و دوست پنهان شد تا دوستان نادان خبر
او را فاش نکنند و موجب غلا بیندن دشمنان نشوند کلامیست که ناواقفان فن تاریخ را بآن فریب توان داد
و واقفان این فن استهزا و تسخر می نمایند هیچ یک از مورخین در تاریخ خود ننوشته که جماعه در طلب محمد بن
الحسن العسکری جاسوسی کرده و درون خانها در آمده باشند یا حرف تلاش ایشان در آن زمان در بغداد
و سرمن رای بزبان خلائق افتاده باشد یا خلیفه و امرا و ملوک آن عصر را این دغدغه بخاطر رسیده باشد
غیر از علمای اثنا عشریه که در مقام توجیه غیبت آن بزرگ این احتمالات موهومه ذکر میکنند کسی واقف
این امر نیست بلکه تا حال از روی تواریخ اینهم به ثبوت نرسیده که در خانه امام حسن عسکری صبی چنین چ
چنان پیدا شده و آنرا مردم مهدی موعود دانسته در پی ایذا و قتل او افتادند حاشا و کلا و معهذا غیبت

ترجمہ: ایک ہزار دوسوسال ہجرت پر گزرنے کے بعد علامات قیامت شروع ہوں گی۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ پر اس حدیث ''دوسو سال بعد خاص نشانات'' کا مفہوم توجہ کے نتیجہ میں کھولا گیا۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

عکس حوالہ نمبر:22

روحانی خزائن جلد ۳ ۱۸۹ ازالۂ اوہام حصہ اول

آنے کا وقت چودہویں صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب مُحدّث دہلوی قدس سرہٗ کی بھی یہی رائے ہے اور مولوی صدیق حسن صاحب مرحوم نے بھی اپنے ایک رسالہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور اکثر محدثین اس حدیث کے معنے میں کہ جو **الأیات بعد المأتین** ہے اسی طرف گئے ہیں۔ اگر یہ کہو کہ مسیح موعود کا آسمان سے دمشق کے منارہ کے پاس اُترنا تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے تو اس کا جواب مَیں اسی رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ اس بات پر ہرگز اجماع نہیں قرآن شریف میں اس کا کہاں بیان ہے وہاں تو صرف موت کا ذکر ہے بخاری میں حضرت یحییٰ کی روح کے ساتھ حضرت عیسٰی کی روح کو دوسرے آسمان پر بیان کیا ہے اور دمشق میں اُترنے سے اعراض کیا ہے اور ابن ماجہ صاحب بیت المقدس میں اُن کو ﴿۱۸۵﴾ نازل کر رہے ہیں اور ان سب میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ یہ تمام الفاظ و اسماء ظاہر پر ہی محمول ہیں بلکہ صرف صورت پیشگوئی پر ایمان لے آئے ہیں پھر اجماع کس بات پر ہے۔ ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اُتار کر دکھلا دیں۔ صالحین کی اولاد ہو مسجد میں بیٹھ کر تضرع اور زاری کرو تا کہ عیسٰی ابن مریم آسمان سے فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لاویں اور تم سچے ہو جاؤ۔ ورنہ کیوں ناحق بدظنی کرتے ہو اور زیر الزام آیت کریمہ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ[1] آتے ہو خدائے تعالیٰ سے ڈرو۔

لطیفہ چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو **الأیات بعد المأتین** ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ﴿۱۸۶﴾

[1] بنی اسرائیل: ۳۷

ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے **غلام احمد قادیانی** اس نام کے عدد پورے تیرہ ۱۳۰۰ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اِسوقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔ ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈالو جو سورۃ **العصر** کے حروف میں ہیں کہ انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔

النجم الثاقب مطبوعہ <u>1310ھ</u> مطبع احمدی پٹنہ میں امام مہدی کا سنِ ظہور 1240 بتایا گیا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 23

النجم الثاقب

الدین الواصب

۱۳۱۰

عکس حوالہ نمبر:23

۲۰۹

اوسپر ایمان لانا واجب ہے جیسے اشراط ساعت و خروج دجال و نزول عیسیٰ و ظہور مہدی تا
الی قولہ منکر ان اخبار کا کافر ہے فقط۔ قولہ بصفحہ اکتیس سلطنت تحت حدیث حذیفہ
بن یمان۔ تصحیح نقل کرا کر۔ اقول یہ حدیث بھی اربعین میں مولف کی نہیں
ہے بہرحال۔ جبکہ وضعفوہ کا لفظ خود آپ نے لکھد یا ہے دعوے صحت اسناد
کا نہیں کیا ہے باینہمہ یہ بولنا کہ تصحیح نقل کرا کر یہ خفگی ہے یا غبار کی۔ قولہ
اثبات اپنے عقیدہ فاسدہ وخیال کاسدہ کا اس روایت سے کرے۔ اقول
اس سے عقیدہ پلیدہ اور خیال سراپا ضلال آپکا یہ متحقق ہو گیا کہ جو لوگ
متمسک و حامل بروایات ضعاف ہیں وہ لوگ معاذ اللہ عقیدہ فاسدہ وخیال
کاسدہ والے ہیں تو اول نمبر ماشاء اللہ ان دونوں صفات کے کامل آپ ہی ہیں
اور آپکے حضرات مشیر۔ آپکے تیرہ دعوے میں تین روایت تینوں ضعیف
اور چونکہ مولف رحمۃ اللہ علیہ بحسب تمامی کتب دینیہ چہ حدیث و چہ فقہ و چہ اخبار و مواعظ
واخلاق روایت ضعیفہ کو شمول میں حسان وصحاح کی بطور شہادت و تائید و تفسیر لایا ہے ...

عہ حدیث حذیفہ بن یمان ۱۲ قال قال رسول اللہ اذا مضت الف ومائتان واربعون سنۃ
یبعث اللہ المہدی ... علی یدیہ خلق کثیر وفی لفظ یجمع علی ید المہدی خلق کثیر

* ینزع المہدی فیغیبہ اللہ تعالیٰ ... علی دین اٰبائہم ویبغضون من خلیفۃ
الذی کان من افضل الناس فی ہذا الا یا مرکبغضہم اللہ ویزیدہم فی
طغیانہم یعمہون الا المعتصمون بکتاب اللہ وسنتی والناس
یتجسسون المہدی جبلا جبلا وہو یفر منہم حجرا حجرا فاذا جاء امر اللہ
ومضت ... ثم یامرہ اللہ بحج البیت فاذا فرغ من الحج
یحج ویملاء الارض ... قبلہ ظلما وجورا اخرجہ ابن القطان
وابن السکن وابن ابی شیبہ وعبد ابن حمید وضعفوہ اوراق خوارزمیہ ابو قسطاس
میں بھی الفاظ منقول ہیں لیکن ...

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ جب ایک ہزار دوسو چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مہدیؑ کو ظاہر فرمائے گا اور ایک خلق کثیر ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی۔ (یاد رہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحبؑ کا سن ولادت 1250ھ ہے۔ چالیس سال کی عمر میں آپؑ الہام الٰہی سے مشرف ہو چکے تھے۔ 23 مارچ 1889ء میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کا آغاز ہوا اور آپ کی زندگی میں لاکھوں لوگوں نے آپ کی بیعت کی۔)

امام مہدیؑ کا زمانہ پیدائش اور بزرگان سلف کے اندازے:

1 . حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی نے **الیواقیت و الجواھر** (مطبوعہ مصر 1305ھ) میں امام مہدیؑ کے ظاہر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اُن کا سن پیدائش 255 سال بعد از ایک ہزار سال لکھا ہے۔ یعنی 1255 اُن کی ولادت کا زمانہ ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ ظہور مہدی، دجّال اور ابنِ مریم علامات قیامت میں سے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ شیخ تقی الدین بن ابی المنصور نے اپنا عقیدہ یہ بیان کیا ہے کہ اُس ''یوم'' کے آخری سو سال میں یہ نشان ظاہر ہوں گے جس کا آنحضرت ﷺ نے حدیث **اِنْ صَلُحَتْ اُمَّتِیْ فَلَهَا يَوْمٌ** میں وعدہ فرمایا ہے۔ موصوف اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آنحضورؐ کی مراد یہ تھی کہ ایک ہزار سال کے بعد دینِ اسلام اضمحلال کا شکار ہو جائے گا اور یہ کمزوری کا دَور 1130 سے ہوگا۔ اُس وقت سے مہدی کا انتظار کرنا چاہیے۔ امام مہدیؑ حسن عسکری کی اولاد سے ہوں گے اور اُن کی ولادت ایک ہزار 255 سال بعد وسط شعبان میں ہوگی۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 24: الیواقیت والجواہر الجزء الاول، صفحہ 561-562۔ داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان

عکس حوالہ نمبر: 24

اليواقيت والجواهر
في بيان عقائد الأكابر

وبأسفله
الكبريت الأحمر
في بيان علوم الشيخ الأكبر
محيي الدين بن العربي المتوفى سنة (٦٣٨ هـ)
وهو منتخب من كتاب لواقح الأنوار القدسية
المختصر من الفتوحات المكية

تأليف
الشيخ عبد الوهاب بن أحمد بن علي الشعراني المصري الحنفي
(ت ٩٧٣ هـ)

طبعة جديدة مصححة ومخرجة الآيات القرآنية الكريمة

الجزء الأول

دار إحياء التراث العربي مؤسسة التاريخ العربي
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:24

(«الفتوحات المكية» والمراد بهذه الجنة وهذه النار جنة البرزخ وناره لا الجنة والنار الكبيرتان اللتان يدخلهما الناس بعد الحساب والمرور على الصراط قال وهذا مما غلط فيه بعض أهل الله في كشفهم فإنهم إذا طولعوا بشيء من أحوال الآخرة يظنون أن ذلك صحيح وأنهم شاهدوا الآخرة على الحقيقة وليس كذلك وإنما هي الدنيا أظهرها الله تعالى لهم في عالم البرزخ بعين الكشف أو النوم في صورة ما جهلوه من أحكام الدنيا في اليقظة فيقولون رأينا الجنة والنار والقيامة وأين الدار من الدار وأين الإتساع من الإتساع ومعلوم أن القيامة ما هي الآن موجودة وإذا رؤيت في الحياة الدنيا فما هي إلا قيامة الدنيا ونار الدنيا وفي الحديث الصحيح: رأيت الجنة والنار في مقامي هذا، وما قال رأيت جنة الآخرة ولا نار الآخرة بل قال في عرض هذا الحائط من الدار الدنيا وذكر أنه رأى في النار صاحبة الهرة التي حبستها وعمرو بن لحي الذي سيب السوائب وكان ذلك كله في صلاة الكسوف في اليقظة وفي حديث آخر مثلت لي الجنة في عرض هذا الحائط وتمثال الشيء ما هو عين الشيء بل هو شبهه فقط ولا معنى لقول من قال إن أهل النار اليوم في النار الكبرى فإذا كان يوم القيامة رجعوا إلى القبر ثم بعثوا أو حشروا أو حوسبوا ثم يدخلون النار ثانياً.

(قلت): ويكفي أحدنا الإيمان بعذاب القبر ولا يحتاج إلى بيان كيفية الحقيقة فإن العقول تعجز عن مثل ذلك وسيأتي في مبحث خلق الجنة والنار مزيد كلام فراجعه والله تعالى أعلم.

المبحث الخامس والستون:
في بيان أن جميع أشراط الساعة التي أخبرنا بها الشارع حق لا بد أن تقع كلها قبل قيام الساعة

وذلك كخروج المهدي ثم الدجال ثم نزول عيسى وخروج الدابة وطلوع الشمس من مغربها ورفع القرآن وفتح سد يأجوج ومأجوج حتى لو لم يبق في الدنيا إلا مقدار يوم واحد لوقع ذلك كله، قال الشيخ تقي الدين بن أبي منصور في عقيدته: وكل هذه الآيات تقع في المائة الأخيرة من اليوم الذي وعد به رسول الله ﷺ أمته بقوله إن صلحت أمتي فلها يوم وإن

وأحسن ومن جمع الطرفين فقد فاز بالحسنيين الإسلام صراط قويم والإيمان خلق كريم والإحسان شهود القديم إذا صح الانقياد كان علامته خرق المعتاد المسلم لا يحتاج إلى تأويل فهو معرس في حسن مقيل.

(وقال): من مال إلى الآمال اخترمته الآجال ليس بالمواتي من اشتغل بالماضي والآتي والحليم الأواه من كان مشتغلاً بالله ومن كان عبداً لغير الله فما عبد إلا هواه لأن العدو أخذ به عن طريق هداه. وقال: في قوله تعالى: ﴿حَتَّىٰ نَعْلَمَ﴾ [محمد: ٣١] ما علم الشيء قبل كونه فما علمه من حيث كونه العلم يتغير بتغير المعلوم ولا يتغير المعلوم إلا بالعلم فقولوا لنا: كيف

ترجمہ: علامات قیامت جن کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی وہ برحق ہیں اور قیامت سے قبل ان کا واقع ہونا لازمی ہے۔ اور یہ علامات خروج مہدی پھر دجال پھر نزول عیسیٰ اور دابۃ کا خروج اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور قرآن کا اٹھ جانا اور یاجوج ماجوج کے بند کا کھلنا ہیں۔ یہاں تک کہ اگر دنیا میں صرف ایک دن بھی باقی رہا تو یہ سب علامات ضرور پوری ہوں گی۔

عکس حوالہ نمبر:24

فسدت فلها نصف يوم يعني من أيام الرب المشار إليها بقوله تعالى: ﴿وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ [الحج: ٤٧] قال بعض العارفين وأول الألف محسوب من وفاة علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه آخر الخلفاء فإن تلك المدة كانت من جملة أيام نبوة رسول الله ﷺ ورسالته، فمهد الله تعالى بالخلفاء الأربعة البلاد مراده ﷺ أن بالألف قوة سلطان شريعته إلى انتهاء الألف ثم تأخذ في ابتداء الاضمحلال إلى أن يصير الدين غريباً كما بدأ وذلك الاضمحلال يكون بدايته من مضي ثلاثين سنة في القرن الحادي عشر فهناك يترقب خروج المهدي عليه السلام وهو من أولاد الإمام حسن العسكري ومولده عليه السلام ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين وهو باقٍ إلى أن يجتمع بعيسى بن مريم عليه السلام فيكون عمره إلى وقتنا هذا وهو سنة ثمان وخمسين وتسعمائة، سبعمائة سنة وست سنين هكذا أخبرني الشيخ حسن العراقي المدفون فوق كوم الريش المطل عل بركة الرطل بمصر المحروسة على الإمام المهدي حين اجتمع به ووافقه على ذلك شيخنا سيدي علي الخواص رحمهما الله تعالى. وعبارة الشيخ محيي الدين في الباب السادس والستين وثلثمائة من «الفتوحات»: واعلموا أنه لا بد من خروج المهدي عليه السلام لكن لا يخرج حتى تمتلىء الأرض جوراً وظلماً فيملؤها قسطاً وعدلاً ولو لم يكن من الدنيا إلا يوم واحد طول الله تعالى ذلك اليوم حتى يلي ذلك الخليفة وهو من عترة رسول الله ﷺ من ولد فاطمة رضي الله عنها جده الحسين بن علي بن أبي طالب ووالده حسن العسكري ابن الإمام علي النقي بالنون ابن محمد التقي بالتاء ابن الإمام علي الرضا ابن الإمام موسى الكاظم ابن الإمام جعفر الصادق ابن الإمام محمد الباقر ابن الإمام زين العابدين علي ابن الإمام الحسين ابن الإمام علي بن أبي طالب رضي الله عنه يواطىء اسمه اسم رسول الله ﷺ يبايعه المسلمون بين الركن والمقام يشبه رسول الله ﷺ في الخلق بفتح الخاء وينزل عنه في الخلق بضمها إذ لا يكون أحد مثل رسول الله ﷺ في أخلاقه والله تعالى يقول: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝﴾ [القلم: ٤]. هو أجلى الجبهة أقنى الأنف أسعد الناس به أهل الكوفة يقسم المال بالسوية ويعدل في الرعية يأتيه

الحكم هذه مسألة حارت فيها العقول وما ورد فيها منقول وقال: لا نقل نحن إياه لقوله: ﴿فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ﴾ [التوبة: ٦] فأنت الترجمان، والمتكلم الرحمٰن فقيده كلام الله بالأمكنة بكونه في المصاحف والألسنة بقول القارىء قال الله. ثم إنه يتلو الحروف ظروف والصفة غير الموصوف عند أهل الكشف والشهود وهو عين المقصود فإذا نطقت فاشهد بمن تنطق التنزيه تحديد فلا تقل بالتجريد وقال في حديث: «اشتمني ابن آدم من اشتكى إلى غير مشتكي فقد حال عن الطريق وعرج عن مناهج التحقيق ولولا اقتدار العبد على دفع الأذى ما شكا الحق إليه ذا فالخلق مشتكي الحق والحق مشتكي الخلق ومن شكا إلى جنسه فما شكا إلا إلى نفسه. وقال من ذل لله فقد أشبه الفروع ومن تكبر فقد أشبه الأصول فالرجوع إلى الفروع

ترجمہ: دین کی کمزوری کے اس دور کا آغاز 1130 کے بعد ہوگا۔ اس وقت مہدیؑ کے خروج کا انتظار کیا جائیگا۔ اور وہ امام حسن عسکریؒ کی اولاد سے ہوں گے۔ اور ان کی پیدائش کا وقت (ایک ہزار) 255 سال بعد ماہ شعبان کی درمیانی رات ہے۔

2۔شیعہ مسلک کی معتبر کتاب نورالابصار میں علامہ مومن بن حسن شبلنجی (متوفی:1308ھ) نے لکھا ہے کہ علامہ شعرانی کے مطابق مسیح ومہدی کی پیدائش کا سال 1255ھ ہے۔ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:25

نور الأبصار

في مناقب آل بيت المختار

تأليف

الشيخ مؤمن الشبلنجي

حققه

محمود طعمه حلبي

دار المعرفة

بيروت. لبنان

مكتبة أسامة بن زيد

حلب – أقيول – سوريا

عکس حوالہ نمبر:25

٣٩٨ .... الباب الثاني/فصل في ذكر مناقب محمد بن الحسن الخالص بن علي الهادي . .

فأنت لهذا الأمر قدماً معين كذلك قال الله أنت خليفتي

قال وفي كتاب (جامع الفنون) في مبحث الجبال: جبل رضوى هو من المدينة على سبع مراحل وهو جبل منيف ذو شعاب وأودية وهو أخضر يرى من بعيد وبه أشجار ومياه زعم الكيسانية أن محمد بن الحنفية رضي الله عنه حي وهو مقيم به وأنه بين أسدين يحفظانه وعنده عينان نضاختان تجريان بماء وعسل وأنه يعود بعد الغيبة ويملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً وهو المهدي المنتظر فإنما عوقب بهذا الحبس لخروجه إلى عبد الملك وقيل إلى يزيد بن معاوية قال: وكان السيد الحميري على هذا المذهب وهو القائل:

ألا قل للوصي فدتك نفسي أطلت بذلك الجبل المقاما

وهذه كلها أقوال فاسدة وبضائع كاسدة ليس بها فائدة فإن محمد بن الحنفية رضي الله عنه توفي بالمدينة المنورة وقيل: بالطائف كما تقدم وإنما الخليفة المنتظر هو محمد بن عبد الله المهدي والقائم في آخر الزمان وهو يولد بالمدينة المنورة لأنه من أهلها كما أخبر به وبعلاماته النبي ﷺ الذي لاينطق عن الهوى إن هو إلا وحي يوحى.

تتمة في الكلام على أخبار المهدي: واعلم أنهم اختلفوا فيه هل هو من ولد الحسن السبط رضي الله عنهما وهو ما رواه أبو داود في سننه وذهب إليه المناوي في (كبيره): وكأن سره تركه الخلافة لله عز وجل شفقة على الأمة أو من ولد الحسين السبط رضي الله عنه قال بعضهم وهو الصحيح: واسمه أحمد أو محمد بن عبد الله قال القطب الشعراني في (اليواقيت والجواهر): المهدي من ولد الإمام الحسن العسكري بن الحسين **ومولده ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين بعد الألف** وهو باق إلى أن يجتمع بعيسى ابن مريم عليه السلام هكذا أخبرني الشيخ حسن العراقي المدفون فوق كوم الريش المطل على بركة الرطل بمصر المحروسة ووافقه على ذلك سيدي علي الخواص.

صفته: شاب أكحل العينين أزج[١] الحاجبين أقنى الأنف كث اللحية على

(١) زج الحاجب زججاً: دق في طول وتقوس.

ترجمہ: اس (مہدی) کی پیدائش 15 شعبان 1255 کو ہوگی۔

مہدی کی صداقت کے دو عظیم نشان ۔ چاند وسورج گرہن

قرآن کریم میں امام مہدیؑ کے لئے سورج و چاند گرہن کے نشان کا ذکر

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (القیامۃ 8-10) کہ جب نظر چندھیا جائے گی اور چاند گہنا جائے گا اور سورج اور چاند دونوں کو جمع کر دیا جائے گا۔

ان آیات میں آخری زمانہ میں مہدی معہود کی صداقت میں ظاہر ہونیوالے نشان یعنی رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کو گرہن لگنے کی طرف اشارہ ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علماء سلف کی رائے

بالعموم مفسرین نے اس آیت کو قیامت کی وہ آخری نشانی قرار دیا ہے جس کے پورا ہونے کی صورت میں نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا اور چاند اور سورج مکمل طور پر بے نور ہو کر تباہ ہو جائیں گے۔ یہ واقعہ جو اپنی ذات میں آپ قیامت ہے، قیامت کی دلیل کیسے بن سکتا ہے؟ پس اس آیت میں خسف کے معنے چاند وسورج گرہن کے ہیں کیونکہ کسوف وخسوف ہم معنی ہیں اور ان کا مطلب چاند یا سورج کی روشنی کا وقتی طور پر زائل ہونا اور ان میں تغیر آجانا ہے اور خسوف میں چاند اور سورج کے جمع ہونے سے مراد دونوں کو قرب قیامت کی نشانی کے طور پر گرہن لگنا ہے نہ کہ قیامت کا برپا ہونا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض محقق علمائے سلف نے قیامت سے پہلے چاند سورج گرہن کے یہ نشانات انذار وتخفیف کی خاطر پر بیان کیے ہیں جن میں علامہ خطابی، علامہ احمد مکرم عباسی اور علامہ ابن عربی کے حوالے بطور نمونہ پیش ہیں۔ علامہ ابن عربی نے تو اس نشان گرہن کو امام مہدی کے ظہور سے منسلک کیا ہے۔ ان کی بات میں اس لئے بھی زیادہ وزن ہے کہ انذار وتخویف کے یہ نشان امام مہدی کے ظہور کے بعد ان کے انکار پر ظاہر ہی ہوں گے تا کہ دنیا مہدی کی طرف رجوع کرے۔

علامہ ابوسلیمان حمد بن محمد خطابی (متوفی:388ھ) نے یہ بات بخاری کی حدیث :۔"اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰہ کہ سورج اور چاند اللہ تعالی کے نشانوں میں سے دونشان ہیں اور کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے ان کو گرہن نہیں ہوتا" کے ضمن میں بیان کی۔وہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس بارے میں ایک تیسرا پہلو بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالی کے نشانوں میں سے یہ دونوں نشان زمانہ قیامت کے قرب پر دلیل ہیں۔اور یہ دوایسی نشانیاں ہیں جو قیامت کی ان علامات اور نشانیوں میں سے ہیں جو اس (قیامت) سے پہلے ظاہر ہوں گی جیسا کہ قیامت کے قریب چاند وسورج گرہن کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ (القیامۃ:10-8 کہ جب نظر چندھیا جائے گی اور چاند گہنا جائے گا اور سورج اور چاند دونوں کو جمع کر دیا جائے گا) اور بعض دفعہ یہ نشان اللہ تعالیٰ کے بندوں کو خوف دلانے کے لئے بھی ہوتے ہیں تا کہ وہ اپنی خطاؤں اور لغزشوں کی وجہ سے گھبرا کر توبہ اور استغفار کی طرف رجوع کریں۔اور اس بات کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے:۔ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآیَاتِ اِلَّا تَخْوِیْفاً(بنی اسرائیل :60) یعنی ہم نشانات صرف اس لئے بھیجتے ہیں تا کہ خوف پیدا ہو جائے۔"

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر26:اعلام الحدیث الجزء الاول صفحہ 612-611احیاء التراث مکہ المکرّمہ

عکس حوالہ نمبر:26

المملكة العربية السعودية
جامعة أم القرى
معهد البحوث العلمية وإحياء التراث الإسلامي
مركز إحياء التراث الإسلامي
مكة المكرمة

من التراث الإسلامي

أعلام الحديث

في شرح صحيح البخاري

للإمام أبي سليمان حمد بن محمد الخطابي

٣١٩هـ - ٣٨٨هـ

تحقيق ودراسة

الدكتور محمد بن سعد بن عبد الرحمن آل سعود

الجزء الأول

عکس حوالہ نمبر:26

وسَلَّم أنَّ الذى كانوا يَتوَهَّمُونه من ذَلِك باطلٌ ، وأن خُسوفَ الشَّمس والقَمَر آيتان من آياتِ الله تعالَى يُريهما خَلقه ليَعَلمُوا أنَّهما خَلقانِ مُسَخَّران لله عزَّ وجل ليس لَهُما سُلْطان/ في غَيْرِهما ، ولا قُدرةٌ على الدَّفعِ عن أنفُسِهما . وأنَّهما لا يستَحِقّان أن يُعْبدَا ، فَيُتَّخذَا إلَهَيْن ، وهو معَنىَ قَولِه عَزَّ وجلَّ ؛ ﴿ومِنْ آياتِه اللَّيلُ والنَّهارُ والشَّمسُ والقَمَر﴾ لاتَسْجُدُوا للشَّمْسِ ولا لِلْقَمَر واسْجدُوا لِلَّه الذّى خَلَقَهُنَّ إن كُنتمُ إيَّاه تَعْبُدُون﴾ [١] ، وأَمَر عند كُسوفِها أن يُفْزَع إلى الصَّلاةِ والسُّجودِ لله الذى يستَحِقُّ العِبادَةَ والسَّجُودَ دُونَهما ، إبطالاً لقَوْل الجُهَّال الذين يَعْبدُونَهما ، وإفساداً لِمذَاهِبِهم في عَبادَتِها ، والله أعلن . وقد يُحْتَمل أن يَكُونَ المَعْنىَ في الأمر بالصَّلاةِ عند الكُسُوف الفَزَعَ إلى الله عزَّ وجَلَّ ، والتَّضَرُّعَ له في دَفْعِ الضَّررِ والآفاتِ التى تَتوهَّمُها الأنفُس ، وتَتَحدَّث بها الخَوَاطِرُ تَحْقيقاً لإضافَةِ الحَوادثِ كُلِها إلى الله تعالى ، ونَفْياً لها عن الشَّمْسِ والقَمرِ ، وإبطالاً لأحكامِها والله أعلم . ٩٨ ب

وقد قِيَل فيه وَجهٌ ثالِث : وهو أَنّهُما آيتَان من آياتِ الله الدَّالَّة على قُربِ زَمانِ السَّاعة وأمارَتَان من أماراتِها وأشراطِها المُتَقدِّمة لها كَما قد قال مُخْبِراً عن خُسُوفِها في القيامة : ﴿فاذا بَرقَ البَصَرُ وخَسَف القَمَرُ وجُمع الشَّمْسُ والقَمرُ﴾ [٢] وقد يَكُون ذَلِك أيضاً أنه يُخَوِّف بها

(١) سورة فصلت : الآية «٣٧» .
(٢) سورة القيامة : الآيات «٧ ـ ٩» .

— ٦١١ —

ترجمہ: اس بارے میں ایک تیسرا پہلو بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ دونوں نشان زمانہ قیامت کے قریب ہونے پر دلیل ہیں۔ اور یہ دونشانیاں قیامت کی ان علامات اور نشانیوں میں سے ہیں جو اس (قیامت) سے پہلے ظاہر ہوں گی جیسا کہ قیامت کے قریب چاند وسورج گرہن کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۔ اور بعض دفعہ یہ نشان اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو خوف دلانے کے لئے بھی ہوتے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر:26

النَّاسَ لِيَفزَعُوا إلى التَّوبَة والاستِغْفار من الزَّلَل والخَطايا ، ودَلِيلُ ذَلِك قَولُه عَزَّ وجلَّ : ﴿وما نُرسِل بالآياتِ إلا تَخْوِيفاً﴾ [1] . ويُؤَكِّد ذَلِك حَدِيثُ أبي بَكْرة .

(١) سورة الإسراء : الآية «٥٩» .

ترجمہ: تا کہ وہ اپنی خطاؤں اور لغزشوں کی وجہ سے گھبرا کر توبہ اور استغفار کی طرف مائل ہوں اور اس بات کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے:۔ وَمَا نُرسِلُ بِالْآيَاتِ اِلَّا تَخْوِيْفا (بنی اسرائیل : 60) یعنی ہم نشانات صرف اس لئے بھیجتے ہیں تا کہ خوف پیدا ہو جائے۔"

''حکمۃ البالغہ'' مصنفہ ابوالجمال احمد مکرم عباسی (مطبوعہ مدرسہ نظامیہ 1332ھ) میں بھی سورۃ القیامۃ کی مذکورہ بالا آیات سے کسوف وخسوف مراد لیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر: 27

۶۴۹

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ۔ (دونوں) ایک جگہ جمع کردیے جائیں۔

ف

چاند کے گہن سے بعض لوگوں نے تو یہی گہن مراد لیا ہے جو ہمیشہ ہوا کرتا ہے مگر یہ قول ساقط ہے کیونکہ ایسے گہن کو علامات قیامت سے کوئی مناسبت نہیں ہے بعض مفسرین نے چاند گہن سے اسکی روشنی کا زائل ہونا مراد لیا ہے اور یہی صحیح ہے چاند سورج کے جمع ہونے سے کیا مطلب ہے اس میں بھی بین المفسرین اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سورج اور چاند دونوں ایک جگہ جمع ہو جائیں گے اور اکثروں کا یہ مسلک ہے کہ چاند وسورج دونوں اکھٹے ہوں گے یعنی دونوں کی روشنی زائل ہو جائیگی۔

فلسفی اعتراض کرتا ہے کہ چاند سورج کا اکھٹا ہونا اور چاند میں گہن لگنا دونوں باتیں ایک وقت میں نہیں ہوسکتیں کیونکہ چاند میں گہن اسوقت لگتا ہے جب اس کے اور سورج کے بیچ میں زمین حائل ہوتی ہے تو آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ایک ہی وقت میں دونوں اکھٹا بھی ہوں گے اور ایک دوسرے سے ہزاروں لاکھوں کوس کے فاصلہ پر بھی ہوں گے اور یہ اجتماع ضدین محال ہے

جواب

قرآن مجید میں یہ تو نہیں فرمایا گیا ہے کہ چاند گہن اور چاند سورج کا اجتماع ایک ہی آن میں ہوگا بلکہ ان دونوں خبروں کو حرف عاطفہ واو کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو حرف جمع کے لئے آتا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ قیامت سے پہلے چاند میں گہن لگیگا اور چاند سورج اکھٹا کیے جائیں گے رہی یہ بات کہ

علامہ ابن عربیؒ اور چاند سورج گرہن کے تعیین زمانہ کی پیشگوئی:

حضرت علامہ ابن عربی ؒ (متوفّی 628ھ) صاحبِ کشف بزرگ تھے۔ علامہ ابن خلدون (متوفی:808ھ) نے اپنے مقدمہ میں ظہورِ مہدی کے بارہ میں ان کا ایک قول نقل کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاند اور سورج کو ظہورِ مہدی کے زمانہ میں گرہن ہوگا۔ جو 1311 کا سال بنتا ہے اور اسی ہجری سال میں یہ گرہن واقع ہوا۔ مورخ ابن خلدون علامہ ابن عربی کے اس قول کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

> ''امام مہدی کا ظہور خ۔ف۔ج کے اعداد گزرنے پر ہوگا، ان حروف سے مراد ان کے عدد بحساب ابجد لئے ہیں۔خ کے 600 ف کے 80 اور ج کے 3 ہوتے ہیں اور ان کا مجموعہ 683 ہوتا ہے۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 28: مقدمہ ابن خلدون مترجم صفحہ 354۔ناشر اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ فریر روڈ کراچی

دراصل یہ حروف ان آیات خَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (القیامة:10-9) کا مخفف ہیں جس میں چاند اور سورج کے اکٹھے گرہن لگنے کا ذکر ہے۔

ابن خلدون نے تو اس سے ساتویں صدی میں ظہور مہدی ونشان گرہن مراد لیا مگر ان میں سے کوئی بات بھی ظاہر نہیں ہوئی۔اس پیشگوئی کی حقیقت علامہ ابن عربی کی وفات کے 683 سال بعد واقعاتی طور پر 1311ھ میں ظاہر ہوئی۔ابن عربی کی وفات کے سال (628ھ) میں 683 سال جمع کریں تو 1311 بنتا ہے، وہی سال جس میں سورج اور چاند کو رمضان المبارک 1311ھ بمطابق 1894ء میں بالترتیب 13 اور 28 رمضان کو گرہن ہوا۔

عکس حوالہ نمبر:28

مقدمہ ابن خلدون

مقدمہ کتاب العبر و دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر ومن عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر مؤلفہ علامہ عبدالرحمن ابن خلدون المغربی (۷۳۲ھ / ۱۳۳۲ء تا ۸۰۸ھ / ۱۴۰۶ء)

مترجمہ

مولانا سعد حسن خان یوسفی (فاضل الہیات)

ناشر

اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب۔ آرام باغ۔ فریر روڈ۔ کراچی

کراچی بک ڈپو

32/1 گولیمار کراچی۔

عکس حوالہ نمبر:28

رکھتا ہو یا ظاہری کہ بنی عبدالمطلب میں سے ہو یا باطنی کہ جو اس امت سے کوئی ہو۔

ابن العربی الحاتمی نے اپنی کتاب عنقاء مغرب میں حضرت مہدی کو خاتم الاولیاء کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور "لبنۃ الفضۃ" (چاندی کی اینٹ) سے بھی تعبیر کیا ہے۔ یہ دراصل اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کو امام بخاری باب خاتم النبیین میں لائے ہیں۔ بایں مضمون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری مثال اگلے انبیاء میں ایسی ہے کہ مثلاً ایک شخص نے ایک مکان نہایت مکمل بنوایا مگر ایک اینٹ کی جگہ اس میں چھوڑ دی۔ لہٰذا میں وہ اینٹ ہوں جس سے پورے مکان کی صحیح تکمیل ہوئی۔ اسی لئے حضرت خاتم النبیین کو "لبنہ" کہا جاتا ہے کہ آپ نے سلسلۂ نبوت کی کڑیاں پوری کر دیں۔ اور اس کو تکمیل پہلو تک پہنچایا۔ یہ آپ کو معلوم ہی ہو چکا کہ ہر درجات میں ولایت کو نبوت کی جگہ قرار دیا گیا ہے تو جن بزرگ پر ولایت ختم ہو جائے اور ان پر اس کی تکمیل ہو ان کو خاتم الاولیاء کہہ سکتے ہیں جس طرح آنحضرت کو خاتم الانبیاء کہا گیا کہ آپ نے نبوت کی تکمیل فرمائی اور آپ کی ذات پر وہ ختم ہوئی۔ اور جس طرح آنجناب کو حدیث مذکورہ بالا میں بطور تمثیل "لبنۃ البیت" (مکان کی اینٹ) کہا گیا ہے اسی طرح خاتم الاولیاء کو بھی "لبنہ" کہہ سکتے ہیں۔ مگر اس میں بھی درجۂ نبوت اور درجۂ ولایت میں جو فرق ہے وہ ملحوظ رہے گا۔ اسی لئے انہوں نے آنحضرت کو "لبنۃ الذہب" کہا اور حضرت امام مہدی کو "لبنۃ الفضۃ" کیونکہ سونے اور چاندی میں بھی بڑھیا گھٹیا اور کم و بیش رتبہ کا فرق ہے۔

<u>ابن ابی واصل نے ابن العربی سے نقل کیا ہے کہ امام منتظر اہل بیت میں سے ہوں گے اور حضرت فاطمہ رض کی اولاد میں</u> <u>سے اور ان کا ظہور خ، ف، ج ہجری گذرنے پر ہوگا۔ گویا ان حروف سے مراد ان کے عدد بحساب ابجد لئے ہیں۔ خ کے</u> <u>چھ سو۔ ف کے اسی اور ج کے تین ہوتے ہیں۔ اور ان کا مجموعہ چھ سو تراسی ہوتا ہے</u>۔ یعنی ساتویں صدی کے آخر میں ظہور کریں گے۔ لیکن جب یہ مدت گذر گئی اور امام منتظر کا ظہور نہیں ہوا تو بہت سٹ پٹائے اور عقیدتمند لگے کہنے کہ اس مدت سے ظہور مراد نہیں بلکہ ان کی پیدائش مراد ہے۔ اور پیدائش کو ظہور سے تعبیر کر دیا ہے۔ دراصل ان کا ظہور ۷۱۰ھ کے بعد کہیں ہوگا۔ مغرب کے اطراف سے نکلیں گے۔ گویا ابن العربی کے حساب سے جب ان کی پیدائش ۶۸۳ھ کی مانی تو ظہور کے وقت یعنی ۷۱۰ھ میں ان کی عمر چھبیس برس کی ہوگی۔ یہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ یوم محمدی سے شمار کر کے ۷۴۳ھ میں دجال نکلے گا۔ اور یوم محمدی کی ابتدا ان کے نزدیک آنحضرت کی وفات سے ایک ہزار برس تک ہے۔ ابن ابی واصل کتاب خلع النعلین کی شرح میں رقمطراز ہے کہ امام منتظر قائم بامر اللہ جن کو محمد المہدی خاتم الاولیاء سے یاد کیا جاتا ہے، نبی نہیں ہوں گے بلکہ ولی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی روح اور اس کے حبیب ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم اپنی قوم میں ایسا ہے جیسے کہ نبی اپنی امت میں۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مانند ہیں۔ اور دو خوشخبری اول یوم محمدی سے پانچسو برس یعنی دوپہر تک برابر چلی آئی۔ دوپہر گذرنے کے بعد مشائخ کی خوشی وقت کے قریب آنے سے بڑھتی گئی۔ کندی کا بیان ہے کہ یہ امام لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائیں گے۔ اسلام کو زندہ کریں گے۔ عدل و انصاف پھیلائیں گے۔ جزیرہ اندلس کو فتح کرتے ہوئے روم تک نکل جائیں گے اور اس کو بھی زیر اقتدار لائیں گے۔ پھر مشرق کا رخ کریں گے اور اس کو اپنے زیر نگیں لائیں گے۔ قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے۔ غرض تمام ملک ان کی قلمرو میں آجائیں گے مسلمان قوت پکڑلیں گے۔ اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔ دین حنیفہ چمکے گا۔ اس کی پاکیزگی ظاہر ہوگی۔ کیونکہ ظہر سے عصر تک نماز ہی کا وقت ہے۔ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ان دونوں کے درمیان کا وقت بھی نماز ہی ہے۔

حدیث نبویؐ میں امام مہدیؑ کے لئے سورج وچاند گرہن کے نشان کا ذکر:

سنن دار قطنی میں حضرت امام باقرؒ کی روایت میں امام مہدی کے لئے چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی ہے۔ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:29

سنن الدارقطني

تأليف

الإمام الحافظ علي بن عمر الدارقطني

المتوفى سنة ٣٨٥ هـ

علق عليه وخرج أحاديثه

مجدي بن منصور بن سيد الشوري

ألحقنا الفهارس العلمية العامة في آخر المجلد الثاني

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:29

١٧٧٤ - **حدثنا** أبو بكر النيسابوريّ ، ثنا أحمد بن سعيد بن إبراهيم الزهريّ ، ثنا سعيد بن حفص خال النفيليّ ، ثنا موسى بن أعين ، عن إسحاق بن راشد ، عن الزهريّ ، عن عروة ، عن عائشة : « أن رسول الله ﷺ كان يصلي في كسوف الشمس والقمر أربع ركعات وأربع سجدات ، وقرأ في الركعة الأولى بالعنكبوت أو الروم ، وفي الثانية بياسين »[١] .

١٧٧٥ - **حدثنا** ابن أبي الثلج ، ثنا محمد بن سنان القزاز ، ثنا بكار بن يونس أبو يونس الرام، ثنا حميد ، عن الحسن ، عن أبي بكرة قال: كسفت الشمس في عهد رسول الله ، ، فقال : « **إنّ الشمسَ والقمرَ آيتان** » الحديث ، وقال فيه : « **ولكنّ اللهَ إذا تجلّى لشيءٍ من خلقه خشَعَ لهُ ، فإذا كُسفَ واحدٌ منهما فصلّوا وادْعوا** »[٢] .

١٧٧٦ - **حدثنا** ابن أبي داود ، ثنا عيسى بن شاذان ، ثنا محمد بن محبوب البنانيّ ، ثنا محمد بن دينار الطاحيّ ، عن يونس ، عن الحسن ، عن أبي بكرة قال : قال رسول الله ﷺ : « **إنّ اللهَ عزّ وجلّ إذا تجلّى لشيءٍ منْ خلقه خشَعَ لهُ** »[٣] ، تابعه نوح بن قيس ، عن يونس بن عبيد . (٦٤)

١٧٧٧ - **حدثنا** أبو سعيد الأصطخريّ ، ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ، ثنا عبيد بن يعيش، ثنا يونس بن بكير ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن محمد بن عليّ قال : « إن لمهديّنا آيتين لم تكونا منذ خلق السماوات والأرض ، تنكسف القمر لأول ليلة من رمضان ، وتنكسف الشمس في النصف منه ، ولم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض »[٤] .

١٧٧٨ - **حدثنا** ابن أبي داود ، ثنا أحمد بن صالح ومحمد بن سلمة قالا : نا ابن وهب ، عن عمرو بن الحارث ، أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه ، عن أبيه ، عن عبد الله بن عمر ، عن رسول الله ﷺ قال: « **إنّ الشمسَ والقمرَ آيتان منْ آيات الله لا ينْخسفَان لموت أحد ولا لحيَاته ، ولكنّهُما آيتَان من آيات الله ، فإذَا رأيْتموها فصلّوا** »[٥] . (٦٥)

***

ترجمہ: ہمارے مہدی کی صداقت کے دونشان ہیں اور یہ صداقت کے دونوں نشان جب سے دنیا بنی ہے کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان میں چاند کو (چاند گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو جبکہ سورج کو (سورج گرہن کے دنوں میں سے) درمیانے دن کو گرہن لگے گا۔ اور یہ نشان جب سے دنیا بنی ہے کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔

حدیث دار قطنی کے دیگر شواہد:

سنن دار قطنی میں بیان فرمودہ یہ حدیث نبوی درج ذیل علمائے امت نے بھی بیان کی ہے:۔

☆۔اکمال الدین مصنفہ شیخ صدوق (متوفی:381ھ) جلد دوم صفحہ 369 مطبوعہ کتاب فروش تہران

☆۔تذکرہ مصنفہ علامہ قرطبی (متوفی:656ھ) جزء1 صفحہ 1208 مکتبۃ دار المنہاج النشر والتوزیع الطبعۃ الاولی 1425ھ ریاض

☆۔الحاوی للفتاوٰی مصنفہ علامہ سیوطی (متوفی:911ھ) جزء2 صفحہ 78 دار الفکر للطباعۃ و النشر بیروت لبنان 1424ھ

☆۔القول المختصر مصنفہ علامہ ابن حجر ہیثمی (متوفی 974ھ) الباب الثالث صفحہ 57 للطبع النشر والتوزیع قاہرہ مصر

☆۔الفتاوی الحدیثیہ مصنفہ علامہ شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر الھیثمیؒ (متوفی 974ھ) صفحہ 42 مطبعۃ دار المعرفۃ بیروت لبنان

☆۔مکتوبات امام ربانی مصنفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی:1034ھ) دفتر دوم صفحہ 239 مکتوب 67 مترجم قاضی عالم الدین نقشبندی صاحب مطبع عرفان افضل پریس لاہور

☆۔آخری گت مصنفہ مولوی محمد رمضان حنفی مجتبائی (مطبوعہ:1278ھ)

☆۔حجج الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن صاحب (متوفی:1307ھ) صفحہ 344 مطبوعہ 1290ھ

☆۔اقتراب الساعۃ مصنفہ نواب نور الحسن خان صاحب (متوفی: 1336ھ) صفحہ 106 مطبوعہ 1301ھ مطبعۃ مفید علم الکائنہ

☆۔قیامت نامہ فارسی و علاماتِ قیامت اردو مصنفہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی (1915ء) ولی پرنٹنگ ورکس باہتمام لالہ ٹھاکر داس پرنٹر

☆۔کتاب الروضہ صفحہ 100 مطبع منشی نول کشور لکھنو

☆۔عقائد الاسلام صفحہ 182،183 مصنفہ عبد الحق

حدیث چاند سورج گرہن کی تائیدی شہادات

’’احوال الآخرت موسوم بہ اقوال الآخرۃ‘‘ میں چاند سورج گرہن کا ذکر:

اسی طرح ایک اور بزرگ مفتی غلام سرور (متوفّٰی: 1307ھ) نے بھی احوال الآخرت موسوم بہ اقوال الآخرت صفحہ 16 میں یہ شعر لکھا ہے:۔

بہت قریب ظہور مہدی وی سمجھو نال یقینے
چن سورج دوہیں گرہ جاسن وچ رمضان مہینے

صوفی بزرگ و ماہر اہل نجوم عبدالعزیز پرہاڑوی

ملتان کے ایک عالم ،صوفی بزرگ، ماہرِ علمِ نجوم عبدالعزیز پرہاڑوی (متوفی:1239ھ) کا زمانہ مہدی میں چاند سورج گرہن کے بارہ میں ایک شعر ہے:۔

در سن ’’غاشی‘‘ (1311ھ) ہجری دو قِران خواہد بود
از پئے مہدی و دجّال نشان خواہد بود

کہ سال ’’غاشی‘‘ میں جس کے اعداد 1311 ہیں دو اکٹھے گرہن ہوں گے جو مہدی اور دجّال کے ظہور کیلئے نشان ہوں گے۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 205 ایڈیشن 2008)

’’غاشی‘‘ کے اعداد بحساب جمل:

غ	ا	ش	ی	ٹوٹل
1000	1	300	10	1311

ملتان کے ایک غیر احمدی دوست مکرم احمد خان خاکوانی افغانی نے 4 رمضان 1324ھ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کی زندگی میں اسکے بارے حلفیہ گواہی دیتے ہوئے لکھا:۔

’’میں حلفاً خداوند کریم کی قسم کھا کر کے یہ شہادت لکھتا ہوں کہ میں 1290ھ سے بھی پہلے شیعہ صاحبان ساکنان ملتان سے سنا کرتا تھا جس کو شیعہ صاحبان بڑے شد و مد سے اپنے امام علیہ السلام مہدی موعود کے ظاہر ہونے کی تصدیق میں

پڑھا کرتے تھے اور اس سے یہ مطلب نکالتے تھے کہ 1311ھ میں حضور علیہ السلام ظاہر ہوکر تمام ملک پر شیعہ مذہب کی تائید فرمائینگے۔ وہ بیت یہ ہے:۔

در سن ''غاشی'' (1311ھ) ہجری دو قِران خواہد بود
از پئے مہدی و دجّال نشان خواہد بود

اور نیز یہ کہتے تھے کہ یہ بیت پچاس ساٹھ برس سے حضرت شیخ محمد عبد العزیز پرہاڑوی ملتانیؒ نے جو ولی کامل گزرے ہیں از روئے الہام ربانی فرمایا تھا۔۔۔ 1311ھ میں معلوم ہوا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہوا ہے اور اس بیت کے مصداق وہ ثابت ہوئے ہیں کیونکہ اسی 1311ھ میں ایک حدیث شریف کی رو سے ماہ رمضان میں کسوف وخسوف کا ہونا مراد تھا جو واقع ہوگیا۔۔۔ میں مرزا صاحب قادیانی کا مرید نہیں اور نہ اب تک بیعت کی ہے۔۔۔ یہ شہادت امام الزماں مہدی دوراں کے حق میں لاثانی اور بے نظیر شہادت ہے۔ اس کو ایک دفعہ پھر بھی زور وشور سے مشتہر کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کا وبال گردن پر نہ رہے۔۔ **ولا تکتموا الشھادۃ وما علینا الا البلاغ**...... یہ شہادت ایک ایسے شخص کی ہے جو اپنے زمانہ میں امام الزماں اور اپنی صدی کا مجدد ہوگزرا ہے۔ اس کے نام سے ایک عالم آگاہ ہے اور حسن اتفاق یہ ہے کہ اسی بزرگ نے اپنی کتاب عقائد نبراس میں ایک قول بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہوچکے ہیں۔ راقم احمد خان ولد عبد الخالق خاں خاکوانی ملتانی حاضر الوقت بمقام بھیرہ ضلع شاہ پور 4 رمضان المبارک 1324ھ۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 30: اخبار بدر 14 مارچ 1907ء صفحہ 8

<u>نوٹ:</u> یہ شہادت اخبار بدر 14 مارچ 1907ء میں شائع ہوئی جسکی آج تک کسی نے تردید نہیں کی۔

عکس حوالہ نمبر:30

اخبار بدر نمبر ۱۱ جلد

۱۴ اپریل

ایک بزرگ کی پیشگوئی مہدی معہود کے متعلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت محمد صادق ایڈیٹر اخبار بدر ایدہ اللہ تعالیٰ بتائیدہ ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے پاس ماہ رمضان گذشتہ کی ایک امانت پڑی ہے جو آپکے پرچہ میں درج کرنے کے لئے مجھے راقم تصدیق نے دی اور تاکید اُکہہ گیا کہ درج کرا دیوں مگر میں باعث عدیم الفرصتی اور خود اپنی طویل بیماری کے آپ کی خدمت میں نہ بھیج سکا ۔ اب ارسال خدمت ہے والسلام

محمد حسین طبیب احمدؐ آبادی از بھیرہ

حضرت امام الزمان کی نسبت

ایک عظیم اور بےنظیر پیشگوئی کی تصدیق

میں ملتان کا رہنے والا احمد خان نام افغان خاکوانی پسر عبد الخالق خان مرحوم حلفاً خداوند کریم کی قسم کرکے یہ شہادت لکھتا ہوں کہ میں ۱۲۹۰ھ سے بھی پہلے شیعہ صاحبان ساکنان ملتان سے سنا کرتا تھا جس کو شیعہ صاحبان بڑے شد ومد سے اپنے امام علیہ السلام مہدی موعود کے ظاہر ہونے کی تصدیق میں پڑھا کرتے تھے اور اس سے یہ مطلب نکالتے تھے کہ ۱۳۱۱ھ میں حضور علیہ السلام ظاہر ہوکر تمام ملک پر شیعہ مذہب کی تائید فرماوینگے وہ بیت یہ ہے ؎

در سنِ غاشی ہجری دو قران خواہد بود
۱۳۱۱ھ
از پئے مہدیؑ و دجّال نشان خواہد بود

اور نیز کہتے تھے کہ یہ بیت پچاس ساٹھ برس سے حضرت شیخ محمد عبد العزیز پرہاروی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ولی کامل گذرے ہیں از روئے الہام ربانی فرمایا تھا مشہور چلا آتا ہے جوں جوں ۱۳۱۱ھ قریب آتا گیا شیعہ صاحبان کا انتظار بڑھتا گیا ۔ ۱۳۱۱ھ میں معلوم ہوا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے مہدویت کا دعوےٰ کیا ہوا ہے اور اس بیت کے مصداق وہ ثابت ہوئے ہیں کیونکہ اسی ۱۳۱۱ھ میں ایک حدیث شریف کی رو سے ماہ رمضان میں کسوف خسوف کا ہونا مراد تھا جو واقع ہوگیا اور اس بیت کا مطلب اب کھل گیا کہ دو قران کے لفظ سے کسوف خسوف مراد تھا جو حاضر الوقت مدعی پر پورا صادق آتا ہے ۔ وہ خیالی مہدی جو شیعہ صاحبان اپنے خیال میں باندھے ہوئے تھے کہیں سے ظاہر نہ ہوا بلکہ یہ بیت بمعہ حدیث شریف کسوف خسوف والی کے اسی مدعی پر صادق آیا ۔ اب اس کے وقوع کو تیرہ چودہ سال گذر چکے ہیں یہ کوئی معمولی بات نہ تھی بلکہ ساری دنیا کے شیعہ کو لاجواب کرنے والی اور حاضر الوقت مدعی کے منکروں کا مونہہ کالا کرنے کے لئے کافی تصدیق ہو چکی ہے ۔

میں پوچھتا ہوں کہ ۱۳۱۱ھ میں کون مہدی ظاہر ہوا کس نے دعوےٰ کیا ہوا تھا کس کے حق میں یہ دو آسمانی نشان ظاہر ہوئے حدیث میں تو کوئی سنہ بتایا ہوا نہ تھا اس بیت الہام ربانی کی تصدیق لفظ بلفظ صادق نکلی اب کوئی شخص صحیح العقل انکار کر سکتا ہے کہ جو بیت ساٹھ ستر برس سے پہلے کا مشہور چلا آتا تھا وہ حاضر الوقت مدعی کے حق میں صادق نہیں آیا ۔

میں مرزا صاحب قادیانی کا مرید نہیں اور نہ اب تک بیعت کی ہے مگر شریر لوگ جو ان کے دشمن ہیں اور ان کا نام سنکر جل جاتے ہیں مجھے ضرور مرزائی یقین کریں گے ۔ میں ساری دنیا کے خبیثوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ اس قدر بیچ سے دشمنی کس مذہب میں جائز ہے کیا آپ کو مرنا نہیں کیا خداوند تعالیٰ کی جناب میں حاضر نہیں ہونا ۔

اب اگر کوئی شخص اس طرح بہتان کی نجاست کھانے لگے کہ یہ بیت کسی نے اب بنا لیا ہے تو ہم اُس کے مونہہ پر لعنت کا جوتا مارنے کو مستعد ہیں ۔ منشی امام بخش صاحب و مولوی امام الدین صاحب ملتانی و منشی قادر بخش صاحب وغیرہ پچیس ۲۵ تیس ۳۰ برس سے اس بیت کے ذاکر زندہ موجود ہیں ۔ اسی طرح بے شمار لوگ شیعہ و سنی اس بیت کے جاننے والے اب بھی ہیں ۔ ہاں منکر ہو جاویں تو وہ الگ بات ہے ۔ اس پیشگوئی کو جو الہام ربانی سے حضرت ولی کامل فاضل بےنظیر مصنف بے عدیل مولانا حضرت عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیا یہ کوئی تھوڑی بات نہیں ۔ ساری دنیا کے منکرین کا مونھ کالا کرنے کے لئے کافی ہے سب منکرین ملکر کوئی ایسا مدعی مہدویت دکھا دیں جس کے حق میں ایسا مقرر شدہ سنہ صادق آتا ہو ۔ مونھ ہے؟ کہو اس کو الگ بات ہے مگر خدائی تائید اور ہی چیز ہے میں مرزا صاحب کی جماعت کا نہیں ہوں مگر سچ کی حمایت کرنا ہر ایک منصف کا کام ہے میں یقین اور کامل یقین سے کہتا ہوں کہ حاضر الوقت مدعی کی دشمنی میں ہم ہزار کوشش اور ہزار جانکاہی کریں خدا تعالیٰ ان کی تائید میں ہے ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور نہ کر سکے ۔ چشتیوں کے ایک پیشوا نے حضرت مرزا صاحب کی تصدیق کی ہے جو ملتان کے علاقہ میں مشہور بزرگ ولی اللہ تھے اور ہزاروں چشتی نقشبندی مرزا صاحب کے دشمن ہیں مگر کچھ بھی نہیں کر سکے ۔ گولڑوی صاحب نے جب سے عداوت کا بیڑا اُٹھایا تب سے مرزا صاحب کی بازار گرم بازاری ہوئی ۔ خدا ہر ایک کو ہدایت کرے ۔ آمین ۔

میں رمضان ۱۳۲۴ھ میں ملتان سے بھیرہ میں بخدمت حضرت معظم طبیب حاذق مولانا مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی مالک شفاخانہ ۔۔۔ حاضر ہوا یہاں اخبار بدر کے دیکھنے کا موقعہ ہوا اور خیال آیا کہ مجھے یہ شہادت معلوم ہے جس کا ظاہر کرنے والا پہلا شخص میں ہوں مگر اس کو احمدی جماعت کے لوگوں نے ایک خفیف[1] شہادت سمجھا ہوا ہے حالانکہ یہ شہادت امام الزمان مہدی دوران کے حق میں لاثانی اور بےنظیر شہادت ہے اس کا ایک دفعہ پھر بھی زور شور سے مشتہر کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کا وبال گردن پر نہ رہے ۔ ولا تکتموا الشہادۃ وما علینا الا البلاغ ۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

راقم ۔ احمد خان ولد عبد الخالق خان افغان خاکوانی ملتانی

حاضر الوقت بمقام بھیرہ ضلع شاہ پور ۔

۴ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ

[1] یہ شہادت ایک ایسے شخص کی ہے جو اپنے زمانہ میں امام الزمان اور اپنی صدی کا مجدد ہو گذرا ہے اس کے نام شریف سے ایک عالم آگاہ ہے اور حسن اتفاق یہ ہے کہ اسی بزرگ نے اپنی کتاب شرح عقائد نبراس میں ایک قول بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں ۔ منہ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ ″	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ ″	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۱	½ [illegible]	½ [illegible]	[illegible]	۲

"اربعین فی احوال المہدیین" میں درج حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کے قصیدہ میں مہدی کی صداقت کے لئے چاند سورج گرہن کے نشان کا ذکر ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:31
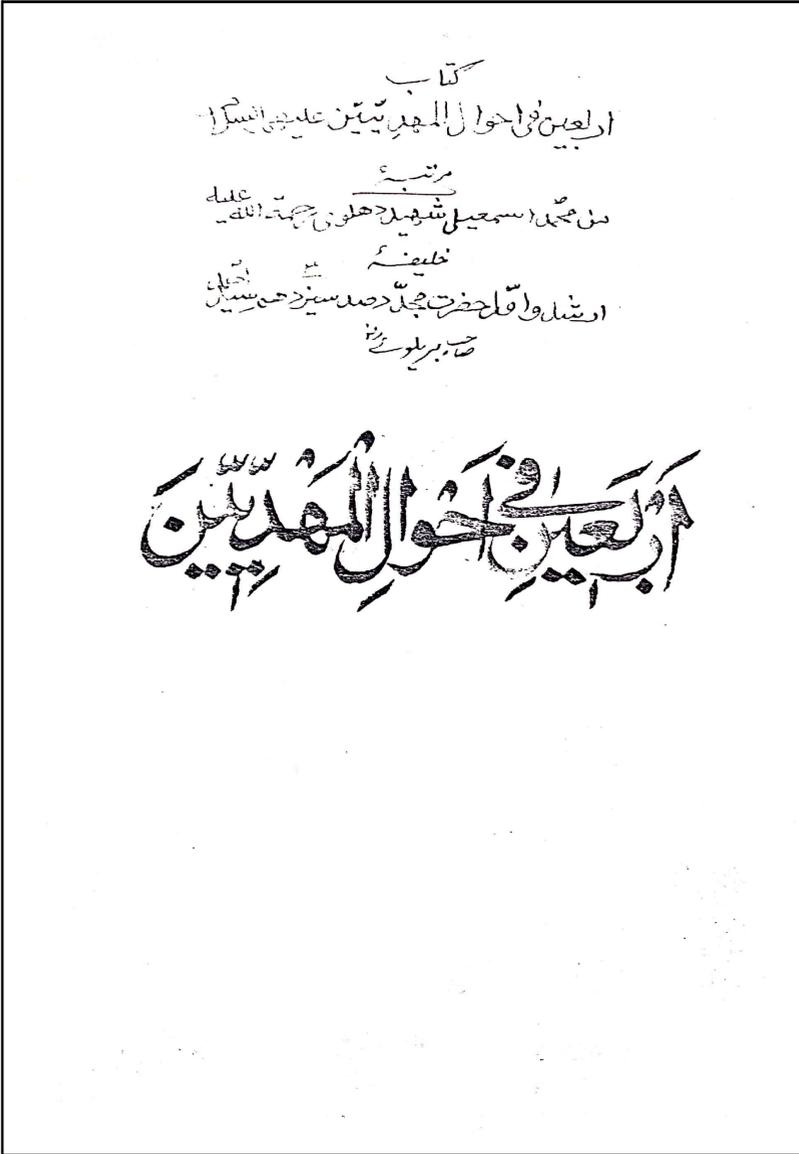
کتاب

اربعین فی احوال المہدیین علیہم السلام

مرتبہ

مولوی محمد اسمعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ

ارشد و اقدم حضرت مجدد صدی سیزدہم سید احمد صاحب بریلوی

اربعین فی احوال المہدیین

عکس حوالہ نمبر:31

(۲)

مکر و تذویر و حیله در هر جا — از صغار و کبار می بینم
بقعهٔ خیر سخت گشت خراب — جای جمع شرار می بینم
اندکی امن گر بود امروز — در حد کوهسار می بینم
گرچه می بینم این همه غم نیست — شادی غمکسار می بینم
بعد امسال و چند سال دگر — عالمی چون نگار می بینم
بادشاه شام دانائی — سروری با وقار می بینم
حکم اشال صورتی دگر است — نه چو پیدار و وار می بینم

الف

غین ری سال چون گذشت از سال ۱۲۰۰ — بوالعجب کار و بار می بینم

گرد در آئینهٔ ضمیر جهان — گرد و زنگ و غبار می بینم
ظلمت ظلم ظالمان دیار — بی حد و بی شمار می بینم
جنگ و آشوب و فتنه و بیداد — درمیان و کنار می بینم
بنده را خواجه وش همی یابم — خواجه را بنده وار می بینم
هر که او بار یار بود امسال — خاطرش زیر بار می بینم
سکهٔ نو زنند بر رخ زر — درهمش کم عیار می بینم
هر یک از حاکمان هفت اقلیم — دیگری را دو چار می بینم
ماه را روسیاه می نگرم — مهر را دل فگار می بینم

ب

تاجر از دور دست بی همراه — مانده در رهگذار می بینم
حال هند و خراب می یابم — جور ترک و تتار می بینم

ترجمہ الف: تیرہ سو سال (ہجرت سے) گزرنے کے بعد میں عجیب معاملات دیکھتا ہوں۔

ترجمہ ب: میں چاند کو سیاہ ہوتے دیکھ رہا ہوں اور سورج کو پریشان حال دیکھ رہا ہوں۔

چودھویں صدی میں نشان چاند وسورج گرہن کے ظہور پر حضرت خواجہ غلام فریدصاحبؒ کی تائیدی گواہی:

حدیث نبویؐ کے مطابق مہدی کے نشان کے طور پر چودھویں صدی کے سر پر 1311ھ بمطابق 1894ء، 13 رمضان کو چاند گرہن اور 28 تاریخ کو سورج گرہن ظاہر ہوا تو بعض مولوی حضرات نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ گرہن 13 اور 28 رمضان کی بجائے خارق عادت طور پر یکم اور پندرہ رمضان کو ہونا چاہیے تھا۔ اس پر حضرت خواجہ صاحبؒ نے کسوف وخسوف کے بارہ میں دارقطنی کی حضرت امام باقرؒ کی بیان کردہ حدیث کا ذکر کر کے حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کے حق میں 1894 میں اس نشان کے پورا ہونے اور دنیا پر اتمام حجت کو اپنی مجلس میں پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس زمانہ کے مولویوں نے یہ طفلانہ سوال کیا ہے کہ حدیث شریف سے یہ معنے ظاہر ہوتے ہیں کہ رمضان شریف کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور اسی ماہ رمضان میں سورج کو بھی گرہن ہوگا اور یہ چاند گرہن رمضان کی تیرھویں تاریخ کو واقع ہوا ہے اور سورج گرہن رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ کو واقع ہوا ہے اور یہ بات حدیث شریف کے فرمان کے خلاف ہے۔ وہ کسوف وخسوف کوئی اور ہوگا جو کہ مہدی برحق کے زمانہ میں واقع ہوگا۔ اس کے بعد خواجہ صاحب ابقاہ اللہ ببقائہ نے فرمایا: سبحان اللہ! سنیئے حضرت مرزا صاحب نے مذکورہ حدیث کے کیا معنی کئے ہیں اور منکر مولویوں کو کیا جواب دیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اس وقت سے کہ جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے یہ دونوں نشان کسی مدعی کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے اور وہ دو نشان یہ ہیں کہ مہدی موعود کے دعویٰ کے وقت چاند گرہن پہلی رات کو ہوگا اور وہ چاند گرہن کی تین راتوں میں سے پہلی رات یعنی تیرھویں رات ہے۔ اور سورج گرہن اس دن ہوگا کہ سورج گرہن کے دنوں

میں سے درمیانہ دن یعنی ماہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ ہے۔اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ بے شک حدیث شریف کے معنی اس طرح ہیں جس طرح حضرت مرزا صاحب نے بیان فرمائے۔ کیونکہ چاند گرہن ہمیشہ مہینہ کی تیرہ ،چودہ ،پندرہ تاریخ میں واقع ہوتا ہے اور سورج گرہن ہمیشہ مہینہ کی ستائیس، اٹھائیس ،انتیس تاریخ میں واقع ہوتا ہے۔پس چاند گرہن 6اپریل 1894 کو واقع ہوا۔اور وہ رمضان کی 13 تاریخ کو جو چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات ہے،کو واقع ہوا اور سورج گرہن ،سورج کو گرہن لگنے کے دنوں میں سے درمیانے دن وقوع پذیر ہوا۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 32:اشارات فریدی فارسی مقبوس نمبر 27 صفحہ 71۔72

عکس حوالہ نمبر:32

حق موجود و مشہود

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

ارباب شریعت و طریقت را حرکۂ ہدایت و اصحاب معرفت و حقیقت را نوید سعادت یاد کہ دریں زمان فیض اقتران کتاب مستطاب لب الالباب احادیث و قرآن گلشن انہار ذوق و وجدان مخزن اسرار توحیدی مسمی بمقابیس المجالس المعروف بہ

اشارات فریدی

از ملفوظات قطب مدار غوث روزگار سلطان العارفین خلیفۃ اللہ فی السمٰوٰت والارضین مرکز فلک الولایۃ والعرفان المتصرف فی الاکوان روح المعرفت قلب الحقیقۃ نور محض وجود بحت ذات مقدس حضور اقدس قبلہ اہل توحید حضرت خواجہ غلام فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جمع کردہ بندہ رکن الدین پرپار سونگی ثبتہ اللہ تعالیٰ علی الصدق والیقین است بفرمان ہدایت بنیان سند الکاملین حجۃ الواصلین قطب الموحدین شیخ الاسلام محبوب الٰہی مورد انوار نامتناہی حضرت خواجہ محمد بخش سجادہ نشین دام فیضہ و متع اللہ الناس بطول بقائہ بحسن توجہ افتخار الملک فخر الامراء صاحبزادہ محمد عبد العلیم خان صاحب بہادر امیر ٹونک سلمہ ربہ

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علی خان صوفی طبع شد

سنہ ۱۳۳۰ھ

عکس حوالہ نمبر: 32

۷۱

ارسال کرد کہ این پیشین گوئی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے
ظہور مہدی موعود فرمودہ بودند۔ اکنون تمام شدہ است بر ہمہ واجب کہ بمہدیت
من اعتراف کنید و اقرار نمائید پس مولویان وقت طفلانہ سوال کردند کہ از حدیث
شریف این معنی بر می آید کہ از اول شب رمضان خسوف قمر شود و در نیمہ رمضان
کسوف شمس گردد و این خسوف بتاریخ سیزدہم رمضان واقع گشتہ و کسوف
بتاریخ بست و ہشتم رمضان بوقوع آمدہ این خلاف منطوق حدیث است ان
خسوف و کسوف دیگر خواہد بود کہ در زمان مہدی برحق وقوع یابد۔ **بعد ازان**
حضور خواجہ القاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ فرمودند سبحان اللہ بشنوید آنچہ مرزا صاحب
معنی حدیث شریف مذکور بیان نمودہ و مولویان منکران را جواب دادہ است مرزا
صاحب گفتہ کہ معنی حدیث شریف این است کہ برائے تائید و تصدیق مہدی ما
دو نشان مقرر اند از ان مدت کہ آسمانہا و زمین پیدا شدہ اند آن دو نشان در وقت
کسے مدعی بظہور نیامدہ و آن دو نشان این است کہ در وقت ادعا مہدی موعود خسوف
قمر در آن اول شب خواہد بود کہ آن شب از سہ شب خسوف اول است یعنی شب
سیزدہم از رمضان و کسوف شمس دران روز خواہد بود کہ از ایام کسوف درمیانہ
روز است یعنی بست و ہشتم از رمضان **بعد ازان** حضور فرمودند کہ
بیشک معنی حدیث شریف این چنین است کہ مرزا صاحب بیان کردہ چہ خسوف
قمر ہمیشہ بتاریخ سیزدہم یا چہاردہم یا پانزدہم ماہ واقع میشود و کسوف شمس
ہمیشہ در تاریخ بست و ہفتم یا بست و ہشتم یا بست و نہم ماہ بوقوع می آید پس
خسوف قمر کہ بتاریخ ششم از ماہ اپریل ۱۸۹۴ء ہزار و ہشت صد و نود و چہارم عیسوی واقع

ترجمہ: اس زمانہ کے مولویوں نے یہ طفلانہ سوال کیا ہے کہ حدیث شریف سے یہ معنے ظاہر ہوتے ہیں کہ رمضان شریف کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور اسی ماہ رمضان میں سورج کو بھی گرہن ہوگا اور یہ چاند گرہن رمضان کی تیرھویں تاریخ کو واقع ہوا ہے اور سورج گرہن رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ کو واقع ہوا ہے اور یہ بات حدیث شریف کے فرمان کے خلاف ہے۔ وہ کسوف وخسوف کوئی اور ہوگا جو کہ مہدی برحق کے زمانہ میں واقع ہوگا۔ اس کے بعد خواجہ صاحب ابقاہ اللہ ببقائہ نے فرمایا: سبحان اللہ! سنیئے حضرت مرزا صاحب نے مذکورہ حدیث کے کیا معنی کئے ہیں اور منکر مولویوں کو کیا جواب دیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اس وقت سے کہ جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے یہ دونوں نشان کسی مدعی کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے اور وہ دو نشان یہ ہیں کہ مہدی موعود کے دعویٰ کے وقت چاند گرہن پہلی رات کو ہوگا اور وہ چاند گرہن کی تین راتوں میں سے پہلی رات یعنی تیرھویں رات ہے۔ اور سورج گرہن اس دن ہوگا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانہ دن یعنی ماہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ ہے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ بے شک حدیث شریف کے معنی اس طرح ہیں جس طرح حضرت مرزا صاحب نے بیان فرمائے۔ کیونکہ چاند گرہن ہمیشہ مہینہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ میں واقع ہوتا ہے اور سورج گرہن ہمیشہ مہینہ کی ستائیس، اٹھائیس، انتیس تاریخ میں واقع ہوتا ہے۔ پس چاند گرہن 6 اپریل 1894ء کو واقع ہوا۔

عکس حوالہ نمبر: 32

۷۲

شدہ است و آن بتاریخ سیزدہم رمضان کہ اول شب از شبہای خسوف است بوقوع آمدہ و کسوف
درمیانہ روز از روزہا کسوف شمس واقع گشتہ است بعد ازان سجدہ مبارک بر سر نہادند و نماز
عشاء را باجماعت گزاردند بندہ نیز دران جماعت داخل بود. آنگاہ
این بندہ راقم الحروف بر وثاق خود آمد حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ ہمچنان شاغل
بخدا ماندند مقبوس بیست و ہشتم بوقت عشاء شب جمعہ بتاریخ دوم از ماہ رمضان شریف
سال سیزدہ صد و چہاردہم ہجری المقدس کہ دولت پای بوس و زیارت حضرت اقدس کہ عبادتی
و سعادتی بہتر ازین نیست میسر گردید حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ و نفعنا والکم بلقائہ
فرض عشاء با جماعت گزاردند و سنن رواتب گزاردہ دعای سبحان ذی الملک والملکوت
سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والہیبۃ والقدرۃ والکبریاء والجبروت سبحان الملک
الحی الذی لاینام ولایموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح اللھم اجرنا من النار
یا مجیر یا مجیر یا مجیر برخواندند و بتراویح شروع شدند حافظ غلام نبی کہ ہمیشہ پیش امام حضور خواجہ ابقاہ
اللہ تعالیٰ ببقائہ وی بودہ است او را فرمودند کہ امشب یک سپارہ بخوانی پس یک سپارہ
در تمام تراویح خواندہ شد حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ بدولتخانہ تشریف فرما شدند این بندہ راقم الحروف
و دیگر حضار بر وثاق خویش آمدند مقبوس بست و نہم بوقت عصر روز جمعہ بتاریخ دوم از ماہ رمضان
سال مذکور دولت پابوس و زیارت حضرت اقدس کہ عبادتی و سعادتی بہتر ازین نیست
حاصل شد ہمین روز در فضای آسمان ابر بودہ است حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ و
نفعنا وایاکم بلقائہ پرسیدند کہ ابر تنک ست یا غلیظ ہمہ حضار عرض کردند کہ ابر غلیظ شدہ است
چون حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ را نظرہ بدیدن ابر و باران محبت کمال بودہ است برخاستند
و فرمودند کہ بر دیگر ملا ابر را زیارت کنیم بیرون از محل شریف آمدہ ابر را مشاہدہ نمودند آنگاہ در مسجد

ترجمہ

ترجمہ: اور وہ رمضان کی 13 تاریخ کو (جو 23 مارچ 1894ء تھی۔ ناقل) چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو واقع ہوا اور سورج گرہن، گرہن لگنے کے دنوں میں سے درمیانے دن (28 رمضان بمطابق 6 اپریل۔ ناقل) وقوع پذیر ہوا۔

سورج اور چاند گرہن اور قانون قدرت میں اس کی تاریخیں

چاند گرہن اور سورج گرہن کا چاند، سورج اور زمین کی گردش اور تینوں کی رفتار کے ساتھ تعلق ہے۔ چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور زمین اپنے چاند کے ساتھ سورج کے گرد گردش کرتی ہے۔ جب چاند گردش کرتے کرتے سورج اور زمین کے درمیان حائل ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں سورج کی شعاعیں زمین پر نہیں پہنچتیں تو اسے سورج گرہن کہتے ہیں۔ چاند کی گردش کی جو رفتار مقرر ہے اس رفتار سے گردش کرتے ہوئے چاند تین دنوں میں یہ فاصلہ طے کرتا ہے۔ یعنی قمری مہینے کی 27۔28۔29 تاریخوں کو۔ 27 تاریخ سے پہلے موجودہ رفتار کے مطابق سورج کو گرہن نہیں لگ سکتا۔ اسی طرح قمری مہینہ کی 29 تاریخ کے بعد بھی یعنی 30 تاریخ کو سورج کو گرہن نہیں لگ سکتا کیونکہ ان ایام میں چاند سورج اور زمین کے درمیان نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب چاند گردش کرتے کرتے زمین کے دوسری طرف چلا جاتا ہے اور چاند اور سورج کے درمیان زمین آجاتی ہے تو چاند پر سورج کی شعاعیں نہیں پڑتیں جس کے نتیجہ میں چاند تاریک ہو جاتا ہے اور اسے چاند گرہن کہا جاتا ہے۔ اور مقررہ رفتار کے مطابق یہ فاصلہ تین دنوں میں طے ہوتا ہے۔ یعنی قمری مہینے کی 13۔14۔15 تاریخوں کو۔ 13 تاریخ سے پہلے اور 15 تاریخ کے بعد چونکہ چاند زمین اور سورج ایک قطار میں نہیں ہوتے اس لیے چاند کو گرہن نہیں لگ سکتا۔

ان تاریخوں سے ہٹ کر چاند اور سورج کو تب ہی گرہن لگ سکتا ہے جب چاند اور سورج کی گردش کی رفتار یا تیز ہو جائے یا کم ہو جائے اور ایسا ہونا خلاف قانون قدرت ہے۔

حدیث نبویؐ میں چاند وسورج گرہن کی تاریخوں کی تعیین

حدیث مبارکہ میں مذکور "اول لیلۃ" اور "فی النصف" سے یکم رمضان اور 15 رمضان کو گرہن لگنا مراد نہیں جیسا بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کیونکہ پہلی کے چاند کو ہلال کہتے ہیں جبکہ حدیث میں قمر کے الفاظ ہیں جو تیرھویں - چودھویں کے چاند کے لئے آتا ہے۔ دوسرے پہلی چاند کا گرہن قانون قدرت کے بھی خلاف ہے۔ چاند کو ہمیشہ اس کی 13، 14، اور 15 کو گرہن لگتا ہے جبکہ سورج کو گرہن 27، 28، اور 29 کی قمری تاریخوں میں لگتا ہے اس میں تبدیلی نہیں آ سکتی کیونکہ یہ سب سیارے اپنے مقررہ مستقل مدار پر گردش میں ہیں (یٰس: 29 تا 41) اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چاند گرہن کے ذکر میں ''اول لیلۃ'' سے مراد 13 رمضان جبکہ سورج گرہن کے ذکر میں ''فی النصف'' سے مراد 28 رمضان مراد ہے۔ اس امر کی تائید میں بزرگان سلف کے حوالہ جات پیش ہیں:۔

مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ کے مطابق چاند وسورج گرہن کی تاریخیں:

علامہ ابن تیمیہ (متوفی: 728ھ) سے قمری مہینہ کی 14 تاریخ کو چاند گرہن اور 29 کو سورج گرہن کے بارے میں فتویٰ پوچھا گیا تو انہوں نے اس کا جواب لکھا کہ:۔

چاند اور سورج گرہن کے اوقات اسی طرح مقرر ہیں جس طرح ہلال کے طلوع ہونے کا وقت مقرر ہے اور دن رات کے پیدا ہونے اور گرمی سردی کے آنے کے موسم مقرر ہیں اور یہ سب سورج اور چاند کی گردش کی پیروی کرتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ قانون بھی جاری ہے کہ ہلال تیسویں یا اکتیسویں دن نکلتا ہے اور یہ کہ مہینہ تیس یا انتیس کا ہوتا ہے تو یہ گمان کرنا کہ مہینہ اس سے کم یا زیادہ ہوسکتا ہے غلط ہے۔ چاند کے مکمل ہونے کی یہ تاریخیں 13، 14 اور 15 روشن راتیں کہلاتی ہیں جن کا روزہ بھی رکھنا بھی مستحب ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ قانون بھی جاری ہے کہ سورج کو گرہن صرف اس وقت لگتا ہے جب چاند چھپ جاتا ہے (یعنی 27 تا 29 کی قمری تاریخیں)

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 33: مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ المجلد الاول صفحہ 320 مطبوعہ 1983ء بیروت

عکس حوالہ نمبر:33

مجموعة فتاوى

ابن تيمية

لشيخ الاسلام تقي الدين
ابن تيمية الحراني المتوفى سنة ٧٢٨ ه

طبعة منقحة ومصححة
١٤٠٣ هـ — ١٩٨٣ م

المجلد الاول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:33

﴿۳۲۰﴾

وسلم الى الناس. وتلقاه أصحابه عنه الايمان والقرآن. حروفه ومعانيه وذلك مما أوحاه الله اليه كما قال تعالى (وكذلك أوحينا اليك روحا من أمرنا ما كنت تدرى ما الكتاب ولا الايمان ولكن جعلناه نوراً نهدى به من نشاء من عبادنا) وتجوز القراءة فى الصلاة وخارجها بالقراآت الثابتة الموافقة لرسم المصحف كما ثبتت هذه القراآت وليست شاذة حينئذ والله أعلم

(۲۳۲) مسئلة فى قول اهل التقاويم فى ان الرابع عشر من هذا الشهر يخسف القمر. وفى التاسع والعشرين تكسف الشمس فهل يصدقون فى ذلك واذا خسفا هل يصلى لهما ام يسبح واذا صلى كيف صفة الصلاة ويذكر لنا أقوال العلماء فى ذلك

﴿الجواب﴾ الحمد لله * الخسوف والكسوف لهما أوقات مقدرة كما لطلوع الهلال وقت مقدر وذلك مما أجرى الله عادته بالليل والنهار والشتاء والصيف وسائر ما يتبع جريان الشمس والقمر وذلك من آيات الله تعالى كما قال تعالى (وهو الذى خلق الليل والنهار والشمس والقمر كل فى فلك يسبحون) وقال تعالى (هو الذى جعل الشمس ضياء والقمر نورا وقدره منازل لتعلموا عدد السنين والحساب ما خلق الله ذلك الا بالحق) وقال تعالى (والشمس والقمر بحسبان وقال تعالى فالق الاصباح وجعل الليل سكنا والشمس والقمر حسبانا ذلك تقدير العزيز العليم) وقال تعالى (يسألونك عن الاهلة قل هى مواقيت للناس والحج) وقال تعالى (ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فى كتاب الله يوم خلق السموات والارض منها أربعة حرم ذلك الدين القيم) وقال تعالى وآية لهم الليل نسلخ منه النهار فاذاهم مظلمون والشمس تجرى لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم والقمر قدرناه منازل حتى عاد كالعرجون القديم لا الشمس ينبغى لها ان تدرك القمر ولا الليل سابق النهار وكل فى فلك يسبحون) وكما ان العادة التى اجراها الله تعالى ان الهلال لا يستهل الا ليلة ثلاثين من الشهر أو ليلة احدى وثلاثين وان الشهر لا يكون الا ثلاثين أو تسعة وعشرين فمن ظن ان الشهر يكون أكثر من ذلك أو أقل فهو غالط فكذلك أجرى الله العادة ان الشمس لا تكسف الا وقت الاستسرار وان القمر لا يخسف الا وقت الابدار ووقت ابداره هى الليالى البيض التى يستحب صيام أيامها ليلة الثالث عشر والرابع عشر والخامس عشر فالقمر لا يخسف الا فى هذه الليالى والهلال يستسر آخر الشهر اما ليلة واما ليلتين كما يستسر ليلة تسع وعشرين وثلاثين. والشمس لا تكسف الا وقت استسراره. وللشمس

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ سنت جاری کی ہے کہ سورج کو صرف انہی دنوں میں گرہن لگتا ہے جب چاند آخری تاریخوں میں ہوتا ہے اور چاند کو صرف انہی راتوں میں گرہن لگتا ہے جب اس پر بدر کی حالت ہو یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں رات، یہ وہ روشن راتیں ہیں جن کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ پس چاند کو سوائے ان راتوں کے گرہن نہیں لگتا۔ جبکہ ہلال آخری راتوں میں چھپ جاتا ہے، کبھی ایک رات اور کبھی آخری دو راتیں۔ جیسا کہ وہ انتیسویں یا تیسویں رات کو مکمل چھپا ہوتا ہے اور سورج کو صرف انہی آخری تاریخوں میں گرہن لگ سکتا ہے جب چاند چھپا ہو۔

’’حجج الکرامہ‘‘ کے مطابق چاند وسورج گرہن کی تاریخیں:

مشہور اہلحدیث عالم نواب صدیق حسن خان صاحب (متوفی: 1307ھ) اپنی کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ 344 پر امام محمد باقرؒ کی مہدیؑ کے لئے چاند سورج گرہن کے نشان ظاہر ہونے کی حدیث کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:۔

’’حضرت مجدد الف ثانیؒ نے دوسری جلد میں لکھا ہے کہ مہدی کی حکومت کے ظہور کے زمانہ میں 14 رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور پہلی تاریخ کو چاند گرہن، زمانے کے تجربے اور اہل نجوم کے حساب کے خلاف ہے۔اس کے بعد اس پر نواب صاحب کا اپنا تبصرہ یہ ہے: میں کہتا ہوں کہ اہل نجوم کے نزدیک چاند گرہن، سورج کے مقابل پر ایک خاص حالت میں ہوتا ہے اور 13، 14، 15 کے سوا یہ واقع نہیں ہوتا۔اسی طرح سورج گرہن، چاند کے ساتھ خاص حالت میں آنے پر 27، 28 اور 29 کے سوا نہیں ہوتا۔پس چاند اور سورج دونوں کا ایک مہینہ میں ان تاریخوں میں ہونا اہل نجوم کے حساب کے خلاف اور بہت زیادہ عجیب ہے۔‘‘

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 34: حجج الکرامہ صفحہ 344۔مطبع شاہجہانی بھوپال

عکس حوالہ نمبر:34
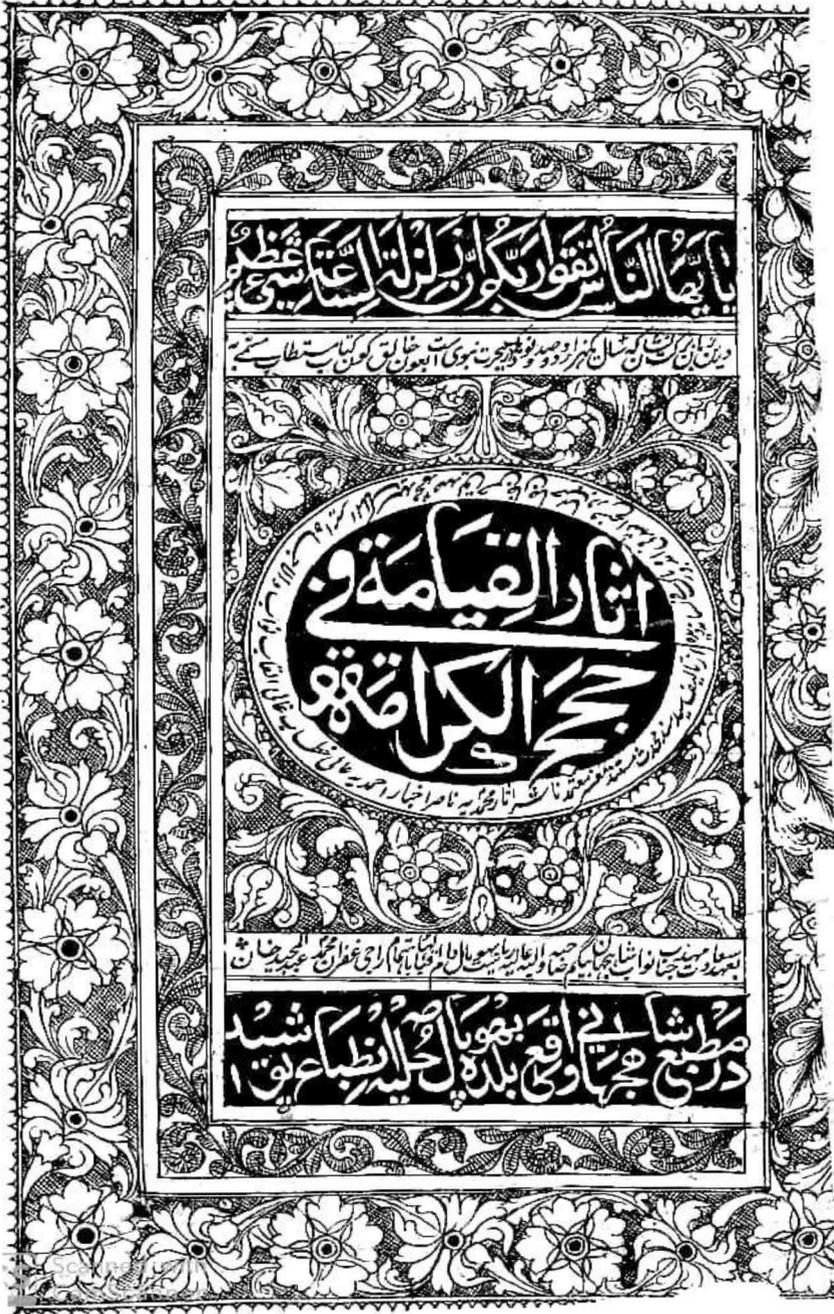
یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم

آثار القیامۃ فی حجج الکرامۃ

بسعی و ہمت جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ عالیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا باہتمام راجی غفران محمد عبد المجید خان

در مطبع شاہجہانی واقع بلدہ بھوپال بحلیہ انطباع پوشید

عکس حوالہ نمبر:34

۳۴۴

زمانهٔ قیامت بسیار شوند حاکم اکثر سوی زمین گردند و مصداق این خبر از مدت یکصد سال بلکه زیاده در عالم موجود
و مشهور است و در رسالهٔ حشریه نوشته چون جملهٔ علامات حاصل شود قوم نصاری غلبه کنند و بر ملکهای بسیار متغلب
شوند انتهی و ابوذر گفته شنیدم آنحضرت را میفرمود باشند در مصر مردی از جنس قریشی مالک شود و سلطنت او
مغلوب شود و در آخر منتزع گردد از وی ملک بگریزد بسوی روم و بیارد ایشان را بسوی اسکندریه و جنگ کنند
مسلمانان با وی و این اول قتال ایشان باشد اخرجه الرویانی فی مسنده و ابن عساکر فی تاریخه و حدیث معلول
است باختلاف طرق و عمرو بن العاص گفته هلاک شود مصر چون رمی شود بچهار قوس قوس ترک و قوس روم و قوس
حبش و قوس اندلس و یافته شد قوس اول و اینک یافته شوند بقیه اقواس اخرجه نعیم بن حماد مراد جنگ نصاری
بر ملک مصر است و از آن جمله کسوف قمر در اول شب از رمضان و خسوف شمس در نیمه رمضان است علی ابن عبدالله بن عباس
گفته بیرون نیاید مهدی تا آنکه ظاهر شود از آفتاب علامتی اخرجه نعیم بن حماد و ابوالحسن الحربی فی الحربیات و اخرج مثله
الحافظ ابوبکر بن احمد بن الحسن و ابن حماد ایضاً عن کثیر بن مرة الحضرمی و البیهقی ایضاً و محمد بن علی گفته مهدی را دو آیت
است که نبوده از روزیکه خدا آسمانها و زمین آفرید کسوف گیرد ماهتاب شب اول از ماه رمضان و آفتاب در نصف
رمضان و اجتماع این هردو کسوف در ماهی گاهی نبوده مجدد الف ثانی در مجلد ثانی گفته در زمان ظهور سلطنت مهدی
چهاردهم رمضان کسوف شمس خواهد شد و در اول آن ماه خسوف قمر خلاف عادت زمان و بر خلاف حساب منجمان
انتهی گویم خسوف قمر نزد اهل نجوم بتقابل شمس بر هیئت مخصوص میشود و در غیر تاریخ سیزدهم و چهاردهم و پانزدهم
اتفاق نمی افتد و همچنین کسوف شمس نزد اقتران قمر بر شکل خاص در غیر تاریخ بست و هفت و بست و هشت و بست
و نهم نمیشود پس وقوع این هردو در ماه واحد در غیر تواریخ مذکوره مخالف حساب نجوم است و غرابت دارد اما
از قدرت قادر قدیر هیچ مستغرب نیست در رسالهٔ حشریه نوشته علامت این قصه آنست که پیش ازین که ماه رمضان
گذشته باشد در وی دو کسوف شمس و قمر شده باشد انتهی و در اشاعه گفته دو بار در رمضان خسوف قمر شود و هذا
لاینافی الاول کما هو واضح و از آن جمله است طلوع قرن ذی السنین امام محمد باقر بن علی بن حسین گفته چون برسد عباسی
در خراسان طلوع کند قرن ذی السنین در مشرق و اول طلوع کرده بود برای هلاک قوم نوح کرده وقتی که غرق شدند
همگنان در طوفان دوم طالع شده بود در زمانهٔ ابراهیم چون او را در آتش انداختند و زمانی که کشته شد یحیی بن زکریا
علیه السلام و چون این آیت ببینید پناه جوئید بخدا از شرور و فتن و طلوع او بعد خسوف شمس و قمر شود و باز درنگ
نکنند مردم تا آنکه ظاهر شود ابقع نام مردی در مصر اخرجه نعیم بن حماد و کلام درین ستاره گذشته اما این طلوع و رای
آن طلوع مقارن زمان مهدی علیه السلام باشد و هم وی از شریک روایت کرده که منکسف شود قمر در رمضان
دو بار پیش از خروج مهدی و حسین بن علی گفته چون ببینید علامتی از آسمان و آتشی از طرف مشرق سه روز
یا هفت روز پس متوقع شوید کشایش آل محمد صلعم و ابو عمرو دانی گفته که حکم بن عقبه گفته محمد بن علی را شنیدم
که بیرون آید از شما مردی که انصاف کند درین امت گفت ما رزو دارم من چیزی را که آرزو دارند آن را مردم و اگر تمام

ترجمہ: حضرت مجدد الف ثانی نے دوسری جلد میں لکھا ہے کہ مہدی کی حکومت کے ظہور کے زمانہ میں 14 رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور پہلی تاریخ کو چاند گرہن، زمانے کے تجربے اور اہل نجوم کے حساب کے خلاف ہے۔ اس کے بعد اس پر نواب صاحب کا اپنا تبصرہ یہ ہے: میں کہتا ہوں کہ اہل نجوم کے نزدیک چاند گرہن، سورج کے مقابل پر ایک خاص حالت میں ہوتا ہے اور 13، 14، 15 کے سوا یہ واقع نہیں ہوتا۔ اسی طرح سورج گرہن، چاند کے ساتھ خاص حالت میں آنے پر 27، 28 اور 29 کے سوا نہیں ہوتا۔ پس چاند اور سورج دونوں کا ایک مہینہ میں ان تاریخوں میں ہونا اہل نجوم کے حساب کے خلاف اور بہت زیادہ عجیب ہے۔

مشہور اہلحدیث بزرگ حافظ محمد لکھو کے (متوفی 1311ھ) نے احوال الآخرت میں گرہن کی تاریخیں 13 اور 27 رمضان بیان کی ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر: 35

وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا

احوال الآخرت

مصنفہ

مولانا حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ لکھوکے

ناشر

اسلامی اکادمی ۱۴ ، اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:35

۱۳۱

۱ے ابوداؤد میں ابواسحٰق کی روایت سے جو روایت ہے اس میں یہ مضمون صریح موجود ہے ۱۲ منہ رد ۲ے سنن ترمذی اور ابوداؤد میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ حاکم ہو زمین عرب کا ایک شخص میرے اہلبیت سے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ میرا فرمایا پورا ہو میرے اہلبیت کا ایک شخص اللہ تعالیٰ اٹھا دے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔ اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق اور وہ تمام زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم وستم سے پُر ہوگی ۱۲ منہ رد ۳ے یعنی ان کی خصلت اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصلت کے مطابق ہوگی اور ان کی شکل وصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت سے مشابہ ہوگی ۱۲ منہ رد ۴ے یعنی اس سال ماہ رمضان کی تیرھویں تاریخ کو کسوف یعنے چاند گرہن ہوگا ۱۲ منہ۔

فائدہ

واضح ہو کہ قیامت کی چھوٹی نشانیاں اکثر ظاہر ہو چکی ہیں۔ الّا ماشاء اللہ۔ ہاں مگر عورتوں کا مردوں سے زائد ہونا تا حال نہیں لیکن اگر مردوں سے مراد معنوی ہو تو وقوع ہو چکا ہے۔ کیونکہ مرد معنوی بہت کم ہیں اکثر مرد پست ہمت اور عورتوں کے تابع ہیں ۱۲ منہ رد

جاں اسنوں جاکر ویکھے کوئی ذرہ ایمان نہ پاوے　　کوڑی شہرت اسدی جانی جو بٹھا امین سدا وے

ربدے کارن مول نہ دیون کارن نام لٹاون !　　نام ناموساں پچھے احمق اُجڑ پُجڑ جاون

عمل پوے وچہ نیت لوکاں قہر الٰہی آوے　　چنگے وقت نہ ہووے بارش کھیتی کم پھل پاوے

بہت نشان عذاباں ظاہر ہوسن اوس زمانے　　چلسن سخت انہیرا جیسے کرسن سُرخ جہانے

آسماناں تھیں پتھر ڈگن سخت بھوچال بھی آوے　　بعضیاں لوکاں صورت بدلے بدصورت بن جاوے

جد ایہ باناں ظاہر ہوسن آوے قوم کفاراں　　سبہ ملکیں سن روہاں شاماں حکم کرن اشراراں

بینے دین لوگ اوہ قبولن شوکت ویکھ انہاندی　　اوڑک کینہو مکے بھیجن نال صلاح جنگاں دی

مکے وچہ اکھٹے ہوسن لشکر اہل ایماناں　　کہن کرو سلطان کسے نوں رلمل ہک مردانہ

بیان علامت کبریٰ قیامت کہ اوّل ظہور محمدؐ مہدی است

حضرتؓ علی امام حسن نوں ہک دینہ ویکھ الائیا　　ایہ بیٹا میرا سید ہے جیویں پیغمبر فرمایا

پشت[۲ے] اسدی بتیں مرد ہوسی ہک نام محمدؐ والا　　اسدی[۳ے] خوجویں خونبی دی صورت فرق نرالا

عدلوں بھرسی خوب زمیں نوں مہدی ایہو جانو!　　آمنہ ناں مائی دابھی عبداللہ باپ پچھانو!

کرعہ نام یمن وچہ وستی اسدا جماں پیارے　　بولن لگا اٹھ کر بولے پٹاں تے ہتھ مارے

تیرھویں[۴ے] چن ستیہویں سورج گرہن ہوسی اس سالے　　اندر ماہ رمضانے لکھیا ایہہ ہک روایت والے

اس نوں علم لدنی ہوسی عمر ہوسی سن چالی　　فرمکے طرف روانہ ہوسی فوج مدینے والی

خلقت ڈھونڈھ اسی نوں لبھسی کرسن شاہ تمامی　　مکے دے وچہ بیعت کرسن کعبے رکن یمانی

کہف اصحاب دلی سب حاضر ہور ابدال جو شامی　　غیبوں اک آوازہ سنسن سبھ خواص عامی

نوٹ: مصنف نے 26 تا 28 کو گرہن کی تاریخ خیال کر کے درمیانی تاریخ 27 رمضان کا ذکر کیا جبکہ گرہن کی مستند مصدقہ تاریخیں 27 تا 29 ہوتی ہیں جن کا نصف یا وسط، ان کی درمیانی تاریخ 28 رمضان بنتی ہے جس میں عملاً سورج گرہن لگ کر ثابت ہو گیا کہ پیشگوئی میں یہی تاریخ مراد تھی نہ کہ 15 رمضان، جیسا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔

نشان چاند سورج گرہن کا چودہویں صدی میں پورا ہونا

خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کے مطابق حدیث نبویؐ میں مذکور یہ عظیم الشان نشان عین چودھویں صدی کے سر پر رمضان 1311 ہجری بمطابق 1894ء میں ظاہر ہوا۔ اور کھل گیا کہ حدیث رسولؐ کے مطابق مہدی کی صدی چودھویں ہی تھی۔ چاند گرہن کی (13، 14، 15) قمری تاریخوں میں سے پہلی تاریخ 13 رمضان بمطابق 23 مارچ 1894ء کو اور سورج گرہن کی قمری تاریخوں (27، 28، 29) میں سے دوسری تاریخ 28 رمضان بمطابق 6 اپریل 1894ء کو ہوا۔

قادیان میں احباب جماعت نے حضرت مسیح موعودؑ کی معیت میں سورج گرہن کا نظارہ کیا۔ نماز کسوف حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی نے پڑھائی جو مسجد مبارک میں تقریباً تین گھنٹہ جاری رہی۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 502)

کسوف و خسوف کا نشان ظاہر ہونے پر مکہ مکرمہ میں بالخصوص اور دیگر تمام اسلامی ممالک میں بھی بڑی خوشیاں منائی گئیں کہ اب اسلام کی ترقی کا وقت آ گیا اور امام مہدی پیدا ہو گئے۔

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 154 ایڈیشن 2008)

مسیح الزماںؑ نے کیا خوب فرمایا:۔

آسمان میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

(درثمین اردو صفحہ 145۔ اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز لمیٹڈ)

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

(درثمین اردو صفحہ 69 اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز لمیٹڈ)

ثبوت گرہن

جنتری فصلی 1303ھ بمطابق 1311ھ میں کسوف وخسوف سے پہلے اندازہ سے اس کی متوقع تاریخ 12 رمضان بتائی گئی تھی جو فی الواقعہ 13 رمضان کو وقوع پذیر ہوا۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:36

جنتری
۱۳۰۳ سنہ
فصلی
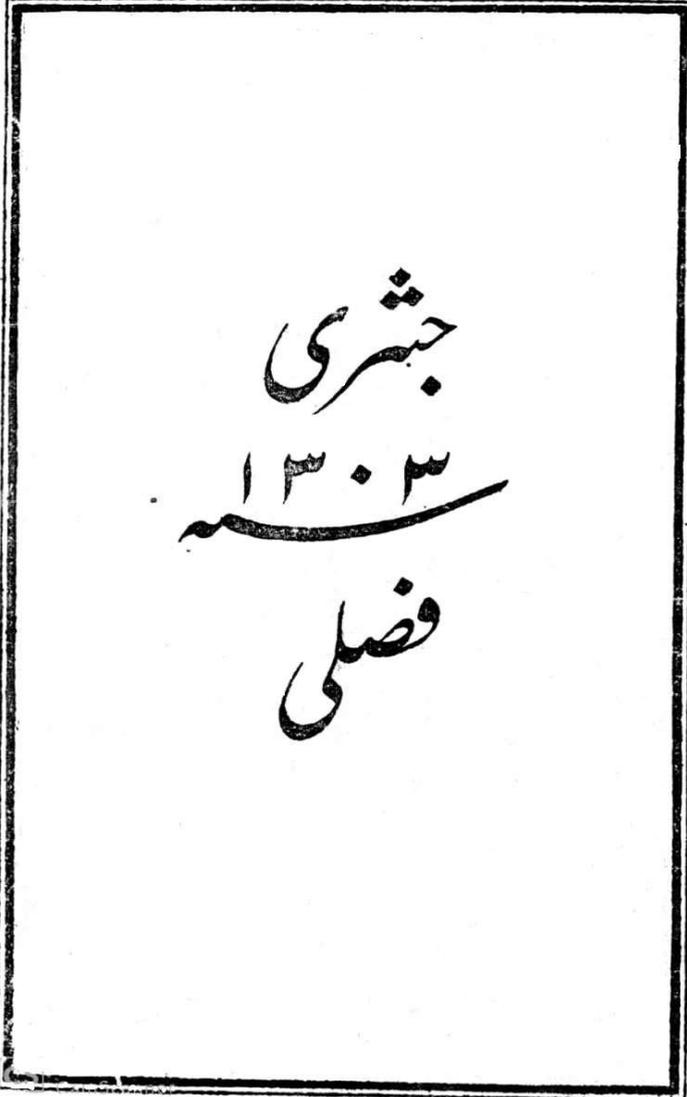
عکس حوالہ نمبر:36

۷

روز	سنہ ۱۳۰۳ف ماہ الٰہی اردیبہشت	سنہ ۱۳۱۱ شعبان	سنہ ۱۸۹۴ع مارچ	سک ۱۸۱۵ ماگھ بدی	کیفیت تعطیلات
سہ شنبہ	۱	۲۷	۶	۱۴	
چہارشنبہ	۲	۲۸	۷	اماوس	
پنجشنبہ	۳	۲۹	۸	پھاگن سدی یکم	
جمعہ	۴	۳۰	۹	۲	
شنبہ	۵	غرہ رمضان	۱۰	۳	
یکشنبہ	۶	۲	۱۱	۴	
دوشنبہ	۷	۳	۱۲	۵	
سہ شنبہ	۸	۴	۱۳	۶	
چہارشنبہ	۹	۵	۱۴	۷	
پنجشنبہ	۱۰	۶	۱۵	۸	
جمعہ	۱۱	۷	۱۶	۱۰	
شنبہ	۱۲	۸	۱۷	۱۱	
یکشنبہ	۱۳	۹	۱۸	۱۲	
دوشنبہ	۱۴	۱۰	۱۹	۱۳	
سہ شنبہ	۱۵	۱۱	۲۰	۱۴	
چہارشنبہ	۱۶	۱۲	۲۱	پونم	دو یوم تعطیل ہولی و خسوف قمر
پنجشنبہ	۱۷	۱۳	۲۲	پھاگن بدی یکم	"
جمعہ	۱۸	۱۴	۲۳	۲	
شنبہ	۱۹	۱۵	۲۴	۳	
یکشنبہ	۲۰	۱۶	۲۵	۴	
دوشنبہ	۲۱	۱۷	۲۶	۵	
سہ شنبہ	۲۲	۱۸	۲۷	۶	
چہارشنبہ	۲۳	۱۹	۲۸	۷	
پنجشنبہ	۲۴	۲۰	۲۹	۸	
جمعہ	۲۵	۲۱	۳۰	۹	
شنبہ	۲۶	۲۲	۳۱	۱۰	
یکشنبہ	۲۷	۲۳	اپریل	۱۰	
دوشنبہ	۲۸	۲۴	۲	۱۱	
سہ شنبہ	۲۹	۲۵	۳	۱۲	
چہارشنبہ	۳۰	۲۶	۴	۱۳	
پنجشنبہ	۳۱	۲۷	۵	۱۴	یکیوم تعطیل لیلۃ القدر

عکس نمبر:37 مشرقی ممالک میں سورج گرہن 6 اپریل 1894ء کے نقشہ جات
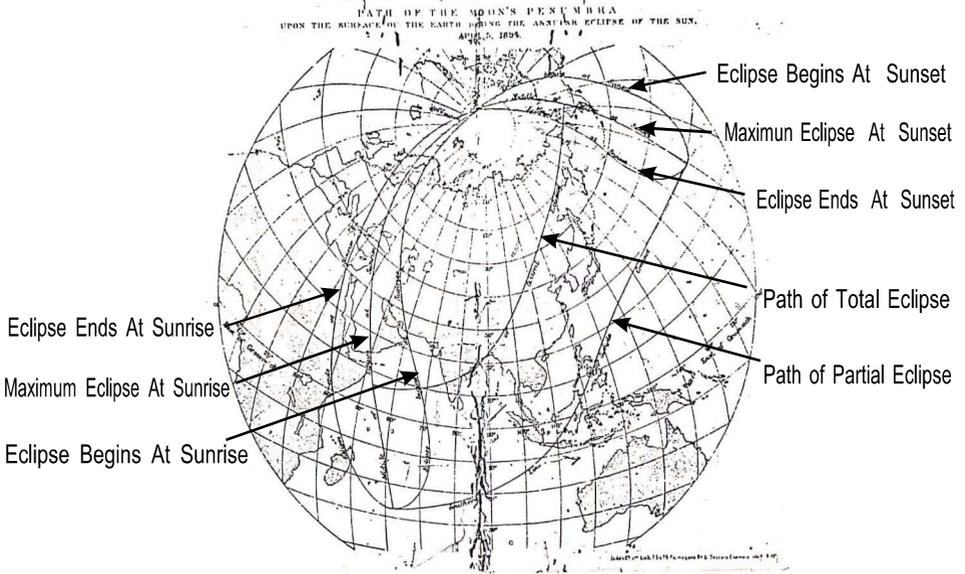
THE NAUTICAL ALMANAC AND ASTRONOMICAL EPHEMERIS میں سورج گرہن کا نقشہ
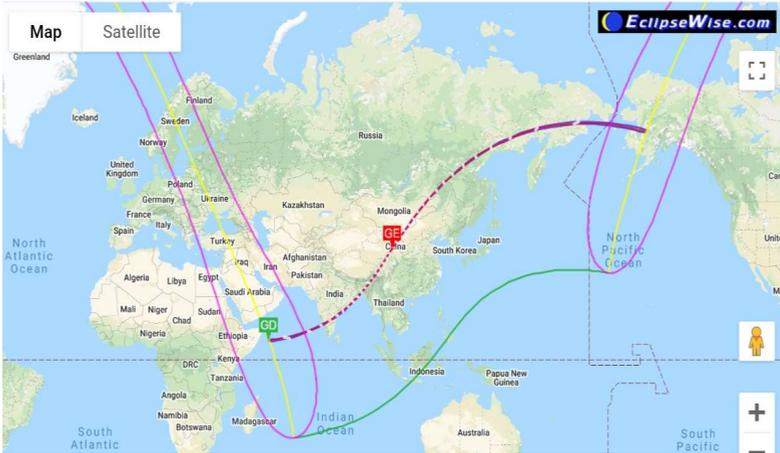
EclipseWise.com کے نقشہ میں ہندوستان، عرب وغیرہ میں 6 اپریل 1894 کو سورج گرہن واضح دیکھا جا سکتا ہے۔

عکس نمبر:38 مغربی ممالک میں سورج گرہن 25 مارچ 1895ء کے نقشہ جات
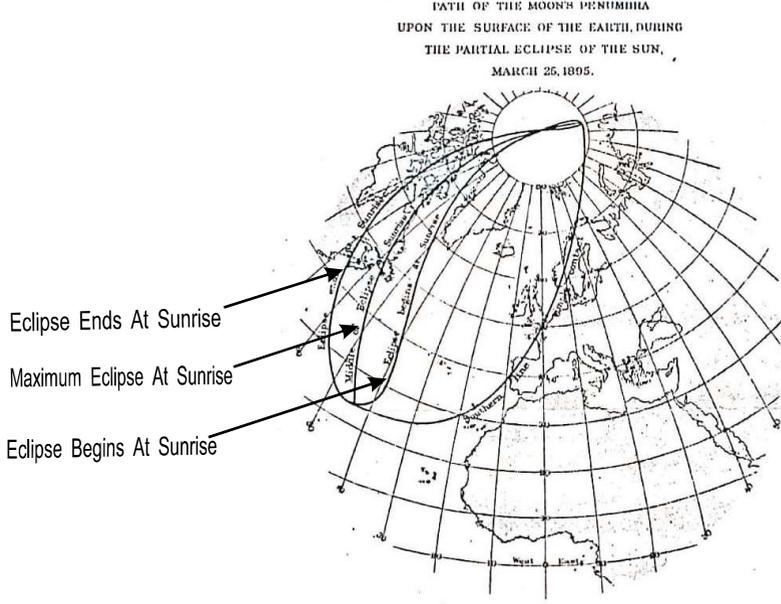
THE NAUTICAL ALMANAC AND ASTRONOMICAL EPHEMERIS میں سورج گرہن کا نقشہ
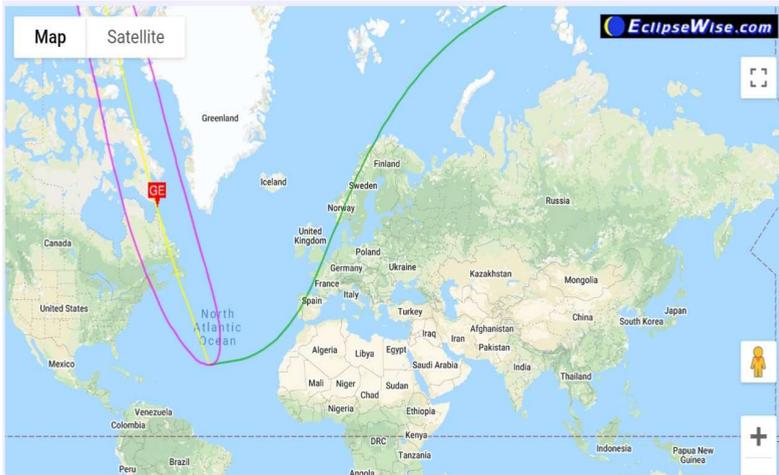
EclipseWise.com کے نقشہ میں امریکہ و دیگر مغربی ممالک میں 25 مارچ 1895 کو سورج گرہن واضح دیکھا جا سکتا ہے۔

سراج الاخبار 11 جون 1894ء میں چاند گرہن 13 رمضان اور سورج گرہن 28 رمضان کو لگنے کا ذکر ہے۔ ملاحظہ ہو:

عکس حوالہ نمبر: 39

۶ — ۱۱ جون ۱۸۹۴ء — سراج الاخبار

...

بالکل الہیری کا اور خاردار طریق میں جا الجھے۔ حدیث مذکور کبھی اس قسم کی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اسکی ایسی تاویلات کبھی درست ہو سکتی ہیں۔ حدیث مذکور کا صحیح ترجمہ تو یہہ ہے کہ ہمارے مہدی کی لئے دو نشان ہیں جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ دونشان وقوع میں نہیں آئے۔ چاند گرہن ہوگا پہلی رات رمضان میں اور سورج گرہن ہوگا نصف رمضان میں۔ اور ایسا نہیں ہوا جب سے اللہ تعالی نے زمین و آسمان پیدا کئے۔ امسال کا کسوف و خسوف چونکہ مطابق منشا اس حدیث کے نہیں ہوا۔ بلکہ چاند گرہن بجائے پہلی رات کے ۱۳ رمضان کو اور سورج گرہن بجائے ۱۵ کے ۲۸ کو ہوا ہے تو پھر اس حدیث سے اسکا مطلب کب ثابت ہو سکتا اور لاول لیلۃ من رمضان کا یہہ معنی لینا کہ رات کے پہلے حصہ میں کسوف ہوگا بالکل خلاف محاورہ اور زبر اشکال ہے۔ اگر اسکو صحیح بھی مان لیا جاوے تو تنکسف الشمس فی النصف منہ کا معنی کہ سورج گرہن ہوگا

...

چاند گرہن بجائے پہلی رات کے 13 رمضان کو اور سورج گرہن بجائے 15 کے 28 کو ہوا ہے۔

عکس حوالہ نمبر:40

THE CIVIL AND MILITARY GAZETTE.

LAHORE :—APRIL 7, 1894.

LORD ROSEBERY'S PROSPECTS.

Tact is no doubt a very useful gift; but it is quite possible for a statesman to have too much of it. Indeed it is probable that the possession is more pleasant to the owner than useful to his party or conducive to his continuance in power. This is the rock from which Lord Rosebery must steer warily if he is to avoid shipwreck. For tact is the art of making people think that you agree with them more completely than is really the case, or that you sympathise with their claims and wishes more than it is quite discreet to say, or that you esteem and like them better than you really do. And very probably at first the man who produces these impressions does gain the good wishes and the support of many who would otherwise not have spoken for him, or voted for him. Yet the strength given to a statesman by such methods as these is for the most part only temporary. For, however much the man in power may desire to conciliate others, he must act sooner or later, and he is sure to do more or less than is expected of him. It is of the essence of tact to smooth objections without confuting opinions, or removing prejudices, and to obtain support by raising expectations that are never fulfilled. Besides a great portion of the efforts of the man of tact are devoted to making people imagine that he is personally much more inclined to agree with them, or to like them than is in fact the case. By degrees the expectations raised are disappointed, as it is impossible to conceal his t... feeling, especially if that feeling is one of indifference or contempt. Thus he is gradually surrounded by a number of men who are disappointed, and a still larger and more dangerous company of those who are secretly of opinion that they have been slighted or insulted.

The really great man has little need of tact. He leads by force of character and, which is perhaps much the same thing, by strength of will, and he gathers round him a following who are attracted and subdued by that gift of personal influence which is so powerful and so difficult to define. We mean such an influence as John Henry Newman exercised at Oxford or, in a greater sphere, Mr. Gladstone exercised in politics. In the case of the late Prime Minister this force was marvellously exhibited. We have been told, and our own experience confirms the fact, that it was impossible to resist the magic of his eloquence, or the charm of his company, and that opponents often felt it difficult to retain a mental attitude of opposition and criticism while they listened to the speeches which were not so much with which Mr. Gladstone was wont to advocate their cause. A Ministry of making things pleasant all round will not last long, and if Lord Rosebery depended on the gifts and talents of soft speech and judicious compromise, which are so useful to an arbitrator, they would scarcely be found sufficient to sustain even the most superior person in the office of Prime Minister. Events move quickly, men come and go with wonderful rapidity, and it is not impossible that a Minister, of whom all men say all kinds of good things should fall into an irrecoverable position of respectable mediocrity—some even now predict that Lord Rosebery is more likely to end his career as a Duke than as Premier.

BY THE WAY.

Sir Dennis Fitzpatrick will give a dinner party on Tuesday, the 10th, "to meet Sir Meredyth and Lady Plowden."

Sir Dennis Fitzpatrick has accepted a nazar of Rs. 250, presented by His Highness the Raja of Faridkot as a thanksgiving for His Honour's lucky escape in his late tonga accident. The money has been divided between the Mayo Hospital and the Lahore Poor House.

The Maharaja of Benares will call on the Lieutenant-Governor at 4-30 P. M. on the 9th instant, and His Honour will pay a return visit at 9 A. M. on the 10th. His Highness will stop in the Kapurthala House. The visits will be public ones with the usual ceremonies.

The eclipse was perfectly observed at Lahore yesterday between 7-30 and 9-30 A.M. While it lasted the sunlight was so much reduced as to remind one of the pleasant sunshine only of an English summer's day.

The orders of the Deputy Commissioner at Thanesar, issued at the suggestion of the Sanitary Commissioner, prohibiting all new arrivals from entering the town for the purpose of taking up their abode there, is, of course, causing some inconvenience to those who had previously arranged to put up with their friends and relations, and others who are said to have hired houses for the occasion; but obviously it is undesirable to overcrowd the city, the space in which is but limited.

It is admitted that this year's is the largest gathering that has ever taken place at the Eclipse Fair. It is curious to note the excess of women over men at the fair, quite three to one. There is the usual gathering of beggars and fakirs of all descriptions, exhibiting the sacred cow with additional horns, legs, pieces of flesh &c. projecting from various parts of the animal's body. These exhibitors seem to be doing a good business judging from the number of pice and silver pieces that are continually pouring in. The Brahmins, too, are having an excellent time of it; as the offerings made are both large and rich. Not a few of the contributors to the latter are petty Chiefs

ترجمہ: کل لاہور میں 7:30 سے 9:30 تک واضح طور پر سورج گرہن کا مشاہدہ کیا گیا۔ اس دوران سورج کی محدود شعاؤں کے باعث موسم، مغربی ممالک کے موسم گرما کے خوشگوار دنوں کا منظر پیش کر رہا تھا۔

نشان چاند سورج گرہن کے نتیجہ میں قبول احمدیت

صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے اس روشن نشان کے ظاہر ہونے پر مہدی موعود کے منتظرین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ یہ نشان دیکھ کر سینکڑوں سعید الفطرت روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے فرمایا:۔

''ہمارے لئے کسوف خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے۔''

(انوار الاسلام مطبوعہ 1894ء روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 33 ایڈیشن 2008ء)

ان خوش نصیبوں میں سے چند ایک کا نہایت دلچسپ مگر مختصر ذکر پیش ہے:۔

1۔حضرت حاجی محمد دلپذیر صاحب بھیروی:

آپ اعلیٰ پایہ کے پنجابی شاعر و ادیب تھے۔آپ کی بعض کتب پنجابی لٹریچر میں بطور نصاب شامل ہیں۔1894ء میں آپ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔آپ نے اپنی منظوم پنجابی کتاب احوال الآخرت (مطبوعہ:1316ھ) میں چاند گرہن کی تاریخ 13 اور سورج گرہن کی تاریخ 28 رمضان بیان کرتے ہوئے لکھا:۔

چن سورج نوں گرہن لگے گا وچہ رمضان مہینے ظاہر جدوں محمد مہدی ہوسی وچہ زمینے
ایہہ خاص علامت مہدی والی پاک نبی فرمائی وچہ حدیثاں سرور عالم پہلوں خبر سنائی
تیراں سو یاراں سنہ وچ ایہہ بھی ہوگئی پوری گرہن لگا چن سورج تائیں جیونکر امر حضوری
واہ سبحان اللہ کیا رتبہ پاک حبیب خدائی تیراں سو برس سال جس اگدوں پیشگوئی فرمائی
تیرھویں چن اٹھیویں سورج لگن گرہن دوہانوں ایہہ تاریخاں سرور عالم خود کہہ گئے اساں نوں
ماہ رمضان مہینے اندر ایہہ سب واقع ہوسی جدوں امام محمد مہدی ظاہر اٹھ کھلوسی

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 41: احوال الآخرت صفحہ 50-51

عکس حوالہ نمبر: 41

فتبارك الله احسن الخالقين

الحمد للہ والمنتہ کہ درین زمان میمنت فرجام

کتاب لا جواب نسخہ

اصلی احوال الآخرت کلاں پنجابی

مصنفہ

مولوی حاجی محمد دلپذیر صاحب عباسی بھیروی۔

سہ بارہ صحت کے بعد

منگانے کا پتہ

سیٹھ آدم جی عبد اللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور

(پاکستان)

قیمت ( )

عکس حوالہ نمبر: 41

۵۰

شام اندر اک حاکم ہوسی ظالم بوسفیانی
نال ظلم دے قتل کریسی آل رسول ربانی

آل نبی دا دشمن ہوسی حاکم شہر مصر دا
جو کوئی دیکھے سید زادہ قتل اٹھاویں

پھر دو فرقے ہوجان نصاریٰ جنہی قوم تمامی
اک مقابل شاہ رومی دا دوجا منبی حامی

شام اندر آ جنگ کرسن لشکر شاہ چڑھا کے
اوڑک کر مقتول مخالف فتح انہاں نہیں پا

آکھے کوئی نصاریٰ چوں فتح اسانوں آئی
دین چلیپیاں غالب ہویا جھوٹھ کرے ڈیا

سن کے اک سپاہی بولے کرڈک جواب سنائے
جب کریں بے ادبا جھوٹھوں شرم نہ تینوں آ

دین محمدی غالب ہویا ہوئی فتح اساڈی
اول آخر دین نبی نوں ہے امداد خدا د

اتنی بات ہوندے جس ویلے پھر اوہ جنگ مچاون
مومن بہت بنے شاہ رومی ترت شہادت پاون

نصاریٰ سب زمل پاسن سا ہفن روماں شاماں
وچ مدینے آکر ہوسی جمع اہل اسلاماں

قوم نصاریٰ غالب ہوسی ودھسے دین عیسائی
مذہب وچ دل نصاریٰ پانزالہ پکڑے بہت لوکائی

اینویں آہستہ آہستہ ہر جا گہہ لنگھ جاون -
عرب کنارے پڑن جا کے خیبر نوں ہتھ پاون

اہل اسلاماں نوں اس ویلے دل وچ حسرت آسے
آکھن کویں امام محمد مہدی رب ملاسے

ابتدا آثار قیامت کبریٰ کہ اول آن ظہور امام مہدی علیہ السلام است

ایسے وقت پھر اللہ مہدی ترت نکالے
شرعہ دستی جیاں اسدا ہوسی یمن دچاکے

نام محمد مہدی اسدا آمنہ اسدی مائی
باپ ہوسی عبداللہ اینوں کہیا رسول خدائی

حضرت شاہ حسن دی نسلوں ہوسی اوہ سہارا
حضرت آکھے میرے وانگوں اسدا اخلاق پیارا

سیہ اخلاق نبی دی وانگوں صورت فرق ضروری
اجیا نک کشادہ متھا چہرہ روشن نوری -

علم لدنی ہوسی اسنوں خصلت پاک نبی دی
سقلال اوپر بیٹھ مریسی اڑسی جیبھ ولیدی

چن سورج نوں گرہن لگیگا وچ رمضان مہینے
ظاہر جد دل محمد مہدی ہوسی وچ زمینے

ایہ خاص علامت مہدی والی پاک نبی فرمائی
وچ حدیثاں سرور عالم پہلوں خبر سنائی

تیراں سو باراں سنہ وچ ایہ بھی ہوگئی پوری
گرہن لگا چن سورج تائیں جیوں کر امر حضوری

جس دن تھیں چن سورج تائیں خالق پاک اپایا
ایسا واقعہ ویکھن اندر اگے کدی نہ آیا -

ترجمہ: چاند سورج کو رمضان کے مہینہ میں مہدی کے دنیا میں ظہور کے وقت گرہن ہوگا۔ امام مہدی کی یہ خاص علامت بطور پیشگوئی نبی کریم ﷺ نے حدیث میں بیان فرمائی اور 1311ھ میں یہ بھی پوری ہوگئی جب چاند اور سورج کو اللہ کے حکم سے گرہن لگا۔ جس دن سے اللہ تعالیٰ نے چاند اور سورج گرہن کو پیدا کیا، ایسا واقعہ پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔

عکس حوالہ نمبر: 41

پڑھو ↓

۵۱

واہ سبحان اللہ کیا رتبہ پاک حبیب خدائی
تیرھویں چن اٹھیویں سورج لگن گرہن دوہانوں
ماہ رمضان مہینے اندر ایہ سب واقعہ ہوسی
عین بعین برابر پوری ایہ گل واقعہ ہوئی
چالی برساں عمر مہدی ہوسی اوس زمانے
جدوں نصاریٰ شاہ رومی نوں کرن شہید نکارے
بالکل شتابی وہ بھنوں حضرت یکے طرف سدھاون
کتنی مدت رہن ڈھوڈیندے لوک انہاں دیتا ئیں
جھوٹھا دعوے مہدی والا کتنے لوک کریسن
ہر ابدال اوتاد خدا دا اسنوں پھر ڈھوڈیندا
اتنے خوش ہوون جیویں یوسف لبھ پیا کر وانالی
پھر سارے زور و زور انہاں دی بیعت اوتھے کرسن
جیوں جیوں سنسن خبر انہاں دی جو ابدال گرامی
حضرت مہدی لوکاں لدھا غم گئے دلگیراں
ہاتف غیبی اسماناں تھیں ایہ آواز پکارے
جو ایہ آکھے اسدیاں گلاں سب سنو کن دھر کے
حضرت ہوون تے چاہسن ایہ گل بیعت ہووے میری
اک خزانہ بہت پورانا دولت نال بھرویا۔
تاج الکعبہ بولن اسنوں کعبے والے در تے
جنگے خلق انہاں نے کولوں جگوں جہ دشمن لوسن
آوے اک منصور بہادر دور وراء النہر وچوں
راہ وچہ کافر گھیرن اسنوں آکھن اگے نہ جائیں
کئی ہزاراں قتل کریسی غالب کوئی نہ ہوسی

تیراں سو برساں جس اگدوں پیشگوئی فرمائی
ایہ تاریخاں سرور عالم خود کہہ گئے اساں نوں
جدوں امام محمد مہدی ظاہر اٹھ کھلوسی
سارے عالم اندر ڈھاٹھی رد گیا کوئی۔
جس ویلے ایہ واقعہ سارا ہوسی وچہ جہانے
ہوسی نال محمد مہدی وچہ مدینے پیارے
مرت کے تحت خلافت والا لوک پھیر گل پاون
جے اوہ ویلے خلیفہ کریئے ڈھونڈن جا بجا ئیں
اہیر طمع نفس دے مارے سار جھوٹ اکھیسن۔
اوڑک رکن امام وچالے ملے طواف کریندا
جامیاں وچہ تے میوں کرڈے اللہ دا شکرانہ
شام عراق یمن دیندے آن خلیفہ پرسن۔
دور دور دوں پاس اوہناں دے حاضر ہوون تمامی
اہل اسلامی فوجاں اوتھے آون گھت وہیراں
رہدا ایہ خلیفہ مہدی اسنوں منوں سارے
نالے کرسے اطاعت اسدی صدق پکیرا کر کے
پر اوہ زور دہگا نے کہسن ہوئی خلافت تیری
بیت اللہ دے بوہے اگے نازل ہویا ہویا
کڈھ دہ محمد مہدی اسنوں مسلماناں وچہ ورتے
دور دوراڈیوں سن سن بند کرن زیارت آسن
فوجاں لشکر حمایت کارن آنے اپنے شہروں
پر اوہ ہوڑیاں تے ہسی ناہیں مارے کافر تائیں
اوڑک فتح کریگا حضرت مہدی دی پا کوسی

لہ یعنی ہذا خلیفۃ اللہ المہدی فاسمعوا و اطیعوا اللہ ایہ خلیفہ اللہ دا ہے پس سنو اور سطے اسدے تابعداری کرو ۱۲ ۵۳ ایہ جگہ تاج الکعبہ دا وچہ سنن ابوداؤد دے ہے ۱۲ ۵۳ عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخرج من وراء النہر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل۔ روایت ہے علی تھیں نکلسکا اس مرد ماوراء النہر تھیں جو نام اک روایت ہے اسدے اوہ آدمی دا ہے دانی مرنے اوپر مقدمے لشکر منصور ہے ہو وم ہوسی کیا دیاتے تمکین دیسی آل محمد دے نوں جس طرح قرار دتے تمکین دتا قریش نے پیغمبر تے پیغمال کار واجب ہے ہر مومن دی یاری دیوی اس شخص نوں حد روادا ابوداؤد ۱۲

ترجمہ: واہ سبحان اللہ! حبیب پاک ﷺ کا کیا رتبہ ہے جنہوں نے تیرہ سو برس پہلے یہ پیشگوئی فرمائی کہ (رمضان کی) تیرہ تاریخ کو چاند کو اور اٹھائیس کو سورج دونوں کو گرہن ہوگا۔ حضرت سرور عالم ﷺ خود ہمیں یہ تاریخیں بتا گئے کہ جب امام مہدی ظاہر ہوگا تو رمضان المبارک کے مہینہ میں یہ سب واقع ہوگا۔

2۔حضرت میاں محمد الدین صاحب گجرات:(بیعت:1896)بیان کرتے ہیں:۔

''میں براہین احمدیہ پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان لا چکا تھا اور بیعت کے لئے ابھی خط نہیں لکھا تھا۔شام کے وقت میں اور میاں (مرزا) محمد نسیم صاحب بلانی کی مسجد میں اس کے صحن کی مشرقی دیوار پر بیٹھے تھے۔۔12 رمضان جو شب تیرھویں تھی۔ چہارشنبہ (بدھ کے روز چاند گرہن لگا۔ میرے پاس گھڑی نہ تھی۔مگر بعد میں معلوم ہوا ساڑھے چھ بجے دو گھنٹہ خسوف رہا۔ اور 28۔ رمضان بروز جمعہ ساڑھے سات بجے دن کے کسوف یعنی سورج گرہن رہا۔جس کی بابت محمد نسیم صاحب نے احوال الآخرۃ کا یہ شعر سنایا:۔

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اوس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا اک روایت والے

بعد اس کے تحقیقات سے معلوم ہوا کہ'' ستیویں رات'' کاتب کی غلطی ہے بموجب حدیث دارقطنی اٹھیویں چاہئے تھی۔''

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 123)

3۔حضرت عبدالرؤف بھیروی صاحب(بیعت:1898)بیان کرتے ہیں:۔

''بچپن کے زمانہ میں میری عادت تھی۔۔۔ مدرسہ سے جب فراغت ہوتی تو گھر میں آ کر دینی کتابوں کا مطالعہ کرتا تھا مثلاً **احوال الآخرۃ**، زینت الاسلام و زینت الایمان وغیرہ وغیرہ۔ان میں امام مہدی و عیسیٰؑ وغیرہ کی نشانیاں بھی پڑھتا تھا۔۔۔جب ماہ رمضان میں سورج گرہن اور چاند گرہن 1311ھ میں ہوا۔ان کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔شیشہ پر سیاہی لگا کر دیکھا۔۔۔میرا بھائی غلام الٰہی جس کا نام 313 میں درج ہے وہ مجھ کو قادیان 1898ء میں ہمراہ لایا اور آ کر دستی بیعت کر کے پھر بھیرہ کو واپس چلا گیا۔''

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ 276۔279)

4۔حضرت میاں عبداللہ صاحب احمدی جنڈ وساہی سیالکوٹ (بیعت: 1901) فرماتے ہیں:۔

''میں حافظ محمد صاحب لکھوکے کی تصنیف **احوال الاخرت** میں علامات مہدی پڑھ رہا تھا۔ جب میں نے یہ شعر پڑھا کہ:۔

تیر ہویں چن سیتویں سورج گرہن ہو سی اوس سالے

تو مجھے اللہ تعالیٰ نے اس طرح بتایا جس طرح کوئی استاد شاگرد کو بتاتا ہے۔ فرمایا مرزا غلام ہی مہدی ہے۔ اور مجھے حضرت مرزا غلام احمد کا نام کہ یہی سچا مہدی اس وقت ہے۔ مفصل طور پر بتایا گیا کہ کوئی شک شبہ نہ رہا۔''

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 2 صفحہ 139)

5۔حضرت مولوی غلام رسول صاحب ساکن مجوکہ ضلع خوشاب (تحریری بیعت: 1901)

چاند گرہن لگنے سے پہلے جنتری سال 1894ء شائع ہونے پر یہ بات عوام میں مشہور ہوئی کہ اس سال رمضان میں چاند گرہن ہوگا۔ اس وقت حضرت مرزا صاحب مسیح ومہدی کا دعوی فرمارہے تھے۔ مؤلف کتاب ہذا کے دادا حضرت مولوی غلام رسول صاحب آف مجوکہ نیلا گنبد لاہور کے مدرسہ میں حدیث پڑھتے تھے۔ اس نشان کے بعد انہیں قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے ان کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''1894ء میں جب سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا۔ اس وقت میں لاہور میں مولوی حافظ عبد المنان صاحب سے ترمذی شریف پڑھتا تھا۔۔۔ ان دنوں حافظ محمد لکھو کے والے پتھری کا آپریشن کروانے کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے۔ میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے جب عوام نے دریافت کیا کہ یہ نشان آپ نے اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں واضح طور پر لکھا ہے۔۔۔ انہوں نے کہا کہ میں بیمار ہوں، صحت کی درستی کے بعد کچھ کہ سکوں گا البتہ اپنے لڑکے عبد الرحمان محی الدین کو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت سے روکتا ہوں کہ اللہ تعالی کے

راز عجیب ہوتے ہیں لیکن وہ زندہ نہ رہ سکے اور جلد ہی راہی ملک عدم ہو گئے۔ان باتوں سے گو میرا دل حضرت اقدس کی سچائی کے بارہ میں مطمئن ہو چکا تھا۔''

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 مارچ 2015۔
اصحاب احمد جلد دہم حصہ اول و دوم صفحہ 178)

حافظ محمد صاحب آف لکھوکے، واقع گرہن سے قبل بیمار ہو کر لاہور بغرض علاج لاہور آئے اور صفر 1311ھ/1893ء میں ہی حافظ صاحب وفات پا گئے۔(اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد 19 صفحہ 519)اور اپنی کتاب احوال الآخرۃ سے کئی اہلحدیث کی ہدایت کا موجب ہوئے۔

6۔حضرت شیخ نصیر الدین صاحب آف مکند پور ضلع جالندھر:

علماء سے ''احوال الآخرۃ'' پیشگوئیوں کی مشہور کتاب سنتے تو دل گواہی دیتا کہ آنے والے کا وقت تو یہی معلوم ہوتا ہے لیکن امام مہدی کا ظہور کیوں نہیں ہو رہا۔۔۔ایک دن ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ایک مولوی صاحب بڑی پریشانی کے عالم میں اپنی رانوں پر ہاتھ مار مار کر سورج اور چاند گرہن کا ذکر کر کے کہہ رہے تھے کہ اب تو لوگوں نے مرزا صاحب کو مان لینا ہے کیونکہ پیشگوئی کے مطابق گرہن تو لگ چکا ہے۔آپ کے کان میں یہ آواز پڑی تو پریشانی اور بڑھی کہ مولوی صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟ اگر پیشگوئی پوری ہو گئی ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔چنانچہ آپ نے بڑی آہ وزاری سے دعائیں شروع کر دیں کہ مولیٰ کریم تُو ہی میری رہنمائی فرما۔۔۔اسی دوران آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے بارے میں سنا اور قادیان پہنچ کر بلا چون و چرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔''

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 مارچ 2015۔
تاریخ احمدیت ضلع راولپنڈی صفحہ 163، 164)

چاند سورج گرہن کا نشان دیکھ کر ہدایت پانے والے دیگر اصحاب کی فہرست:

1۔حضرت قاضی محمد اکبر صاحب (بیعت:1894)

2۔حضرت قطب الدین صاحب آف قادیان (بیعت:1894)

3۔حضرت نبی بخش صاحب سابق قادر آباد نواں پنڈ (بیعت:1894)

4۔حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی (بیعت:اکتوبر 1895)

5۔حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب آف ماریشس (بیعت:1895)

6۔حضرت مولانا امام الدین صاحب (بیعت:1899)

7۔حضرت ماسٹر محمد اللہ داد صاحب۔گجراں تحصیل شکر گڑھ گورداسپور (بیعت:1901)

8۔حضرت محمد عبداللہ صاحب جلد ساز سکنہ ریاست مالیر کوٹلہ (بیعت:1902)

9۔حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب ریٹائرڈ سب رجسٹرار بہلول پور (بیعت:1902)

10۔حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سہالہ ضلع راولپنڈی (بیعت:1903)

11۔حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب گھٹیالیاں سیالکوٹ (بیعت:1904)

12۔حضرت حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری (بیعت:1905)

13۔حضرت میاں عبدالعزیز صاحب:(بیعت:1906)

14۔حضرت مولوی بدرالدین صاحب

15۔حضرت غلام مجتبیٰ صاحب سابق رسول پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

حدیث چاندسورج گرہن پراعتراضات کے جواب:

اعتراض نمبر 1: بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ حدیث مرفوع متصل نہیں ہے حضرت امام محمد باقرؒ بن حضرت علی زین العابدینؒ کا قول ہے۔

جواب:

خانوادۂ اہل بیت رسولؐ کے چشم و چراغ حضرت امام حسینؓ کے پوتے حضرت امام محمد باقرؒ بن حضرت علی زین العابدینؒ خود فرماتے ہیں کہ:۔

> ''میں جب بھی کوئی حدیث بغیر سند بیان کرتا ہوں تو اس کی سند اس طرح ہوتی ہے کہ مجھ سے میرے پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدینؒ نے بیان کیا اور ان سے میرے جد نامدار امام حسینؓ نے اور ان سے ان کے جد امجد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ ﷺ سے جبرائیل امین نے بیان کیا اور ان سے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 42: بحارالانوار جلد 4 ص 71۔محفوظ بُک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی

امر واقعہ یہ ہے کہ اہل بیت رسولؐ کی عظمت اور سچائی اور راستبازی کی وجہ سے کوئی ان سے سند کا تقاضا نہیں کرتا تھا۔

عکس حوالہ نمبر: 42

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بحار الانوار

۴

علامہ محمد باقر مجلسی

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

درحالات

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی

عکس حوالہ نمبر: 42

۷۱

کبھی ہماری امام محمد باقر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ہمیشہ خرچ عطیہ اور لباس میں کچھ نہ کچھ عنایت فرمایا اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ تمہارے آنے سے پہلے ہی ہم نے یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑا تھا۔

(الارشاد صد ۲۸۴)

مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ میں بھی عمرو اور عبید اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

کتاب الارشاد میں سلیمان بن قرم سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام تین پانچ چھ سو سے ہزار درہم تک عطا فرمایا کرتے تھے اور کسی وقت بھی اپنے بھائیوں غرض مندوں اور اپنی ذات سے امید و آرزو رکھنے والوں کو عطا کرنے سے رنجیدہ و ملول نہیں ہوئے۔ (الارشاد صد ۲۸۴)

یہی روایت مناقب ابن شہر آشوب (جلد ۳ صفحہ ۲۷۳) میں ہزار درہم کے الفاظ تک بیان کی گئی ہے۔

(۵) ـــــ کتاب الارشاد میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ سے آپ کی حدیث مرسل بلا حوالہ سند کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں کوئی حدیث بیان کرتا ہوں اور اس کی سند کو بیان نہیں کرتا تو اس کی سند اسی طرح ہوتی ہے کہ مجھ سے میرے پدر بزرگوار نے بیان کیا اور ان سے میرے جد نامدار امام حسین علیہ السلام نے اور ان سے ان کے جد امجد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور آپ سے جبرئیل امین نے بیان کیا اور ان سے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا۔

حضرت امام نے فرمایا کہ ہم پر لوگوں کا معاملہ بڑی مصیبت ہے کہ ہم انہیں حق کی طرف بلاتے ہیں تو وہ جواب نہیں دیتے اور ہماری آواز پر لبیک نہیں کہتے اگر ہم انہیں چھوڑ دیں تو ہمارے علاوہ کسی دوسرے سے ہدایت نہیں پا سکتے آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہم سے کیوں بچتے ہیں اور ہم میں کیوں عیب نکالتے ہیں ہم اہل بیت رحمت ہیں شجر نبوت اور علم و حکمت کی کان اور معدن ہیں ہم وہ جگہ ہیں جہاں فرشتوں کا نزول ہوا اور وحی اتری۔ (الارشاد صد ۲۸۴)

(۶) ـــــ امام وارث علوم انبیاء ہیں

مناقب ابن شہر آشوب میں مسند ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ روای کہتا ہے جب بھی میں نے کسی مسئلہ میں جابر جعفی سے کچھ دریافت کیا تو انہوں نے اس کے بارے میں حدیث پیش کی اور جب وہ امام محمد باقر علیہ السلام کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تو یوں کہتے تھے کہ مجھ سے وصی الاوصیاء اور وارث علوم انبیاء نے یہ بیان فرمایا ہے۔

ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں امام محمد باقر علیہ السلام کی شان میں اس طرح کے الفاظ کہے ہیں کہ وہ امام حاضر ذاکر خاشع صابر حضرت ابو جعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۳ صد ۱۸۰)

اعتراض نمبر 2 : اس حدیث کا ایک راوی جابر جعفی ضعیف ہے۔
جواب: جابر جعفی کی ائمہ اہل بیت سے روایت صحیح ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر: 43

كتاب
الضعفاء والمتروكين

تأليف
الإمام أبي الحسن علي بن عمر الدارقطني
المتوفى سنة ٣٨٥هـ

حققه وعلق عليه
السيد صبحي البدري السامرائي

مؤسسة الرسالة

عکس حوالہ نمبر:43

حرف الجيم

١٤١ ــ جَلْد بن أيوب، كوفي، عن معاوية بن قُرَّة، متروك.

١٤٢ ــ جَابِر بن يزيد الجُعْفِيُّ. إن اعتبرَ له بحديث بعد حديث، صالح إذا كان عن الأئمة.

١٤٣ ــ جَعْفَر[1] بن الزُّبَيْر الشامي، بصري عن القَاسِم، عن أبي أُمَامَة، متروك.

١٤٤ ــ جعفر بن عبد الواحِد الهَاشِمي، وَلِيَ قضاء الثَّغر، يَضَع.

١٤١ ــ وضعفه إسحاق بن راهويه وأحمد، وقال الجوزجاني: تركه شعبة ويحيى وعبد الرحمن.

الضعفاء الصغير؛ الكامل ١/ق ٢٢٥/ب؛ المجروحين ١/ ، ميزان الاعتدال ١/ ٤٢٠.

١٤٢ ــ وقال النسائي: متروك، وتركه يحيى وابن مهدي؛ وقال الحافظ: ضعيف رافضي.

الضعفاء والمتروكين ٩٨؛ الكامل ١/ق ١٩٧؛ ميزان الاعتدال ١/ ٣٧٩؛ تقريب التهذيب ١/ ١٢٣.

(١) في «الظاهرية»: وجعفر.

١٤٣ ــ مُتهَم، تركه أحمد وغيره، وكذّبه شعبة، وقال البخاري: متروك الحديث.

الضعفاء الصغير ٤٦؛ الضعفاء والمتروكين ١٠٨؛ الكامل ١/ق ٢٠٧/ب؛ ميزان الاعتدال ١/ ٤٠٦؛ تقريب التهذيب ١/ ١٣٠.

١٤٤ ــ وقال أبو زرعة: روى أحاديث لا أصل لها، وقال ابن عديّ: يسرق الحديث، ويأتي بالمناكير عن الثقات، وقال ابن حبّان: كان ممن يسرق الحديث ويقلب الأخبار.

الجرح والتعديل ٢/ ٤٨٣؛ الكامل ١/ق ٢١٦/ب؛ المجروحين ١/ ٢١٥؛ ميزان الاعتدال ١/ ٤١٢.

٧٢

ترجمہ: جابر بن یزید جعفی۔ جب ائمہ اہل بیت سے روایت کرتے ہیں تو وہ صحیح ہوتی ہے (جیسا کہ روایت چاند سورج گرہن امام محمد باقر حضرت زین العابدین سے ہے جو حضرت امام حسینؓ کے پوتے اور حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے پڑپوتے تھے)۔

مہدئ زمانہ کا حلفیہ اعلان

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔''

عکس حوالہ نمبر:44

روحانی خزائن جلد ۱۷　۱۴۳　تحفہ گولڑویہ

جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے اپنے لئے رمضان کے مہینہ میں خسوف کسوف کرا لیتے۔ بیشک وہ لوگ کروڑ ہا روپیہ دینے کو تیار تھے اگر کسی کی طاقت میں بجز خدا تعالیٰ کے ہوتا کہ اُن کے دعوے کے ایام میں رمضان میں خسوف کسوف کر دیتا۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اُس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجّال اور کذّاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا۔ یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی وعدہ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے۔ **قل عندی شهادة من اللّٰه فهل انتم مؤمنون. قل عندی شهادة من اللّٰه فهل انتم مسلمون.** یعنی ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو مانو گے یا نہیں۔ پھر ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کرو گے یا نہیں۔ یاد رہے کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت گواہیاں ہیں اور ایک سو سے زیادہ وہ پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ مگر اس الہام میں اس پیشگوئی کا ذکر محض تخصیص کے لئے ہے۔ یعنی مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کیلئے جس کی ابھی تکذیب نہیں ہوئی اور جس پر یہ شور تکفیر اور تکذیب اور تفسیق نہیں پڑا اور ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہو گئی ہے کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی۔ کیونکہ جس صدی کے سر پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی ﴿۴۴﴾

زمانہ مہدیؑ کی الہامی شہادات

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی گواہی

حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ (متوفّٰی 560ھ) ہندوستان کے ایک صاحبِ کشف بزرگ تھے۔آپ اپنے ایک قصیدہ میں امام مہدیؑ کے ظہور کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

خاموش باش نعمت اسرارِ مکن فاش
در سال ''کنت کنض'' باشد چنیں زمانہ

یعنی ''کنت کنض'' (جس کے اعداد 1240 بنتے ہیں) وہ زمانہ ہے جس میں امام مہدیؑ نے ظاہر ہونا ہے۔

تاریخ بلوچستان مطبوعہ 1907ء میں آپ کا ایک قصیدہ درج ہے۔اس میں مہدیؑ کا سنِ ظہور 1288 بتلایا گیا ہے جو تیرھویں صدی کا آخر اور چودھویں کا سر ہے۔فرماتے ہیں:۔

1۔ در ہزار و دو صد ہشتاد ہشت آں شاہ دین
مہدی آخر زماں اندر جہاں پیدا شود

یعنی 1288 میں وہ شاہ دین مہدی آخر زماں دنیا میں ظاہر ہوں گے۔(حضرت بانی جماعت احمدیہؑ 1290ھ میں مامور ہوئے) اسی قصیدہ کا ایک اور شعر ہے:۔

2۔غ ش چوں گذشت ازسرِ سال
بو العجب کاروبار می بینم

جب غ اور ش کے اعداد (1000+300=1300) گذر جائیں گے تو میں عجیب نشان رونما ہوتے دیکھ رہا ہوں۔(1311ھ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے دعوئ مہدی کے بعد چاند سورج کو رمضان میں گرہن ہوا۔)

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 45: تاریخ بلوچستان صفحہ 613-614 سنگ میل پبلی کیشنز چوک اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:45

مُصنّفہ

رائے بہادر ہتو رام

سنہ ۱۹۰۷ء

تلخیص و تعارف

سلیم اختر

سنگِ میل پبلی کیشنز
چوک اُردو بازار، لاہور

عکس حوالہ نمبر:45

۶۱۳

جا نو نوبت برہمایوں میرسد از لایزال
بعد ازاں شاہ جہانگیر است عالم را پناہ
چوں کند عزم سفر زیں سرائے در روا رفنا
پیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند
رخنہ گردد بعالم ملک او گردد خراب
در بہر خلق ماند اینچنیں گردد حیال
راستی کمتر شود کذب و غل گردد فزدل
ہمچناں دو عشر شاہ پادشاہی او کند
او بر آید بر کند آوازہ بر دو جہاں
اندراں اثنا قضا از آسماں آید پدید
خلق از وے جملہ در دوراں او گردد ستوہ
اینچنیں تا چند سالے پادشاہی او کند
از طفیل مقدمش گردد جہاں در اعتدال
ہمچناں دو عشر سال او شود فرماں روا
بعد ازاں شاہ قومی زور است احمد شاہ باد
چوں کند عزم سفر سوئے عدم آں بادشاہ
قوم سکھ را چیرہ دستی ہا کند بر مسلمین
بعد ازاں گبر و نصارٰی ملک ہندوستان تمام
تا شود در عہدشاں تنہا جدید بدعت ہا رواج
درمیان ایں و آں گردد بسے جنگ عظیم
فتح شاہ غربستان بزور تیغ جہد
در ہزار و دو صد ہشتاد و ہشت آں شاہ دین

غلبہ در اسلام باشد تا چہل در ملک ہند

بعد ازاں افغاں یکے از آسماں پیدا شود
زانکہ دور لطفہا اندر جہاں پیدا شود
تا نی صاحب قرآں شاہ جہاں پیدا شود
تاکہ پرورش خور بود شد بعد ازاں پیدا شود
از عجائب ناشنو کم آب زناں پیدا شود
مشتری از آسماں آتش فشاں پیدا شود
دوست دشمن گردد و رشک اندر جہاں پیدا شود
تاکہ او فرزند او جنگ بداں پیدا شود
والیئے در خلق عالم سرفشاں پیدا شود
زانکہ نام او معظم در جہاں پیدا شود
بر جراحت ہائے عالم مرہم آں پیدا شود
عاقبت فرزند کوچک والئے آں پیدا شود
غم بدر گردد ز عالم خرمی جہاں پیدا شود
غم نماند در جہاں خورم زماں پیدا شود
فتنہ نماند در جہاں خورم زماں پیدا شود
تا چہل ایں رخنہ ہا در خانہ دانش پیدا شود
تا چہل ایں جور بدعت اندراں پیدا شود
تا بعد حکمش میان ہندوستان پیدا شود
شاہ غربی بہر تنبیہ خروش عناں پیدا شود
قتل عالم بے شبہ در جنگ آں پیدا شود
قوم چیلے را شکست بیگیاں پیدا شود
مہدی آخر زماں اندر جہاں پیدا شود

بعد ازاں دجال لعین از اصفہاں پیدا شود

ترجمہ: 1288 میں وہ شاہ دین مہدی آخر زماں دنیا میں ظاہر ہوں گے۔

عکس حوالہ نمبر:45

۲۱۶

از برائے دفع دجال لعین آید فرود — عیسٰے مریم ہم از آسمان پیدا شود
پانصد و ہفتاد و ہجری بود تا ایں گفتہ شد — از برائے اہل دین امن و اماں پیدا شود
نعمت اللہ شاہ را چوں آگاہی شدہ از غیب — گفتہ او بے شبہ بر سر زماں پیدا شود

دیگر

صورت کردگار مے بینم — حالت روزگار مے بینم
از نجوم ایں سخن نمے گویم — بلکہ از کردگار مے بینم
غین و شین چوں گذشت از سال — بوالعجب کاروبار مے بینم
حکم امسال صورت دیگر است — نہ چو پیرست دار مے بینم
باغ اشجار بوستان جہاں — بے بہار و شجار مے بینم
چوں زمستان اولین بگذشت — دوم کش نو بہار مے بینم
در خراسان مصر شام و عراق — فتنہ کار زار مے بینم
ترک تا جک غرب شود یکجا — خون شاں نقل زار مے بینم
نائب مہدی آشکارا شود — بلکہ من آشکار مے بینم
بعد ازاں خود امام نور پیدا بود — کہ جہاں زو قرار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر — خلق از و بختیار مے بینم
م ح م د دال مے خوانم — نام او با وقار مے بینم
ید بیضا او چو باپ شدہ — باز ذوالفقار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من — دور آں شہریار مے بینم
گرگ با میش شیر با آہو — در چراگاہ برقرار مے بینم
عفو باشد وزیر سلطانم — ہمہ را کامگار مے بینم
نعمت اللہ نشستہ در کنجے — از ہمہ برقرار مے بینم

ترجمہ: جب غ اور ش کے اعداد (جو 1300 ہیں) گذر جائیں گے تو میں عجیب نشان رونما ہوتے دیکھ رہا ہوں ۔

"أربعین فی احوال المھدیّین" مصنفہ حضرت شاہ اسماعیل شہید صاحبؒ، مطبوعہ 1860ء کے ضمیمہ میں درج قصیدہ میں حضرت نعمت اللہ ولی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:۔مَیں یہ بات اٹکل سے نہیں کہتا بلکہ خدائے کردگار سے علم پا کر کہتا ہوں کہ مہدی وعیسیٰ ظاہر ہوں گے۔ نام "احمد" ہوگا، سیرت وصورت آنحضرت ﷺ جیسی ہوگی۔ان کو ایک یادگار بیٹا عطا ہوگا اور اسلام کو ان کے ذریعہ غلبہ نصیب ہوگا۔"غ" اور "ر" سال یعنی 1200 سال کے بعد عجیب وغریب کام دیکھتا ہوں یعنی اس وقت یہ نشان ظاہر ہونا شروع ہوں گے۔ (کیونکہ غ" کے اعداد 1000 اور "ر" کے اعداد 200 ہوتے ہیں۔)

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح　　نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی الہامی گواہی

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلویؒ (متوفی:1176ھ) بارھویں صدی کے مجدّد اور صاحبِ کشف والہام بزرگ تھے۔اپنی کتاب تفہیماتِ الٰہیہ کی تفہیم نمبر 227 میں دعویٰ مجددیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔"اللہ سبحانہ نے مجھے خلعت مجددیہ پہنائی"۔پھر تفہیم 228 میں اپنی الہامی گواہی دی ہے کہ مہدی ظاہر ہونے والا ہے۔فرماتے ہیں:۔

"میرے رب نے (جس کی شان بہت بلند ہے) مجھے علم دیا ہے کہ قیامت کا زمانہ قریب ہے اور مہدیؑ ظاہر ہونے کے لیے بالکل تیار ہے۔"

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر **46**: مجموعہ رسائل امام شاہ ولی اللہؒ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ 510۔شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جو 12 ویں صدی کے مجدد تھے،انہوں نے تو اور بھی معین کر دیا ہے یعنی 1268۔اور یہ کم وبیش وہی زمانہ بنتا ہے جس زمانہ میں مسیح موعود کے ظہور کی توقع کی جارہی تھی۔"

(خطبہ جمعہ 3 فروری 2006)

عکس حوالہ نمبر: 46

مجموعہ

رسائل امام شاہ ولی اللہؒ

التفہیمات الٰہیہ، البدور البازغہ در اصل حضرت شاہ صاحبؒ کے واردات قلبی، مکاشفاتِ روحانی، اسلامی احکام، معاشرتی مسائل، مصطلحات علوم اسلامی کا شاہکار نمونہ اور علوم الٰہیات کا نادر خزینہ ہیں

(جلد ہفتم)

(حصہ اوّل)

تحقیق و تعلیق:

مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

عکس حوالہ نمبر: 46

٥١٠

۲۲۷- تفہیم:

مجددیت

میرے دورۂ حکمت ختم ہونے پر اللہ سبحانہ نے مجھے خلعت مجددیہ پہنائی، پھر میں نے خلعت حقانیہ پہنی اور مجھ سے تمام علم فطری وفکری سلب کر لیے گئے۔ میں حیران و ششدر رہ گیا کہ مجھے مجددیت کس طرح دی گئی۔ پھر میرے رب جل جلالہ نے طریق خاص کی وضاحت کی۔ اس کے ذریعہ بغیر نظر فکری کے امیت اور مجددیت کے درمیان جمع کرنا ہے اور میں اب تک مجددیت کی تفصیل نہیں پا سکا۔ البتہ اس کا اجمال مجھے عطا کر دیا گیا اور میں مختلف امور کے درمیان جمع کا طریقہ جان گیا۔ اور میں یہ بھی جان گیا کہ شریعت میں رائے زنی کرنا تحریف اور قضا میں قابل قدر ہے۔

۲۲۸- تفہیم:

قرب قیامت کا ذکر

مجھے میرے رب جل جلالہ نے بتایا کہ قیامت قریب آ گئی ہے۔ اور مہدی خروج کے لیے تیار ہیں۔ اور طریقۂ متاخرہ کے حامل کے بعد کمال کا نمو منقطع ہو گیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہ وصی سب سے زیادہ طویل زندگیوں کی پرواہ نہ کرے۔ سبحان اللہ کمال کے امر کے لحاظ سے کیسے فتنے نازل ہوئے ہیں کہ اسی میں ان انوار کا عکس نظر آتا ہے جو وحی کے حامل ہیں۔ إنا لله وإنا إليه راجعون.

۲۲۹- تفہیم:

عوام اور انبیاء کے درمیان فرق کا مبدأ

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دل و دماغ میں پھونکنے اور کشف جیسے امور میں عوام انبیاء کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ خاص طور سے تکوینی امور میں۔ اور انبیاء ان کے درمیان کچھ امور میں مختص ہوتے ہیں۔ جیسے ان کی طرف فرشتے کا بھیجنا اور ان کا اس کو دیکھنا۔ لیکن ہمارے نزدیک معاملہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ عوام علم کے اخذ کرنے میں ان کے ساتھ بالکل بھی شریک نہیں ہوتے کہ ان کا وحی کو اخذ کرنا صرف اس لیے ہے کہ وہ اس پانی کی مانند ہے جس

نواب صدیق حسن خان کی گواہی

نواب صدیق حسن خان (متوفی 1307ھ) اہلحدیث کے بڑے عالم فاضل انسان تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب (اہلحدیث) نے ان کو مجدّد دوقت قرار دیا ہے۔آپ کی کئی تصنیفات ہیں۔ ایک اہم فارسی تالیف ''حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ'' ہے۔اس کتاب میں متعدد مقامات پر چودھویں صدی میں امام مہدیؑ کے ظہور کا ذکر ہے۔مصنف نے مختلف بزرگان سلف کے اقوال ظہورِ مہدی نقل کر کے آخر میں اُن کے ظہور کے بارے اپنی رائے بھی چودھویں صدی کی دی ہے۔

(i)۔اپنی کتاب کے صفحہ 41 پر لکھتے ہیں:۔

''تیرھویں صدی میں جو دس سال باقی ہیں اس میں امام مہدیؑ ظہور فرمائیں گے یا چودھویں صدی کے عین سر پر تشریف لائیں گے۔ یہ بات لازم اور ضروری ہے کہ چودھویں صدی کے پہلے سال میں قیامتِ کبریٰ کی نشانیاں ظاہر ہوں جن میں سب سے بڑی نشانی مہدیؑ کا آنا ہے۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 47: حجج الکرامہ صفحہ 41۔ مطبع شاہجہانی بھوپال

(ii)۔کتاب کے صفحہ 52 پر علامات زمانہ مسیح و مہدیؑ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:۔

''وبر ہر تقدیر ظہورِ مہدی بر سر صد آئندہ احتمال قوی ظاہر دارد۔''

کہ ہر صورت میں آئندہ صدی (چودھویں) میں مہدیؑ کے ظہور کی پختہ امید ہے۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 48: حجج الکرامہ صفحہ 52۔ مطبع شاہجہانی بھوپال

(iii)۔صفحہ 139 میں گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں صدی کے مجدّدین کا ذکر کر کے لکھا:۔

''چودھویں صدی کے سر پر جس میں دس سال باقی ہیں اگر مہدیؑ و عیسیٰؑ نازل ہوں تو وہ مجدّد اور مجتہد ہوں گے۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 49: حجج الکرامہ صفحہ 139۔ مطبع شاہجہانی بھوپال

عکس حوالہ نمبر:47

یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم

آثار القیامة فی حجج الکرامة

بعہد دولت مہد جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا باہتمام راجی غفران محمد عبد المجید خان

در مطبع شاہجہانی واقع بلدہ بھوپال بحلیہ انطباع پوشید

عکس حوالہ نمبر: 47

۱۴۱

سابع پس اگر روایت ہفت ہزار سالہ بودن عمر دنیا از حین ہبوط آدم تا فنای عالم بصحت رسد اصح ہمین باشد کہ مولد نبی صلعم
در اوسط الف سادس است نہ زیادت بر الوف سبعہ یعنی چہ و از کجا است و چون تواریخ امم علی اختلافہم بر یک نسق و بر یک
حساب نیست و غالب ہی خلاف یکدیگر است اگر این اختلاف سنوات در مدت مابین ہبوط آدم و مولد شریف آدم ال انجا ناشی شدہ
باشد مستبعد نیست ما از رجایات و اقوال وارده درین باب زیادت چند سال بر ہفت ہزار سال مستفاد میشود و وجہ آن چنانکہ
باید ظاہر نیست سیوطی گفتہ کہ بقای امت بعد از ہزار سال از رحلت آنحضرت صلعم از پانصد سال تجاوز نکند و بعض علماء وقت او
کہ فتوی بظہور مہدی و خروج دجال و نزول عیسی و دیگر اشراط کبری در مائۃ عاشرہ دادہ بودند آنرا رد کرده از پیش خود اثبات
نموده کہ مدت این امت بر الف زیاده شود ولیکن این زیادت بپانصد سال نرسد زیرا کہ وارد شده کہ مدت دنیا از وقت آدم تا قیام
ساعت ہفت ہزار سال است و آنحضرت صلعم در آخر ہزار ششم مبعوث شده و وارد شده کہ خروج دجال بر سر صد سال شود و عیسی
فرود آمده او را بکشد و چہل سال در زمین بماند و مردم بعد از طلوع شمس از مغرب یکصد و بست سال مکث کنند و میان ہر دو نفخہ
فاصلہ چہل سال است پس این دو صد سال شد کہ ناگزیر است از آن و ممکن نیست کہ این مدت بیکہزار و پنجصد سال کشد و برین تقدیر مدت
دنیا از وقت رحلت نبوی تا آخر یکہزار و چہار صد سال بالیقین و پانصد سال علی الاحتمال باشد انتہی گوییم حاصل این قول
آنست کہ مدت دنیا ہفت ہزار سال است و بعثت آنحضرت صلعم مثلاً در اول مائۃ سادس از الف سادس شد پس باقی از زمان
آنحضرت تا قیام ساعت یکہزار و پانصد سال باشد منجملہ آن قریب سیزده صد سال تا امروز گذشتہ و باقی از پانصد دو صد
سال است و دران این ہمہ اشراط کبری بظہور رسد و مقدمہ این اشراط ظہور مہدی است پس توان گفت کہ درین
دو صد سال کہ از مائۃ ثالث عشر باقی است ظہور کند یا بر سر صد چہار دہم شیخ علی متقی در رسالہ برہان اخبار و آثار دالہ بر تاخیر
مدت ہم آورده و بعضی گفتہ کہ اول ہزار ہفتم محسوب است از وقت وفات علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بنا بر آنکہ زمانہ خلافت
راشده منجملہ ایام نبوت است و این نیز مشعر بتاخیر مدت است اگرچہ مدتی قلیل باشد و اگر زمانہ خلافت امام حسن بن علی را رضی اللہ عنہما
کہ شش ماه بود تقریباً مثلاً بدان ضم کنند روزی چند دیگر افزون میشود زیرا کہ بحکم الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ
این ایام حسن نیز داخل زمانہ نبوت است ولیکن در نظر تحقیق این حساب را در صحت تعداد سنوات ہیچ دخل نیست چہ سخن در تعیین
عمر دنیا از ہبوط آدم تا فنای عالم و از مدت دنیا میان ہبوط آدم و مولد شریف خاتم صلعم است نہ در قصر و طول زمان نبوت و خلافت
پس اگر روایت ہفت ہزار سال بطریقہ محدثین محققین بصحت رسد تاویل ما نحن فیہ باین طریق باشد کہ از ہبوط آدم تا مولد
نبوی صلعم پنجہزار و پنجصد سال بود و در ولادت وی صلعم بر سر مائۃ سادس از الف سادس اتفاق افتاده و اختلاف مورخین
و منجمین و اصحاب زیجات و ارباب تقویم درین تواریخ بنا بر تقادم عہد امم سابقہ و بعد از منہ ماضیہ و انقطاع وصول اخبار اولین
باخرین با تفاوت سنین شمسیہ و قمریہ مطلع تطرق غلط و مسرح زیادت و نقصان حساب است ولیکن برین تقدیر لازم می آید کہ
سال اول صد چہار دہم از ظہور اشراط کبری و قیامت تجاوز نکند چہ بروی وقوع این اشراط بحسب دلالت اخبار کہ بعضی از ان منجم
است ہمین دو صد سال باقی است کہ از تاریخ امروز بعد چند سال غایت شود و نزد بعضی خروج دجال بر سر مائۃ ظہور مہدی ہفت سال
پیش از وی باشد و برین تقدیر ظہور او را از امروز نزدیک سال باقی است و ہر چند وجود اشراط صغری تمام بادر نیوقت

ترجمہ: ان سالوں میں اشراط کبریٰ ظاہر ہوں گی۔ ان نشانیوں کے مقدمہ کے طور پر ظہور مہدی ہے۔ پس کہا جا سکتا ہے کہ یہ چند سال جو کہ تیرھویں صدی سے باقی رہتے ہیں ان میں مہدی ظہور کرے گا یا چودھویں صدی کے سر پر۔

عکس حوالہ نمبر:48

۵۲

بعدل و داد پر کند چنانکه بجور و ستم پر شده بود و مقاتله روم بکند در ملحمهٔ کبری و قسطنطینیه را فتح نماید و خروج دجال در زمن او شود و عیسی علیه السلام فرود آمده در پس او نماز بگذارد و هرچه سوای این است همه مظنونه یا مشکوک است والله اعلم بحقیقة الحال انتهی قف گویم حدیث مذکور دو احتمال دارد یکی آنکه مراد دو صد سال از هجرت است دوم آنکه بعد الف از هجرت است و موید اول است آنکه جمیع یا اکثر آیات از زلازل و ریاح و رجفات و باریدن خون و سنگ و قتل اهل اعتزال و قرامطه و زنج و صیاح طیر و صیحه از آسمان و غرق و نار و طاعون و جز آن بعد مائتین واقع شده در آخر خلافت مامون تا آنکه در خلافت متوکل خیلی کثرت و توالی پیدا کرد و هنوز در ترقی است و دلالت دارد بر آن حدیث بهترین شما بعد دو صد سال هر خفیف الحاذ باشد و بطریق ضعیف مروی است که پیدا نشود بعد دو صد سال مولودی که باشد خدا را در وی حاجت و برین تقدیر ظهور آیات قریبه بساعت مقید نخواهد بود بما بعد الالفین و اگر مراد احتمال ثانی است یعنی بعد دو صد سال از الف پس لازم نمی آید تاخر مهدی تا اینوقت بنا بر جواز اختصاص آیات ببعض آیات کبری بیچه دابة الارض و طلوع شمس از مغرب و هدم کعبه و خروج نار از عدن و نحو آن و بر هر تقدیر ظهور مهدی بر سر صد آینده احتمال قوی ظاهر دارد و اگر متاخر شد پس

حق تعالی اعلم است باحوال عباد و بلاد **فصل ششم** در بیان خلافت بنی امیه و عباسیه و دیگر ملوک و سلاطین که در ملت اسلامیه در عرب و عجم فرمان روائی باستقلال با بکمال یا بالتبع باستحقاق یا بتغلب کرده اند و زمان حکومت ایشان تا آخر [illegible] از هجرت کشیده و بقای امت مرحومه تا یک الف مطابق خبر مخبر صادق بوجود ایشان صورت گرفته پس باید دانست که چون سی سال از رحلت خیر البشر صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم که مدت خلافت راشده همان بود بگذشت دنیا ملک عضوض گردید و زمام حکومت ارض بدست بنی امیه قبیلهٔ حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه آمد و شد انچه شد و تا آخر سنه یکصد و سی و دو وا [illegible] منقرض شد بعد ملک بقبضهٔ اقتدار بنی العباس آمد و ایشان پانصد و بست و چهار سال قمری در بغداد حکمرانی کردند تا اینوقت بوستان اسلام نضارت و رونق تمام داشت [illegible] از ایشان مهد خلافت بر سوم [illegible] و اهل عجمیه [illegible] ملک را بجبر و عنوه گرفتند پس اول خلیفه از مرد بنی امیه معاویه بن ابی سفیان است رضی الله عنه و آخر ایشان مروان جعدی است و مدت ملک ایشان نود و چند سال است که تقریباً هزار ماه باشد و بیعت خلافت با معاویه روز اجتماع حکمین شد و بعضی گفته بیت المقدس بعد قتل علی و بیعت تامه و نزع امام حسن از امر ریاست واقع شد و وی زیاد را که از اولاد عبید بود [illegible] بخود مستلحق کرد و بر بصره والی ساخت و خراسان و سجستان را بسوی او مضاف نمود و هند و بحرین و عمان را برای وی جمع ساخت و عمال معاویه در خطبه [illegible] جمعه [illegible] علی را سب میکردند اما نام او نمی بردند بلکه ابو تراب میگفتند گویند اهل شام میل شدید داشتند بعبد الرحمن بن خالد بن الولید معاویه او را زهر دادانید و در سنه چهل و هشت قسطنطنیه را فتح کرد و درین جیش ابن عباس و ابن زبیر و ابو ایوب انصاری هم بودند و در سنه پنجاه و شش معاویه از مردم بیعت ولایت عهد برای یزید گرفت و اهل شام و عراق در بیعت [illegible] اهل مدینه حسین بن علی و ابن عمر و ابن زبیر و عبد الرحمن بن ابی بکر انکار نمودند [illegible] در ماه رجب سنه شصت از هجرت [illegible] وفات کرد و مدت خلافت او نوزده سال و سه ماه و بست و یک [illegible] اسلام آورد معاویه هم او و پدرش روز فتح مکه [illegible] کاتب رسول خدا صلعم و عامل عمر بر شام تا چهار سال و تا [illegible] سال بعهد عثمان [illegible]

ترجمہ: امام مہدی کے ظہور کا ہر اندازے کے مطابق آئندہ صدی میں قوی امکان ہے اور اگر تاخیر ہو جائے تو اللہ بہتر جانتا ہے۔

عکس حوالہ نمبر:49

۱۳۹

سیفر سو دان شد امتی محتاج قوم یاتون من بعدی یومنون بی ولم یرونی ویعملون بما فی الورق المعلق آ بوہریرہ گوید گفتم
این کدام ورق ست تا آنکہ مصاحف را دیدم عثمان باین روایت بسی مسرور شد و ابوہریرہ را ببست ہزار درہم در جائزہ داد و
گفت و اللہ انک تحفظ علینا حدیث نبینا صلعم و آن اینجا معلوم شد کہ آنحضرت صلعم بوحی الٰہی میدانست کہ عثمان در خلافت خود بجمع
مصاحف خواہد پرداخت و عمر بن خطاب در خلافت خود تاریخ ہجرت مقرر خواہد کرد و صحابہ احادیث منوطہ بمعلوم الوقوع روایت کردند
باآنکہ ذکر کردہ اند کہ اصل تاریخ در زمن نبوی بود ہست و عمر بن خطاب صرف وضع آن استبداد نمود انتہی بعدہ ذکر مجدد و کثیر
التالیف بودن خود و شہرت آن تو الیف در بلاد عجم و عرب رسیدن خود بمرتبہ اجتہاد مطلق بر سر صد نہم کردہ و در مجالس
الابرار گفتہ علامہ ناصری فرمودہ شک نیست در آنکہ فتنہ مائۃ تاسع ہمین فتنہ سلیم خان و حروب و با برادران و کشتن ایشان
با اولاد ست باز حرب او با صاحب شرف و کسر و قتل و اخذ بلاد او باز اجتماع او بعسکر مصر و قتل سلطان و اکابر امراء آنجا و کرد
با اہل مصر آنچہ کرد و در مائۃ عاشر فتن کثیرہ و متوالیہ غیر منقطعہ الی الآن بود تا آنکہ اہل اسلام بایکدیگر در قتل بعض بعض را
معاملہ کفار کردند و حدیث حجۃ الوداع آمدہ لاترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض انتہی و در مائۃ حادی عشر در
اقلیم ہند فتنۂ اکبر پادشاہ دہلی بود و ذکرش خواہد آمد و در شر و فتن و ترویج رسوم کفر و نفاق و فسوق و رفث و فجور کمتر از
فتنۂ قرامطہ باطنیہ بود و مجدد این مائۃ شیخ احمد سرہندی فاروقی ست وحدت وجود را بوحدت شہود فرود آورد و
تصوف را از بدعات صوفیہ پاک کرد و جہانگیر پادشاہ را سجدہ تحیت نکرد و در قلعۂ گوالیار محبوس گردید و در مائۃ ثانی عشر
فتنۂ بقیہ اولاد اکبر از سلاطین دہلی و طوائف الملوک ہند و زوال سلطنت بحصول ضعف اتفاق افتاد و مجددان این مائۃ و
مجتہدان این عصر در ہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و در یمن سید محمد بن اسمٰعیل بن صلاح الامیر الیمنی و محمد بن عبدالوہاب بن
سلیمان بن علی النجدی و شیخ محمد حیات المدنی و امثال ایشان اند و در اوائل مائۃ ثالث عشر غلبۂ فرنج بر اکثر مدن و اطراف
مملکت ہندوستان و خانہ بربادی اسلام و مسلمانان شد و علماء دین مقبوض شدند و جہل شیوع تام گرفت تا آنکہ در صد
کس بلکہ ہزار نفس یک عالم مجتہد ہم نتوان یافت لیفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید و نوبت تا باینجا رسید کہ اگر امروز کسی دعوی
اجتہاد کند یا ادعاء تجدید دین نماید از ہر سو تحجر و مدر طعن و تشنیع مرمی شود و مدعیان مشیخت و فضیلت بتکفیر و تجہیل و
تبدیع وی برخیزند و او را در حضر و بدو زندگی بسر بردن دشوار افتد و ممقوت ہر یگانہ و بیگانہ شود و مطرود و مردود
ہر دانشمند گردد و نعوذ باللہ من جمیع ما کرہ اللہ و مجدد این مائۃ محمد بن علی شوکانی در یمن و شاہ عبدالعزیز دہلوی و اخوان
ایشان در ہند اند و ہم شیخ اسمعیل بن عبدالغنی بن ولی اللہ دہلوی کہ بتبعیت سید احمد بریلوی توحید را از شرک و سنت
را از بدعت ممتاز ساخت ہم بزبان و بیان و ہم بسیف و سنان و برکت تجدید و تالیف او باوجود انحطاط الی الآن موجود ست
و بر سر مائۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی ست اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسی صورت گرفت پس ایشان
مجدد و مجتہد باشند و ورنہ ہر کہ از زمرۂ علماء ہند و حجاز ان تدوین سنت و را اکثر ابواب شرع شریف کردہ و تالیفات و در حیات
وی با قطار ارض رسیدہ و از رد و قبول معاصرین در ترویج سنن صحیحہ تصنیف کتب و رسائل در تفسیر و حدیث باک
نداشتہ ست وی مجدد دین باشد **قف** تتبع دواوین اسلام و کتب تواریخ و اقوال علماء محققین مشعر ست بآنکہ ہر مجدد

ترجمہ: چودھویں صدی کے سر پر جس میں دس سال باقی ہیں اگر مہدیؑ و عیسیٰؑ نازل ہوں تو وہ مجدّد اور مجتہد ہوں گے۔

پھر نواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ 394 پر فرماتے ہیں:۔

(i) اہلِ سنّت کا یہی مذہب ہے کہ الآیات بعد المائتین یعنی بارہ سو سال گذرنے کے بعد یہ علامات شروع ہو جائیں گی اور مہدی مسیح اور دجّال کے نکلنے کا وقت آ جائے گا۔ ابوقبیل کا قول ہے کہ سن 1204 میں مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ لیکن یہ قول بھی صحیح نہ نکلا۔ شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ کا کشف ہے کہ ان کو تاریخ ظہورِ مہدیؑ لفظ چراغ دین میں بتائی گئی ہے جس کے اعداد 1268 بنتے ہیں۔

(ii) قاضی ثناء اللہ پانی پتی (متوفی :1225ھ) نے رسالہ سیف مسلول میں لکھا کہ علمائے ظاہری و باطنی کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تیرھویں صدی کے اوائل میں ظہورِ مہدیؑ ہوگا......بعض مشائخ اپنے کشف میں یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ مہدیؑ کا ظہور بارہ سو برس سے پیچھے ہوگا اور تیرھویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 50: حجج الکرامہ صفحہ 394۔ مطبع شاہجہانی بھوپال

اسی کتاب کے صفحہ 395 پر موصوف لکھتے ہیں کہ:۔

(الف) یہ سال تو گذر گئے اور تیرھویں صدی سے صرف دس برس رہ گئے اب تک نہ مہدیؑ نہ عیسیٰؑ دنیا میں آئے۔ مَیں بلحاظ قرائن قویّہ گمان کرتا ہوں کہ چودھویں صدی کے سر پر ان کا ظہور ہوگا۔

(ب) وہ قرائن یہ ہیں کہ تیرھویں صدی میں دجّالی فتنے بہت ظہور میں آ گئے ہیں اور اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح نمودار ہو رہے ہیں اور اس تیرھویں صدی کا فتن و آفات کا مجموعہ ہونا ایک ایسا امر ہے کہ چھوٹے بڑے کی زبان پر جاری ہے۔ یہاں تک کہ جب ہم بچے تھے تو بڑھی عورتوں سے سنتے تھے کہ حیوانات نے بھی اس تیرھویں صدی سے پناہ چاہی ہے۔

(ج) اب وہ وقت قریب ہے کہ جو مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا ظہور ہو کیونکہ علامات صغریٰ سب وقوع میں آ گئی ہیں۔ اور ان نشانیوں کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ یہ سب واضح علامات اور روشن نشانات اس بات پر گواہ ہیں کہ اب وہ وقت ظہورِ مسیح و مہدیؑ بہت نزدیک ہے۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 51: حجج الکرامہ صفحہ 395۔ مطبع شاہجہانی بھوپال

عکس حوالہ نمبر:50

۳۹۴

من فوق ستمائة والفا رخت القاف ثمانين والجيم المعجمة بواحدة من اسفل ثلاثة وذلك ستمائة وثلاث وثمانون سنة وهي في اخر القرن السابع ولما انصرم هذا العصر لم يظهر حمل ذلك بعض المقلدين لهم على ان المراد بتلك المدة مولده وعبر بظهوره عن مولده وان خروجه يكون بعد العشر والسبعمائة فانه الامام الناجم من ناحية المغرب قال ابن ابي واطيل واذا كان مولده كما زعم ابن العربي سنة ثلاث وثمانين وستمائة فيكون عمره عند خروجه ستا وعشرين سنة انتهى و محمد بن حنفیہ گفتہ بوذیم تردعلی مردی سوال کرد از وی کہ مہدی کی بیرون آید گفت ہیہات وعقد کرد بدست خود ہفت را یعنی از یک تا نہ بشمرد و فرمود بیرون آید در آخر زمان اخرجہ الحاکم وصححہ وقد سبق ہذا الحدیث مع الکلام علیہ فی موضعہ گویم شاید این بشارت ست بانکہ ظہور وی بعد از ہفتصد سال از ہجرت شود یعنی تا این مدت خود بیرون نمی آید بعد از ان خروج او مرجوست تا کی برآید چہ بحدیث شامل ما بعد کثیر ست صفی الدین بن ابی المنصور در عقیدہ خود گفتہ در حدیث آمدہ ان صلحت امتی فلہا یوم وان فسدت فلہا نصف یوم مراد آنست کہ اگر میخواہد قوت سلطان شریعت تا انتہاء الف می ماند زیرا کہ یک یوم نزد پروردگار برابر ہزار سال ست بعدہ امر شریعت مضمحل گردد و دین غریب شود چنانکہ در بدایت امر بود و ابتداء این اضمحلال بعد گذشتن سی سال از قرن یازدہم باشد و درینوقت انتظار کردہ شود خروج مہدی علیہ السلام انتہی و ابو قبیل گفتہ اجتماع مردم بر مہدی در سنہ دو صد و چہار باشد یعنی بعد ہزار سال از ہجرت اخرجہ نعیم بن حماد و باین حساب ظہور او بر سر صد سیزدہم از ہجرت کہ ما درآنیم لازم می آید و گویند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تاریخ ظہور او در لفظ چراغ دین یافتہ و بحساب جمل عدد وی یکہزار و دو صد و شصت و ہشت میشود و این مخالف ظہور او بر سر مائۃ ست ہر مائۃ کہ باشد اللہم مگر این تاریخ ولادت او گفتہ ست نہ تاریخ خروج زیرا کہ باین حساب اگر بر سر صد سیزدہم جلوہ گر شود عمر او سی و دو سال باشد و اگر در عشرۂ اولی از مائۃ خروج فرماید چہل و دو سالہ باشد لیکن این سالہا گذشت و از مہدی نشانی در عالم یافتہ نشد و این کشف صحیح نیامد قاضی ثناء اللہ پانی پتی در سیف مسلول گفتہ ظہور او بظن و تخمین علماء ظاہر و باطن در اوائل صد سیزدہم از ہجرت گفتہ اند لیکن تعین یعنی تاریخ ظہور او از پیغمبر خدا صلعم ثابت نشدہ انتہی وہذا ہو الحق الصریح و بعض از مشایخ و اہل علم گفتہ اند کہ خروج او بعد دوازدہ صد سال از ہجرت شود و ورنہ از سیزدہ صد تجاوز نکند زیرا کہ مدت عمر دنیا باسقاط کسرات ہمین ہفت ہزار و پانصد سال بظن و تخمین نشان دادہ اند و بعثت آنحضرت صلعم در اول ہزار ہفتم اتفاق افتادہ و سیوطی گفتہ وارد ست کہ دجال بر سر مائۃ خروج کند و عیسیٰ علیہ السلام از آسمان فرود آمدہ او را بقتل رساند و چہل سال در زمین ماند و مردم بعد طلوع شمس از مغرب یکصد و بست سال بکث کنند و میان نفختین فرق چہل سال ست این دو صد سال شد و خروج دجال قبل طلوع شمس از مغرب ست و مدت مابین خروج دجال و طلوع شمس معلوم نیست کہ چہ قدر ست انتہی و چون تا حال خروج دجال اتفاق نیفتادہ و مدت دنیا قریب سہ صد سال بر الف متزائد گشتہ لہذا گفتہ اند کہ بقاء این امت از ہزار تجاوز کند اما از پانصد سال بر الف متجاوز نشود و نیز وارد شدہ کہ ظہور مہدی ہم بر سر مائۃ باشد مجدد الف ثانی در مجلد ثانی بذکر قرن غربی استیفن گفتہ قدوم او علیہ الرضوان بر سر مائۃ خواہد بود و درینوقت از مائۃ بست و ہشت سال گذشتہ انتہی و اخبار کثیرہ درین باب وارد ست و مؤید او ست بودن مہدی مجدد دین و سنت اللہ بران جاری شدہ کہ ہر مجدد دین بر سر صد بیرون آید پس ظہور مہدی ہم بر سر مائۃ می باید نہ در وسط مائۃ و پایان او و خروج او پیش از دجال ہفت سال بود و دجال بر دست

(i) ← شروع

(ii)

ترجمہ: **(i)**۔صفی الدین بن ابی منصور نے اس حدیث میں کہ اگر میری امت درست رہی تو اس کے لئے ایک یوم ہے اور اگر بگڑ گئی تو نصف یوم۔درستی سے مراد قیام شریعت اور یوم سے مراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک ہزار سال ہے۔جس کے بعد شریعت میں کمزوری آ گئی اور دین کمزور ہو گیا۔چنانچہ اس کمزور حالت میں گیارھویں صدی کے 30 سال گزر جانے پر امام مہدی کا انتظار کرنا چاہیے۔اور ابو قبیل نے کہا ہے کہ لوگ مہدی پر 204 میں یعنی ہجرت کے ایک ہزار سال بعد 1204 کے بعد جمع ہوں گے۔اور اسی حساب سے اس تیرھویں صدی میں مہدی کا آنا لازم ہے۔اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ امام مہدی کی تاریخ ظہور لفظ چراغ دین ہے کہ بحساب جمل اس کے اعداد 1268 بنتے ہیں۔اگر چہ یہ صدی کا سر نہیں ہے ممکن ہے کہ یہ انھوں نے اس کی تاریخ ولادت بیان کی ہو نہ کہ تاریخ ظہور۔

(ii)۔اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی کتاب سیف مسلول میں کہا کہ علماء ظاہر و باطن نے اپنے گمان اور اندازے کے مطابق مہدی کا زمانہ تیرھویں صدی ہجری کا آغاز بتایا ہے۔لیکن معین تاریخ ظہور آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

عکس حوالہ نمبر:51

(الف)

۳۹۵

عیسی بن مریم گشته شود پس قول سیوطی که دجال بر سر مائه خارج گردد معنی وی آنست که مائه ظهور مهدی و نزول عیسی و خروج
دجال واحد است سر مائه تا ده سال بلکه بست سال بلکه زیاده ازان متصور است و فاصله قلیل میان ظهور و خروج ایشان لایق
التفات نیست و چون ازین قرن که در شمار جمل از سنین هجرت وی صلعم سیزدهم ست نود سال گذشته و مهدی در عالم ظاهر
نشده بخاطر میرسد که شاید بر سر صد چهاردهم ظهور وی اتفاق افتد و ابو نصر از ابو عبدالله جعفر صادق آورده که بیرون نیاید
مهدی مگر در سالهای طاق سال یکم یا سوم یا پنجم یا هفتم یا نهم گویا عشره اولی را اول مائه شمرده و بی شبهه تا نصف اول مائه
اول مائه ست نزد ظاهر عقل و در بعض روایات آمده که ظهور او هفت سال پیش از دجال بود و دجال بر سر مائه خروج کند و مهدی
مجدد دین ست و آنکه در باره مجددین آمده که ان الله یبعث علی راس کل مائة سنة من یجدد لها امر دینها پس بعضی از اهل علم
گفته اند که در مجدد شرط ست که مائه بگذرد و وی زنده باشد پس اگر ظهور او را پیش از دجال بهفت سال فرض کنند و بقاء او

(ب)

تا خروج و قتل آن لعین بمیان ضم نمایند منافاتی میان این دو روایت باقی نمی ماند والله اعلم و مؤید او ست وجود فتن صغری
بتمامها در عالم و تسلسل وی در رنگ پاره های شتاب رود سلک گوهر که یکی بعد دیگری بیفتد و بودن این صد سیزدهم موقع فتن و آفات
کثیره عظیمه چیزی ست که بر زبان که و مه شهرت دارد تا آنکه طفل بودیم پیرزنان را میشنیدیم که میگفتند حیوانات ازین مائه پناه
خواسته اند و هر چند این معنی بعینه از حدیثی صحیح ثابت نیست اما ملاحظه انقلاب عالم و تقلب احوال بنی آدم که درین زمان آخر ست
شاهد عدل ست بر آنکه پیش ازین رنگ گیتی باین عنوان نبود شرح این ماجرا طوامیر طویله و دفاتر ثقیله میخواهد مشتی نمونه از خروار
و اندکی از بسیار در ابواب سابقه جلوه گر شده ما بقی را بران قیاس باید کرد و آنچه باقی ست همین ظهور مهدی موعود ست
تا کی اتفاق افتد و کدام وقت از ازمنه آتیه مرضی او تعالی باشد و این همه تواریخ مستخرجه مکاشفان و عالمان حجت را نمی شاید
بلکه نوعی از ادعاء علم الغیب ست که حق تعالی بدان مستاثر بوده و احدی از خلق دران با وی شریک نیست و خطا در
کشف بسیار ست نعم بالاجمال اینقدر میتوان گفت که زمانه فاطمی منتظر قریب الحصول و مرجو القرب ست زیرا که هر آینده نزدیک

(ج)

و هر فائت بعید میباشد و وقوع امارات صغری بجمیعها و تغیر عظیم عالم و اهل عالم و ضعف تام اسلام و رفع علم و شیوع جهل و
کثرت فسق و فجور و بغضا و حسد و حب شدید مال و قصر همت در تحصیل اسباب معاش و ذهول کلی از دار آخرت و ایثار کامل
دنیا بر اخری امارات جلیه و علامات بینه قرب زمان ظهور او ست والله اعلم بالصواب سیاق الکلام فی هذا ان شاء الله تعالی فی
موضع آخر ایضا **فصل** در اعوان و انصار و صاحب رایت مهدی پس ابن عباس گفته انصار او مردم شام باشند سه
صد و پانزده کس بعدد اصحاب بدر نعیم بن حماد از ابن مسعود آورده یخرج سبعة نفر علماء من افق شتی علی غیر میعاد یبایع لکل
رجل منهم ثلاثمائة و بضعة عشر رجلا حتی یجتمعوا بمکة الحدیث مراد باین هفت نفر و مبایعان شان اعوان مهدی اند و نیز
از کعب آورده که گفت قادة المهدی خیر الناس و اهل نصرته و بیعته من اهل الکوفة والیمن و ابدال الشام مقدمته جبرئیل و ساقته
میکائیل الحدیث علی متقی در برهان گفته ناصران و یاران مهدی کوفیان و اهل یمن و ابدال شام باشند انتهی و علی مرتضی
گفته فراهم کند خدای تعالی برای او قوم بسیار مانند پاره های تو بر تو ابر و فرمود آنحضرت صلعم بیرون آید مردی از ماوراء النهر گفته
میشود او را حارث وی حراث ست یعنی کشتکار بر مقدمه لشکر او مردی باشد که او را منصور گویند الحدیث اخرجه ابو داود

ترجمہ: (الف)۔یعنی نزول عیسیٰ ،مہدی اور خروج دجال کی ایک ہی صدی ہے۔اور صدی کا سر 10 سال بلکہ 20 سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کو تصور کیا جاتا ہے۔ان کے ظہور اور خروج کا درمیانی عرصہ توجہ کے لائق نہیں۔ یہ صدی بحساب جمل رسول کریم ﷺ کی ہجرت کے بعد سے تیرھویں صدی ہے۔90 سال گزر چکے ہیں اور مہدی ظاہر نہیں ہوا۔میرا خیال ہے کہ شاید چودھویں صدی کے سر پر اس کا ظہور ہو۔ **(ب)**۔اس تیرھویں صدی میں بکثرت بڑی بڑی آفات اور فتن ظاہر ہوں گے، یہ باتیں زبان زد عام اور مشہور ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم بچے تھے تو بزرگ عورتوں سے سنتے تھے کہ حیوانات نے بھی اس صدی سے پناہ مانگی ہے۔ **(ج)**۔اور اس کے وقوع کی تمام علامات صغریٰ میں عالم اور اہل عالم میں عظیم تغیر، اسلام کا کامل ضعف، اور علم کا اٹھ جانا، اور جہالت کا پھیل جانا، اور فسق و فجور اور حسد و بغض کی کثرت، اور مال کی شدید محبت کا پیدا ہو جانا، اور اسباب معاش کے حصول کی ہمت ٹوٹ جانا، اور آخرت سے کلی طور پر غافل ہو جانا اور دنیا کے لئے کامل طور پر قربان ہو جانا، اس کے ظہور کے زمانہ کے نزدیک ہونے کی آخری، واضح اور روشن علامات میں سے ہیں۔

علامہ سیدنورالحسن خان ابن نواب صدیق حسن خان آف بھوپال کی گواہی

''اقتراب الساعۃ'' ابوالخیر سیّد نورالحسن خان صاحب کی 1309ھ کی تصنیف ہے۔اس کا نام ''اقتراب الساعۃ'' سورۃ القمر کی پہلی آیت اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ سے ماخوذ ہے یعنی قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔حضرت علامہ ابن عربیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس میں امام مہدیؑ کی آمد کی پیشگوئی ہے جو زمانہ دورانِ قمر یعنی چودھویں صدی میں تشریف لائیں گے۔

1۔ اقتراب الساعۃ کے مصنف بڑی شدّت سے چودھویں صدی میں مہدی کے منتظر نظر آتے ہیں اوراس کے ظہور کی تمنا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> چودھویں صدی کا پہلا سال ہے اور مہدیؑ ابھی ظاہر نہیں ہوئے حالانکہ ان کو تیرھویں صدی میں ظاہر ہونا چاہیے تھا۔پھراس امید کا اظہار کرتے ہیں کہ شاید چار چھ برس میں چودھویں کے سر پران کا ظہور ہو۔

2۔ پھر کتاب **الاشاعۃ فی علامات الساعۃ** کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

> انہوں نے مہدیؑ کے ظہور کا اندازہ بارھویں یا تیرھویں صدی بتایا تھا وہ بھی ٹھیک نہ اترا۔پھر چودھویں صدی کے فتنوں کا ذکر کر کے مہدیؑ کی ضرورت کا ذکر کرتے ہیں کہ اب تو اسے ظاہر ہونا چاہیے۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 52: اقتراب الساعۃ صفحہ 321 مطبع مفید علم الکائنہ آگرہ 1301ھ

افسوس صد افسوس ! باوجودیکہ مصنف کتاب کے زمانہ چودھویں صدی میں ہی مہدی کے دعویدار حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحبؑ نشانوں کے ساتھ ظاہر ہو چکے تھے مگر موصوف ان کی شناخت سے محروم رہے۔ایں سعادت بزور بازو نیست

عکس حوالہ نمبر:52

قال الله سبحانه وتعالى اقتربت الساعة وانشق القمر

اِقْتِرَابُ السَّاعَة

طبع في مطبعة مفيد عام الكائنة في آگره

بادارة المنشي محمد احمد خان
الصوفي سلمه الله
تعالى

۱۳۰۱ھ

عکس حوالہ نمبر:52

۲۲۱

روایت نعیم بن حماد ترجیح دیتی ہے محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے یقوم المھدی سنۃ
مائتین اسیطرح جعفر صادق علیہ السلام سے بھی مروی ہے کہ مہدی سنہ دوسو
مین نکل کھڑے ہونگے یعنی بعد ہزار ہجری کے ابی قبیل نے کہا اجتماع الناس علی المھدی
سنۃ اربع ومأتین اخرجہ نعیم بن حماد ایضاً مین کہتا ہون اس حساب سے
1- ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہیئے تھا مگر یہ صدی پوری گزر گئی
مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب
کے لکھنے تک چھ مہینے گزر چکے ہین شاید اللہ تعالٰے اپنا فضل وعدل رحم وکرم
فرمائے چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہوجاوین اتنی بات تو ضرور ہوئی کہ
تیرہوین صدی کے اوائل مین بھی حسب وعدۂ رسالت پناہی صلعم مجدد دین کے
پائے گئے ہین قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی اسی صدی سیزدہم کے مجدد تھے قطر
صنعاء مین بارہوین صدی کے آخر مین پیدا ہوئے صدی گزر گئی زندہ رہے یہانتک
کہ سنہ پچاس یا پچپن مین اس صدی کے انتقال فرمایا جیسے نصرت سنت انسے ہوئی
پھر ویسی کسی سے نہ دیکھی نہ سنی جزاہ اللہ عن المسلمین خیراً ہند مین سید احمد بریلوی
قدس سرہ مجدد ہوئے آنسے بھی رفع شرک وبدعت کا خوب ہوا صاحب اشاعۃ سنہ اکہتر یا
چہتر ہجری مین تھے انہون نے اندازہ ظہور مہدی علیہ السلام کا اول بارہوین صدی
2- یا تیرہوین صدی مین کیا تھا مگر وہ حساب ٹھیک نہ اترا اب یہ صدی چودہوین شروع
ہے ہر طرف سے آواز فتنے وفساد نے کانون کو بہر دیا ہے دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھے
ہماری فاقہ مستی کونسا رنگ لا دے **تنبیہ** اشاعۃ مین کہا ہے وجہ جمع کی درمیان
ان روایات کے یہ ہے کہ کمال ظہور انکا وقت فتح قسطنطنیہ کے سنہ دوسو مین
ہوگا یعنی بعد ہزار ہجری کے سارے آدمیون کا اجتماع نزدیک انکے سنہ دوسو
چار مین ہوگا یہ بات بعد فتح رومیہ وقاطع کے ہوگی سو یہ روایات کچھ منافی خروج

خواجہ حسن نظامی کی گواہی

خواجہ حسن نظامی صاحب کی تصنیف ''کتاب الامر یعنی امام مہدی کے انصار اور ان کے فرائض'' 1912ء میں شائع ہوئی۔ اس میں انہوں نے ظہورِ امام مہدیؑ چودھویں صدی میں ہونے کا ذکر کیا اور بتایا ہے کہ ان کے ظہور کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں اور یہی زمانہ ان کے ظہور کا ہے۔

صفحہ 41 کے حوالہ میں خواجہ حسن نظامی حضرت ابن عربیؒ کی کتاب فتوحاتِ مکیّہ باب وزراء المہدی سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے 1335ھ میں ظہورِ مہدیؑ کی خبر دی ہے۔

پھر صفحہ 56 میں الٓم کے میم سے ظہورِ مہدی کی طرف اشارہ لیا ہے کہ امام مہدی 1340ھ میں ظاہر ہو جائے گا۔ چنانچہ 1340ھ کے سال کے ساتھ مسلمانوں کو بہت امیدیں رہیں یہاں تک کہ یہ سال گذر گیا۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 53: کتاب الامر صفحہ 41۔56 مطبوعہ 1913ء درویش پریس دہلی

خواجہ حسن نظامی صاحب کے زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مسیح ومہدی کا دعوی فرما چکے تھے اور آپ کی تائید میں 1311ھ میں رمضان کے مہینہ میں خاص تاریخوں میں چاند سورج گرہن کا نشان بھی ظاہر ہو چکا۔ مگر چونکہ خواجہ حسن نظامی صاحب کو اپنی گدی چھوڑ کر حضرت مرزا صاحب کو ماننے کی توفیق نہ ملی اس لئے اپنے مریدوں کو مزید انتظار کی طفل تسلیاں دے کر ٹال مٹول کرتے رہے مگر کب تک؟ چودھویں صدی کے جو سال 1335 یا 1340 انہوں نے اپنے اندازے سے بتائے ان میں بھی کوئی اور مہدی نہ آیا۔ مگر چودھویں صدی میں مہدی کے آنے پر خواجہ صاحب قائم رہے۔ جس کے لئے میدان میں ایک ہی مدعی ہیں اور وہ ہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام!!

عکس حوالہ نمبر:53

(نئے اضافہ کے بعد دوسری بار چھپی)

ہوالکل

یامبین

کتاب الامر

یعنی

امام مہدی کے انصار اور اُن کے فرائض

حصّہ دوم شیخ سنوسی

...میں زرتشتی۔ موسائی۔ عیسائی۔ اور ہندو مذہب کی مستند اور معتبر کتابوں سے حضرت امام مہدی کے ظہور کی بشارتیں۔ اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں سے بادشاہ کابل ... عروج و خسروج کا ثبوت۔ اور شہنشاہ جارج پنجم کے اسلامی اوصاف۔ اور انگریزی پارلیمنٹ ... دعوت اسلام اور شیخ سنوسی کی تباہی ہوئی وہ آیات جنہیں سائنس کی آئندہ ہونیوالی ایجادوں ... رہے۔ اور مسلمانوں کو ہندوؤں۔ عیسائیوں۔ سکھوں وغیرہ سے دوستی کی تلقین اور برٹش ... وفاداری پیدا کرنے والی خوشنما باتیں اور حضرت امام مہدی کے انصار کے فرائض وغیرہ درج ہیں

جسکو سیدی مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی سنوسی خواہرزادہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی و دبیر حلقہ نظام المشائخ دہلی و آنریری چیف ایڈیٹر اخبار توحید نے مرتب فرمایا

...خاکسار محمد انوار ہاشمی قادری منیجر اخبار توحید میرٹھ نے سنہ ۱۹۱۳ء میں

ملا محمد الواحدی صاحب کے

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں

(چھپوا کر شائع کیا)

ضابطہ حضرت شیخ

قیمت ۔/۸

عکس حوالہ نمبر:53

طور پر واقف ہو جائیں۔ بالفعل صرف ایک خبر پیش کی جاتی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ حکومت عثمانیہ میں عبدالحمید خان ثانی سلطان کی حکومت ۳۲ برس رہے گی۔ اس کے بعد وہ معزول ہوں گے۔ اور انکے بعد آٹھ برس کے عرصہ میں دو سلطان اور تخت نشین ہوں گے کہ اتنے میں حضرت امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا۔

سلطان عبدالحمید خان غالباً ۱۸۷۶ء میں تخت نشین ہوئے ہیں اور ۱۹۰۹ء میں معزول ہوئے۔ اس حساب سے پورے ۳۲ برس کی حکومت ثابت ہے۔ انکے بعد پہلے بادشاہ سلطان محمد رشاد ہیں۔ دوسرے اور ہو گئے۔ اور ۱۹۱۶ء میں یعنی آج سے پانچ برس بعد حضرت امام کا ظہور ہوگا۔ گویا حضرت امام ابن عربی نے ۱۳۳۵ھ میں ظہور مہدی کی خبر دی ہے۔

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رح کے مشہور و معروف قصیدے کے چند اشعار بھی نقل کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین سب مجموعہ کو سامنے رکھکر رائے زنی کرسکیں اور محض میرے لکھنے پر بھروسہ نہ رکھیں بلکہ پرانے نوشتوں کا ثبوت دیکھیں

ہند کے گزشتہ واقعات بیان کرتے کرتے آپ فرماتے ہیں ؎

در ہند تزلزل آید چون زلزل قیامت — آن زلزلہ بہ قہر آید بہ ہندیانہ
دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد — سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ
طاعون و قحط یکجا گردد بہند پیدا — بس ہندوستان بہ بیسند ہر جا از ین بہانہ
بعد آن شود چو جنگے با روسیہ جاپان — جاپان فتح یابد بر ملک روسیانہ
سرحد جدا نمائند از جنگ باز آیند — صلح کنند اما صلح منافقانہ
از بادشاہ اسلام عبدالحمید ثانی — چون کیقباد دیگر باشند عادلانہ
بر او نصارائے اعدا ہر سو غلو نمائید — پس ملک او بگیرند با حیلہ و بہانہ
در عین بیقراری ہنگام اضطراری — رحمے کند چو باری بر حال مومنانہ
گردند بر سلیمان غالب بفضل یزدان — یعنی گروہ افغان باشند صد علا

عکس حوالہ نمبر:53

اقبال تمدن جدید کی دنیا میں کلمۃ اللہ کی تبلیغ کرنی چاہتے ہیں - تم کو لازم ہے کہ دربار رسالت کے فرمان واجب الاذعان کی تعمیل کے لیئے دل و جان سے کمربستہ ہو جاؤ۔ وقت آ گیا کہ یورپ امریکہ چین و جاپان اور اُن تمام ممالک میں جہاں سائنس اور علوم جدیدہ کی اشاعت ہو رہی ہے - اسلامی صداقت کی روحانیت پھیلائی جائے لہٰذا تم سب کیل کانٹے سے درست ہو جاؤ - پہلے اپنے حالات کی اصلاح کرو اور اپنے وجود کو اسلامیت کا مجسم نمونہ بنالو - اور پھر نئے علوم سیکھنے شروع کرو تا کہ تخت کے منشا کے موافق مذکورہ سرزمین پر امر حق کو رائج کر سکو -

قرآن شریف میں سب سے پہلے الٓمٓ کا لفظ تم نے پڑھا ہوگا - اس میں اشارہ ہے کہ آل محمد اس کتاب (علم) کو جس میں کچھ شک نہیں عالم گیر کرنیکے لئے کھڑی ہوگی - اسی الٓم کے میم میں اس نائب رسول مہدیؑ کے ظہور کی خبر ہے یعنی وہ ۱۳۴۰ھ میں ظاہر ہوگا اور تمہارے منتشر اور پراگندہ کاموں کو سمیٹ کر یکجا کر دے گا - اور سارے جہان کو اسلام کے حقانی دائرے میں لے آئیگا -

احباب بسالت آب تخت کی جانب سے اِس غلط فہمی کی اصلاح ضروری ہے جو یورپ کی قوموں میں پھیلی ہوئی ہے - وہ لوگ ہمارے نائب مہدی کے نام سے طرح طرح کے وہم کرتے ہیں - انکو اطمینان رکھنا چاہیئے - ہمارا مہدیؑ انکی مملکت میں ہاتھ نہیں ڈالے گا - امن و امان کو برہم نہیں کرے گا - اُسکا کام صرف یہ ہوگا کہ باطنی اور روحانی تسکین کے ذرائع دنیا میں شائع کرے - اور انسانوں کو ظاہری دولتمندی کے ساتھ باطنی تسلی کی دولت بھی بانٹے اور لکھا جا چکا ہے کہ جس وقت وہ دنیا میں آئیگا - سب قومیں اُسکے طریق روحانیت کو قبول کرلیں گی - اور اسکی ہدایت پر عمل شروع کردینگی - پس ہی کا نام مہدی کی حکومت ہے اسلامی روحانیت کل جہان پر مسلط ہو جائے - یہ نہیں کہ لوگوں کے تاج و تخت چھینے جس طرح جرمن و انگریز - روس و فرانس وغیرہ کی سلطنتیں اب قائم ہیں - مہدیؑ کے وقت بھی ایسی

متفرق شہادات

ان کے علاوہ بھی کئی علماء جن کو حضرت بانی جماعت احمدیہؑ (جو عین چودھویں صدی کے سر پر نشانات کے ساتھ آئے) کو مسیح ومہدی کے طور پر شناخت کی توفیق نہ ملی وہ اپنے ہم خیال ساتھیوں سے وعدۂ فردا ضرور کرتے رہے، مگر اپنے بیان سے اس بات پر ضرور مہر ثبت کر دی کہ مہدی کی صدی چودھویں ہی تھی۔

علامہ ابوحفص محمد عتیق اللہ صاحب کی گواہی

علامہ ابوحفص محمد عتیق اللہ 1301ھ میں تحریر فرماتے ہیں:-

''اب تیرھویں صدی بھی ختم ہوگئی۔نَو ماہ گذر گئے۔دیکھئے اس صدی کے سر پر کس کو یہ خلعتِ فاخرہ مرحمت ہوتا ہے۔اللہ کرے امام مہدی علیہ السلام ہی آجائیں وہی اس صدی کے مجدّد ہوں گے۔''

(حسن المساعی الیٰ نصح الرعیّۃ والراعی صفحہ:296)

علامہ سید محمد عبدالحیٔ صاحب کی گواہی

ایک بزرگ عالم سیّد محمد عبدالحی ابن حکیم سیّد محمد عبدالرزاق مرحوم بن سیّد فتح علی مغفور ساکن قدیم منڈ وا ضلع فتح پور نے ایک کتاب ماہِ رجب 1301ھ میں تالیف کی اور 1309ھ میں شائع ہوئی۔ کتاب کا نام حدیث الغاشیہ ہے اور لفظ غاشیہ کے اعداد بھی 1317 بنتے ہیں۔گویا اس نام میں بھی صاحبِ کتاب نے چودھویں صدی کی طرف اشارہ کیا ہے اور کتاب میں بھی امام مہدیؑ کے ظہور کا آخری زمانہ تیرھویں صدی بتایا ہے اور لکھا ہے کہ تمام علامات ان کی ظاہر ہو چکی ہیں۔اب وقت ظہور کا بہت قریب ہے۔صفحہ 345 کے حوالہ سے ظاہر ہے کہ آخری وقت ظہورِ مہدیؑ کا تیرھویں صدی بتایا گیا تھا اور علامات بھی ان کے ظہور کی پوری ہو چکیں۔صفحہ 350 کے حوالہ میں چودھویں صدی میں مہدیؑ کیلئے شدّتِ انتظار کا اظہار ہے۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 54: حدیث الغاشیہ صفحہ 350,345۔المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

عکس حوالہ نمبر:54

کشف الغمہ

عن

افتراق الامۃ

از

نواب صدیق حسن خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

عکس حوالہ نمبر:54

۳۴۵

تو حسنی ہون ماں کی طرف سے حسینی عباسی ہون ان سب سے انکا نسب ملتا ہو یا وہ مہدی جو
اولاد عباس سے ہونگے دوسرے شخص ہین وہ ہو بھی گئے یہ مہدی موعود ہونیوالے ہین بعض حفاظ نے کہا
ان كون المهدي من ذريته صلعم مما تواتر عنه ذلك فلا يسوغ العدول ولا الالتفات الى غيره
کتاب الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل مین لکھا ہی مہدی مدینہ مین پیدا ہونگے انکا نام پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہوگا بیت المقدس کو ہجرت کرکے آوینگے محمد بن حنفیہ نے کہا خراسان
کیطرف سے کالے نشان نکلینگے لشکر والون کے کپڑے سفید ہونگے اس لشکر کا سپہ سالار شعیب
بن صالح نام مولی بنی تمیم ہوگا وہ اصحاب سفیانی کو شکست دیکر بیت المقدس مین آویگا مہدی کی
سلطنت جمادیگا تین سو آدمی شام سے اوسکے پاس آوینگے اسکے نکلنے اور مہدی کو حکومت سپرد
کرنے مین بہتر ماہ کا وقفہ ہوگا یہ جو آیا ہی کہ لا مهدي الا عيسى اس حدیث کو ابن حزم نے ضعیف
کہا ہی انتہی یعنی پہلے سفیانی دمشق سے نکلیگا پھر تمیمی خراسان سے پھر مہدی مدینہ سے یہ تینون
مین پیدا ہونگے مکہ مین ظاہر ہونگے ایلیا کیطرف ہجرت کرینگے مکہ والے درمیان رکن ومقام کے
انسے زبردستی بیعت کرینگے یہ اس بیعت لینے سے ناخوش ہونگے انکی عمر وقت ظہور کے چالیس
برس ہوگی یہ مجدد دین ہین اسلیے نکلنا انکا شروع صدی یا آخر صدی پر خیال کیا گیا ہی بس مین شک
آغاز صدی پر اطلاق راس مائۃ کا ہو سکتا ہی یہ بات کسی حدیث مین نہین آئی کہ کون سی صدی
کے آخر یا اول مین ظاہر ہونگے علما وصوفیہ نے کشف والہام وقرائن اخبار وآثار سے جون
جون سی صدی بتائی تھی وہ ٹھیک نہین پڑی سنہ ہجری سے سنہ ۱۳۰۰ تک ہر صدی کو محتمل
انکے ظہور کا ٹھہرایا تھا وہ مدت گذر چکی صدی نہ آئے اب چودھوین صدی کا آغاز ہی دیکھئے اب
بھی آتے ہین یا نہین اتنی بات تو ضروری ہی کہ علامات بعیدہ انکے ظہور کے سب کے سب گذر چکے
علامات قریبہ نظر آتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وقت ظہور کا بہت قریب آگیا ہی واللہ اعلم

فائدہ حلیہ مہدی کا یہ ہی کہ میانہ قد سرخ سفید رنگ کشادہ پیشانی ماتھا چمکتا ہوا ناک اونچی تو
جیسے روشن تارہ بھوین باریک لمبی الگ الگ گھنی داڑھی بڑی آنکھ سیاہ چشم سرگین دانت چمکتے

عکس حوالہ نمبر:54

٣٥٠

رہیں گے تو برس نصاری سے صلح رہیگی اختلاف مدت کا باعتبار تفاوت ظہور و قوت کے ہے اشارہ میں چالیس برس کو ترجیح دی ہے سفارینی کا میل خاطر بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ من كذب بالمهدي فقد كفر یعنی کوئی کہے کہ مہدی نہ آویگے وہ کافر ہے اخرجه الامام الحافظ ابن الاسكاف بسند مرضي الى جابر مرفوعا قاله السفاريني ثم قال قد كثرت بخروجه الروايات حتى بلغت حد التواتر المعنوي وشاع ذلك بين علماء السنة حتى عد من معتقداتهم انتهى پھر سفارینی نے یہ لکھا ہے وقد روي من الصحابة بروايات متعددة وعن التابعين ومن بعدهم مما يفيد مجموعه العلم القطعي بخروجه فالايمان بخروج المهدي واجب كما هو مقرر عند اهل العلم ومدون في عقائد اهل السنة والجماعة انتهى مہدی کا انتقال بیت المقدس میں ہوگا عیسی علیہ السلام نماز جنازہ پڑھیں گے وہیں دفن کرینگے انکا مرنا اپنی موت سے ہوگا فائدہ مہدی کا ظاہر ہونا عیسی علیہ السلام کا اترنا دجال کا برآمد ہونا قریب یکدیگر ہے اسی لیے سیوطی نے یہ لکھا ہے کہ دجال سر صدی پر نکلیگا جعفر صادق نے کہا ہے مہدی سالہای طاق میں برآمد ہونگے پہلی یا تیسرے یا پانچویں یا ساتویں یا نویں سال انتہی اسمیں گویا عشرہ اولی کو سر صدی ٹھہرایا ہے مگر اطلاق سر صدی کا بیس تیس بلکہ نصف صدی پر بھی ہو سکتا ہے لیکن اسمیں بھی شک نہیں ہے کہ متبادر لفظ راس مائت یہی ہے کہ عشرہ اولی کے ختم ہونے سے پہلے برآمد ہونا چاہیے اب چودہویں صدی آگئی ہے جب ہو گذر گئے ہیں ۱۳۰۱ صدی کا یہ پہلا سال ہے دیکھیے کس سال میں تشریف لاتے ہیں بعض اہل نجوم کہتے ہیں وہ اس صدی کے سال ہشتم میں ظہور کریں گے خدا یوں ہی کرے لیکن بے سند صحیح کے اس بات پر پورا یقین نہیں ہو سکتا ہے بہت تواریخ منتظر گذر گئیں مہدی نہ آئے

سیر یا در ہوس آباد تمنا کردیم ۔۔۔ منزل یاس زہر راہگذر نزدیک ست

انتظار آنا عیسی علیہ السلام کا اور انکا ہمارا ایمان ہے خدا کرے کہیں جلدی آجاویں یہ جھگڑا ہی چک جاوے

حافظ برخوردار صاحب آف چیٹی شیخاں کی گواہی

حافظ برخوردار صاحب آف چیٹی شیخاں سیالکوٹ اپنی کتاب ''انواع'' مصنفہ 1176ھ میں مہدیؑ کا زمانہ چودھویں صدی قرار دیتے ہیں۔ان کا شعر ہے:۔

پچھے ہک ہزار دے گذرے ترے سو سال
حضرت مہدی ظاہر ہوسی کرسی عدل کمال

حضرت سیّد محمد حسن صاحب امروہوی (متوفی:1323ھ) کی گواہی

''کواکب دریّہ'' حضرت سیّد محمد حسن صاحب رئیس امروہہ (متوفی:1323ھ) کی تصنیف ہے۔مصنف نے کتاب کے صفحہ 155 پر ظہورِ مہدیؑ کا زمانہ چودھویں صدی بتایا ہے۔

صفحہ 161 پر آیت **حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوْجُ وَ مَاجُوْجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ** (الانبیاء:17) کے بعد لکھتے ہیں:۔

> ''پس اس کے بعد قیامت کا انکار سفاہت ہے اور ان واقعات کی یہ صورت ہونے والی ہے کہ غالباً اس سال 1312ھ سے تیرہ چودہ سال بعد چار سلطنتوں نصاریٰ کا اتحاد ہوگا جن میں ایک روم، اٹلی ہوگا تو اس وقت میں ساڑھے تین سال تک مکاشفات انجیل کے مطابق اہلِ اسلام و نصاریٰ اٹلی وغیرہ میں جنگِ عظیم ہوگی جو ملحمۂ کبریٰ کرکے ہے اور نصاریٰ کی فتح ہوگی تو امام ہمام مہدی علیہ السلام حسنی مکّہ میں مدینہ سے تشریف لاویں گے۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 55: کواکب دریہ صفحہ 155۔161 مطبع سید المطابع امروہہ

عکس حوالہ نمبر:55

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان فیض نشان کتاب لاجواب مسمی بہ

کواکب دریہ

تالیف حضرت حکیم سید محمد حسن صاحب [illegible]

عکس حوالہ نمبر: 55

۱۵۵

لفظ بولا گیا ہے اور قیامت کبریٰ کا حال تو معلوم ہی ہے **فائدہ** واضح ہو کہ جیسے قیامتیں چند ہیں ویسے ہی مہدی
چند ہیں ایک مہدی منجملہ عباسی موعود تھے وہ حسب روایت مرتضیٰ و ذی النورین میں اولاد عباس سے ہونگے
وہ حسب روایت ابی قتادہ وہ کہ سیاہ نیزوں والے خراسان سے اٹھیں گے اور حارث حراث اس دولت کا امام ابراہیم
عباسی کا معتقد مسمی ابو مسلم تھا جسکو مرتضیٰ نے اپنے خطبوں میں یاد فرمایا اور مقدمۃ الجیش اسکا منصور
دوانقی کہ اسکا باپ تھا اور عبد اللہ بن عباس چار شخصوں کا نام لیتے جیسے سابقاً مذکور ہوا دوسرا
ابو القاسم سلطان اسماعیل کہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں موعود تھا جنکا ظہور از در بخاری پر رہا تیسرے
حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہیں جو وسط میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مسیح کے بارد گر آنے میں
تشریف حسب حدیث لائے اگر فیہ ہاشمی شرط ہے وگرنہ بظاہر عثمان بادشاہ بانی دولت عثمانیہ اس صفت کا ہے
یا صلاح الدین وغیرہ چوتھے مہدی موعود حسنی ہیں اور یہی حدیث لا مہدی الا عیسیٰ کے بنظر کمال تو حدیث
مرید کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ارادت مہدی سے ہوگی کہ مسیح آپکے خلیفہ ہونگے دیکھو رسالہ فصل کہ دانیال کی
جسمیں صاحب زمانہ یعنی مہدی کا مسیح کو سلطنت دینا ہے اس تحقیق سے ہر ایک حدیث کا مطلب غور کرنا اسی
باب میں چاہیے اور اس تحقیق و تفصیل کے نہ جاننے سے اہل علم دھوکا کھاتے ہیں دیکھو ابن خلدون کے مقدمہ کو کیسی
کیسی غلطیاں کھائے ہیں جنکا جواب تفسیر **غایۃ البرہان** کے مقدمہ دوم کے اخیر میں ہمنے لکھا ہے **فائدہ**
اخیر مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر ترکوں کی تباہی کے بعد ہے مخفی نہ رہے کہ انجیل کے صفحات میں جراد [illegible]
کو لکھا ہے اور انکا مفقود ہونا ممالک متعدد سے قیامت کا قرب حسب حدیث ہے اور ترکوں کی بادشاہت غالباً
انیس سال بعد ۱۲۹۶ھ سے تباہ ہوگی اور سنہ مقتول ہوئے لارڈ میو کہ جس شب میں روشنی عامہ ہوئی تھی وہ مہدی
کے زمانہ کے سیدھے میں آنے کی شب ہے حساب ہے جو غش کے عدد تیرہ سو سے حم عسق سورہ شوریٰ
سے کرتا ہوں پس انکی تشریف آوری اکیس سال بعد اس ۱۲۹۶ھ سے ہونیوالی ہے واللہ اعلم بالصواب

بابُ العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

یہ مقام غور طلب ہے کہ یہ علامات بین یدی الساعۃ ہیں پس اس وقت سے ساعت کا شروع ہوتا ہے اور
وہی حدیث سے ظاہر ہے کہ ہزار سال بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے جو پانسو ہزار سال کا [illegible]

علامہ کیخسر و اسفندیار (متوفی: 1080ھ) کی گواہی

دبستانِ مذاہب مصنفہ کیخسر و اسفندیار(لکھنو 1294ھ طبع فارسی مترجم رشید احمد جالندھری مطبوعہ 2002) کے مطابق حدیث عَلیٰ رَأْسِ أَلْفٍ وَ ثلٰثِ مِائَةٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا یعنی تیرھویں صدی کے سر پر مغرب سے طلوعِ شمس سے مراد امام مہدیؑ ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:56

دبستانِ مذاہب

اُردو ترجمہ

تصنیف:

کیخسروِ اسفندیار

تعلیقات:

رشید احمد (جالندھری)

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ

۲-کلب روڈ - لاہور

عکس حوالہ نمبر:56

میں حق اور باطل دونوں ہیں۔ حق کی علامت وحدت اور باطل کی علامت کثرت ہے، وحدت تعلیم سے متصل ہے اور کثرت رائے سے۔ اور تعلیم جماعت کے ساتھ ہے اور جماعت امام کے ساتھ ہے، اس کے برعکس رائے مختلف فرقوں کے ساتھ ہے اور یہ فرقے اپنے سرداروں کے ساتھ متفق ہیں، لہٰذا حق کو باطل سے ممتاز کرنے اور حق و باطل کی مشابہت کو دُور کرنے اور دونوں میں ایک طرح تمیز و تفریق کرنے کے لیے طرفین کے لیے ایک ترازو بنانا چاہیے جس میں سب کو وزن کیا جائے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ میزان (ترازو) ہم نے کلمۂ شہادتین سے اقتباس کیا ہے جو کہ نفی اور اثبات سے مرکب ہے چنانچہ جو کچھ نفی کا مستحق ہے وہ باطل ہے اور جو کچھ اثبات کا مستحق ہے، وہ حق ہے۔ اس ترازو میں ہم خیر و شر، صدق و کذب اور جملہ متضاد چیزوں کا وزن کرتے ہیں۔ اس کلام کا راز اور نکتہ یہ ہے کہ اس مقالہ میں ہر لفظ امامت سے معلم اور توحید کے اثبات کی طرف راجع ہے اور یہ بات اثباتِ امامت کو مع نبوت کے اس طور پر شامل ہے کہ خود نبوت امامت سے مل کر نبوت ہوتی ہے، ان مباحث میں کلام کی انتہا یہی ہے۔

اس نے عوام کو علم میں غور وخوض کرنے سے اور خواص کو متقدمین کی کتابوں کے مطالعہ سے منع کیا، سوائے اس شخص کے جو کتابوں کے حالات کی کیفیت اور جن لوگوں نے باتیں کہی ہیں، ان کے درجات سے واقف ہو اور اپنے اصحاب کے لیے الٰہیات میں صرف اسی پر اقتصار کیا کہ تمہارے لیے ''الله الله محمد است۔'' اور مخالفین کہتے ہیں، ''الله الله عقول است'' یعنی وہ وہ ہے جس کی طرف ہر عاقل کی عقل ہدایت کرے۔ جب لوگ ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ باری تعالیٰ موجود ہے یا نہیں، وہ واحد ہے یا کثیر، عالم ہے یا جاہل اور قادر ہے یا نہیں تو جواب میں صرف اسی پر اکتفا کرتے ہیں کہ ''الله الله محمد است'' یعنی وہ خدا ہے جس نے رسول کو مخلوق کی طرف ہدایت کرنے کے لیے بھیجا اور رسول مخلوق کے ہادی ہیں۔

اس فرقہ کے لوگ اکثر مقامات پر ہیں لیکن مشرق کے کوہستانی علاقوں میں اور ختا و کاشغر کے نواح میں اور تبت میں بکثرت ہیں۔ اس کتاب کے مصنف نے ۱۰۵۴ھ (۱۶۴۴ء) میں اس فرقہ کے ایک شخص مسمی میر علی اکبر کو ملتان میں دیکھا تھا۔ اور ان باتوں میں سے اکثر اُسی سے سنیں۔ خلفائے اسماعیلیہ نے مغرب میں کافی عرصہ خلافت میں گزارا۔ خواجہ نصیر طوسی نے جس زمانے میں وہ خود کو اسماعیلی ظاہر کرتے تھے، اوّلین خلیفہ کے نسب کو جس طور سے اسماعیلیہ پسند کرتے ہیں، یوں بیان کرتا ہے۔ محمد المہدی بن عبداللہ بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق۔ اس نے امامت کے مرتبہ کو ظاہری امارت کے ساتھ جمع کیا اور انہوں نے کہا ہے کہ مہدی آخر الزماں سے مراد محمد بن عبداللہ ہیں۔ مخبر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا علی راس الف و ثلثمائة يطلع الشمس من مغربها (ایک ہزار تین سو سال کے شروع میں آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔) یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظ شمس سے مراد محمد بن عبداللہ ہیں اور ابو یزید کو جس نے آپ کے خلاف سرکشی کی تھی، دجّال سمجھتے ہیں۔

اکثر فضلاء اسماعیلیہ کے پیرو رہے ہیں چنانچہ منجملہ افاضل شعراء کے امیر ناصر خسرو تھا جو اسماعیل

علامہ سیّد ابوالحسن ندوی (متوفی:1420ھ) کی گواہی

علامہ سیّد ابوالحسن ندوی صاحبؒ اپنی کتاب ''قادیانیت'' میں تیرھویں صدی کے اختتام کو ظہور مسیح موعودؑ کا زمانہ قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:57

قادیانیت

ابوالحسن علی ندوی

عکس حوالہ نمبر: 57

پیدا ہو گیا تھا۔ جو شخص یہ جنس جتنی زیادہ پیش کرتا تھا۔ اتنا ہی وہ عوام میں مقبول ہوتا۔ اور ان کی عقیدت و احترام کا مرکز بنتا، عیار درویشوں اور چالاک دین فروشوں نے عوام کی اس ذہنیت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ طبیعتیں اور دماغ ناقابلِ فہم چیز کے قبول کرنے کے لیے ہر نئی چیز کو ماننے کے لیے، ہر دعوت وفکر کا ساتھ دینے کے لیے اور ہر روایت و افسانے کی تصدیق کے لیے تیار ہو گئی تھی۔

مسلمانوں پر عام طور پر یاس و ناامیدی اور حالات و ماحول سے شکست خوردگی کا غلبہ تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جدوجہد کے انجام اور مختلف دینی اور عسکری تحریکوں کی ناکامی کو دیکھ کر معتدل اور معمولی ذرائع اور طریقۂ کار سے انقلابِ حال اور اصلاح سے لوگ مایوس ہو چلے تھے۔ اور عوام کی بڑی تعداد کسی مردِ غیب کے ظہور اور کسی مُلہَم اور مُؤیَّد من اللہ کی آمد کی منتظر تھی۔ کہیں کہیں یہ خیال بھی ظاہر کیا جاتا تھا کہ تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا ظہور ضروری ہے۔ مجلسوں میں زمانہ آخر کے فتنوں اور واقعات کا چرچا تھا۔ شاہ نعمت اللہ ولی کشمیری کے طرز کی پیش گوئیوں اور الہامات سے سہارا حاصل اور غم کیا غلط کیا جاتا تھا۔ خواب، فالوں اور غیبی اشاروں میں تفاؤل کی کشش تھی۔ اور وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کے لیے مومیائی کا کام دیتے تھے۔

پنجاب ذہنی انتشار و بے چینی، ضعیف الاعتقادی اور دینی ناواقفیت کا خاص مرکز تھا۔ ہندوستان کا یہ علاقہ اسّی برس سے مسلسل سکھ حکومت کے مصائب برداشت کر چکا تھا۔ جو ایک طرح کی مطلق العنان فوجی حکومت تھی، ایک صدی سے کم کے اس عرصہ میں پنجاب کے مسلمانوں میں عقاید میں تزلزل اور دینی حمیّت میں خاصا ضعف آچکا تھا۔ صحیح اسلامی تعلیم عرصہ سے مفقود تھی۔ اسلامی زندگی اور معاشرے کی بنیادیں متزلزل ہو چکی تھیں ... [illegible] ... دماغوں اور طبیعتوں میں انتشار پراگندگی تھی اور

شیخ بہائیؒ (متوفی:1030ھ) کی گواہی

شیخ بہائی نے اپنی کتاب ''کشکول'' میں سن1300 کو اسلام کے لئے انقلابی سال قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:58

الكشكول

تأليف

الشيخ الجليل محمد بن الحسين بن عبد الصمد
الحارثي العاملي المشهور بالشيخ البهائي

المتوفى سنة ١٠٣٠ هـ

الجزء الثاني

تحقيق

السيد محمد السيد حسين المعلم
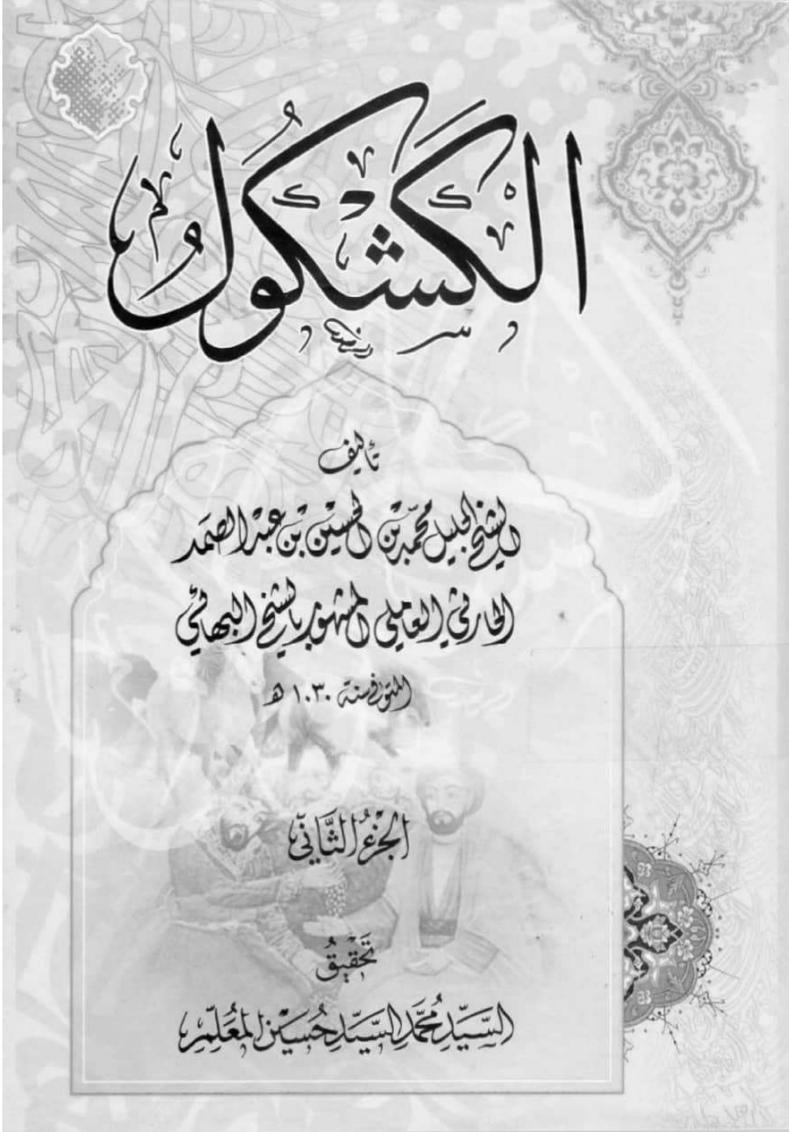
عکس حوالہ نمبر:58

لقد ذلّ من بالت عليه الثعالب.

لكلّ صارم نبوة، ولكلّ جواد كبوة.

لعلّ له عذر وأنت تلوم.

لكلّ ساقطة لاقطة.

لسان من رطب ويد من حطب.

ليس النائحة الثكلى كالمستأجرة.

ما حكّ جلدك مثل ظفرك.

معاتبة الإخوان خير من فقدهم.

يا حبّذا الإمارة ولو على الحجارة.

يكسو الناس وأُسته عارية.

يدك منك وإن كانت شلّاء.

[١٤٨٢] سلطان الغ بيك كوركاني:

بینی تو بغا ملک مغیّر گشته در وقت غلط زیروز برتر گشته

در سال غلت اگر بمانی بینی ملک و ملل و مذهب و دین برگشته

[١٤٨٣] للمحقّق الطوسي:

در الف و ثلاثین دو قران می‌بینم وز مهدی و دجّال نشان می‌بینم

یا ملک شود خراب یا گردد دین سرّیست نهان و من عیان می‌بینم

[١٤٨٤] فصلٌ في أمثال العامّة والمولّدين:

الحاوي لا ينجو من الحيّات.

الشاة المذبوحة لا يؤلمها سلخ.

طَلَع القُرد في الكنيف، وقال هذه المرآة لهذا الوجه الظريف.

الغائب حجّته معه.

ترجمہ: ایک ہزار اور تین سو (یعنی تیرہ سو سال کے اندر) میں دو گرہن (چاند اور سورج کے) نشان دیکھتا ہوں اور میں مہدی اور دجال کے نشان دیکھتا ہوں یا حکومت تباہ ہو جائے گی یا دین پھر جائے گا۔ یہ ایک پوشیدہ راز ہے اور میں اسے ظاہر دیکھتا ہوں۔

ایک اور تصنیف ''مجمع النورَین'' میں مختلف الفاظ سے بحساب جمل 1270 اور 1280 کے سال ملک وملت کیلئے انقلاب انگیز قرار دیے ہیں۔اسی سلسلہ میں ان کا ایک شعر ہے:۔

در سال ''غرن'' ملک مکدّر گردد

در سال ''غرص'' زیروزبر برگردد

یعنی سال غرن (غ:1000+ر:200+ن:50) کے اعداد 1250 میں ملک کی حالت مکدّر ہوگی اور سال غرص (غ:1000+ر:200+ص:90) کے اعداد 1290 میں وہ زیروزبر ہوجائے گا۔یعنی انتہائی کمزور حالت ہوجائے گی۔

یہ پر لطف توارد ہے کہ 1250ھ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کی ولادت کا سال ہے اور بعمر 40 سال 1290ھ آپ کے الہام الٰہی سے مشرف ہونے کا سال۔مگر جو اس امام وقت کو پہچان نہ سکے وہ چودھویں صدی کے آئندہ سالوں کا انتظار کرتے رہے۔

سید آل محمد نقوی مہر جائسی صاحب کی گواہی

کتاب گوہرِ یگانہ (سن تالیف 1965ء) میں علامہ سید آل محمد نقوی مہر جائسی نے مہدیؑ کے زمانہ کی تعیین کے زیرِ عنوان ان کا زمانہ علامہ باقر مجلسی کے حوالہ سے چودھویں صدی بتایا ہے۔مصنف نے ''امام عصر کے ظہور کا تعیّن'' عنوان قائم کیا ہے اور اسی سلسلہ میں صفحہ 46 پر علامہ باقر مجلسی کے رسالہ رجعت میں بحوالہ تفسیر عیاشی سنِ ظہورِ مہدی 1155ھ بتایا ہے۔لیکن چونکہ اس وقت تک مہدیؑ ظاہر نہیں ہوئے اس لیے صاحبِ کتاب نے ایک اور تاویل سے وہ زمانہ 1386ھ نکالا ہے۔اس کے بعد پیشگوئی بذریعہ رؤیائے صادقہ کے عنوان سے بھی مہدیؑ کے ظہور کا زمانہ یہی قرار دیا ہے۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 59: گوہر یگانہ صفحہ 46، 47۔محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی

عکس حوالہ نمبر:59

گوہرِ یگانہ

درحالات وارشاداتِ امامؑ زمانہ

(تالیف)

قدوۃ السالکین جناب سید آلِ محمد نقوی مہرجائسی

دام مجدہ

مصدقہ: حضرت علامہ جزائری مدظلہ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

محفوظ بک ایجنسی ✿ مارٹن روڈ کراچی

فون: ۴۲۴۲۸۶ ۴۲

عکس حوالہ نمبر:59

۴۶

کی جس پر انیّ مستجیر بک یا امان الخائفین۔ دوسری امام حسنؑ کی جس پر انیّ واثق برحمتک کندہ ہوگا۔

سِن اَقدس چالیس سال کا معلوم ہوگا۔ اس طرح تنہا دُرِ خانۂ کعبہ پہ پہنچیں گے۔ اَہلِ مکّہ سو جائیں گے۔ حضرتؑ دستِ مبارک روئے اَقدس پر پھیریں گے اُور فرمائیں گے۔ حمد و شکر اُس خدا کا جس نے ہمارے وعدے کو سچّا کیا اور بہشت کو ہماری میراث کی کہ جہاں ہم چاہیں قرار کریں۔ بعد اس کے درمیان حجرِ اَسود اُور مقامِ ابرَاہیم پر آپ کھڑے ہونگے اور ایک عمودِ نور زمین سے آسمان تک بلند ہوگا۔ صبح کو تین سو تیرہ ۳۱۳ مومنین خدمتِ حضرت میں حاضر ہوں گے۔ جن میں سے چھٌ مومنین ہندوستان سے مذکور ہیں۔ (علمدارِ حضرت امام عصرؑ محمد حنفیّہ ہوں گے) بموجب حدیث امام علی رضاؑ اَسّی ہزار ملائک مجاورین قبر الحسینؑ حضرتؑ قائمؑ کے پابہ رکاب شریکِ جہاد ہوں گے اور انتقامِ خونِ ناحقِ مظلومِ کربلا لیں گے۔

امامِ عصرؑ کے ظہور کا تعیّن اگرچہ روایات میں امامِ عصرؑ کے ظہور کی صرف علامات ہی بیان کی گئی ہیں اور اس کے تعیّن کی نفی کی گئی ہے مگر اس سلسلہ میں ایک روایت اور ایک خواب ہم دَرج کرتے ہیں جس کو رویائے صادقہ کہا جاسکتا ہے جس سے آپ کے وقتِ ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ وَ ھُوَ ھٰذا۔

علّامہ مجلسی علیہ الرّحمہ نے اپنے رسالہ رجعت میں تفسیرِ عیاشی سے ایک روایت دَرج کی ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ **یقوم قائمنا عند انقضائھا بالمّرا**۔ یعنی ہمارا قائمؑ "المّرا" کے خاتمہ پر ظہور کرے گا۔ اس حدیث کے معنی علّامہ مجلسی نے یوں کئے کہ قرآن کے پانچ سُورے جہاں "الرٓا" آیا ہے اس کو جمع کرکے اس کے عدد جوڑے ۱۱۵۵ ہجری بنا۔ جو گزر گیا۔ اُور آپ کا ظہور نہیں ہوا۔ وہ پانچ سُورے یہ ہیں۔ (۱) ہود۔ (۲) ابراہیم (۳) حجر (۴) یونس (۵) یوسف۔ حالانکہ قرآن کریم میں ایک چھٹا سورہ رَعد بھی ہے۔ جس میں "المّرا" ہے۔ لہٰذا اَب کُل چھ سُورے ہوئے۔ "اَلرٓا" کے عدد ۲۳۱ ہیں۔ اس کو ۶ سے ضرب دیئے پر ۱۳۸۶ نکلتا ہے۔ یہ اگرچہ مجملات میں سے ہے لیکن اگر اس کا یہی مطلب ہے جو علّامہ مجلسی نے سمجھا ہے۔ تو ۱۳۸۶ھ یعنی آج سے دو سال بعد آپ کا ظہور

۴۷

موفور السّرور ہوگا۔ عجّل اللہ تعالیٰ فرجہٗ وسہّل اللہ مخرجہٗ۔

علامہ اصغر بروجردی صاحب کی گواہی

ایک شیعہ بزرگ علامہ شیخ علی اصغر بروجردی نے اپنی کتاب نورالانوار میں مسیح و مہدی کے زمانہ کی علامات اور تعیین پر بحث کی ہے۔

صفحہ 99 پر علامہ بروجردی نے مغرب سے طلوعِ آفتاب سے مراد امام مہدی کا ظہور لیا ہے اور لکھا ہے کہ کئی علمائے عظام اور صوفیائے کرام نے یہ معنے کیے ہیں۔

صفحہ 215 پر علامہ نے ایک شعر میں امام مہدیؑ کے ظہور کا زمانہ بھی بتایا ہے:۔

اندر'' صرغی'' اگر بمانی زندہ
ملک و ملت و دین بر گردد

ترجمہ:''صرغی'' سال میں اگر میں زندہ رہا تو ملک و دین پر ایک انقلاب آئے گا۔(صرغی کے اعداد 1300 بنتے ہیں۔)

''صرغی'' کے اعداد بحساب جمل:

ص	ر	غ	ی	ٹوٹل
90	200	1000	10	1300

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 60: نورالانوار صفحہ 99۔215 مطبوعہ 1328ھ

عکس حوالہ نمبر:60

هو المعز

در حقیقت کتاب نورالانوار که در متن این کتاب مستطاب مسطور است نوریست از تجلیات
فیوضات اقتباس ائمه اطهار علیهم سلام الله الملک الغفار که در احوال خیریت مآل حضرت حجة الله قاطع البرهان و شریک

القرآن جناب صاحب العصر
والزمان از ابتدای تولد آن مفخر دودمان
اولاد آدم تا روز قیامت و هر کس که
بمذهب شیعه اثنی عشریه داخل است از عالم دعای
چون بشرف مطالعه این سطور میمنت دستور فایز
شود قطعاً خارج از عموم حدیث مشهور من
مات ولم یعرف امام زمانه

مات میته الجاهلیه شده است زیرا که آنچه لازمست در تفتیش احوال آنحضرت با حسن ما و ابلغ لسان در اینکتاب
مسطور است از اخبار و دلائل عقلیه و نقلیه و در مورد علامات ظهور و کیفیت رجعت آل محمد و راه دزبور است با تمام

۱۳۳۸

عکس حوالہ نمبر:60

91

در حرکت او بد واوضاع افلاک بہم بخوردہ احتمال دارد کہ آفتاب را
امر نماید کہ حرکت نکند بواسطہ حرکت افلاک و تحقیق این مسئلہ را در کتاب سیف
الشہید در حدیث ردّ شمس نمودہ ام و این ایستادن آفتاب را رکود شمس میگویند
و در ہر روز جمعہ از برای شمس رکودی واقع میشود و در نزد زوال ظہر و حال
آنکہ روز جمعہ اقصر ایام است از ایام ہفتہ و بواسطہ رکود شمس باید اطول ایام
شود و این از اسرار الٰہیہ است ہشتم طلوع نمودن آفتاب است در یکروز از طرف
مغرب بخلاف عادت کہ از مشرق طلوع میکند ہمیشہ و این را از جملہ علامات
قیامت کبری بعضی شمردہ اند و باین طلوع نظم و نظام حرکت افلاک بہم نخواہد
خورد و احتمال دارد کہ مراد از طلوع آفتاب در اینجا ظہور نور جمال بیمثال با
کمال بامثال برگزیدہ ذو الجلال و حضرت قادر متعال مہدی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم باشد
چنانچہ بعضی از علماء اعلام و محدثین فخام او را باین معنی حمل نمودہ اند و خبری ہم
باین مضمون وارد شدہ است نہم کشتہ شدن نفس زکیہ است در پشت کوفہ
باہفتاد نفر از صلحاء و این نفس زکیہ غیر از حسن زکیہ است کہ در میان رکن
و مقام کشتہ میشود چنانچہ گذشت و این ہر دو علامت ظہور است الا اینکہ
آن اولی قریب بزمان ظہور کشتہ میشود و این اخیر احتمال دارد بعید از زمان ظہور
واقع شود یا قریب باو پس ممکن است کہ بعد از این واقع شود و ممکن است کہ واقع شدہ باشد
در قضیہ ... در قضیہ ... نجف و ظاہر گردد شامل اطراف نجف اشرف ...

ترجمہ: آٹھویں علامت ایک دن سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے، برخلاف عادت کہ جو ہمیشہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور بعض نے اس کو قیامت کی جملہ علامات کبریٰ میں شمار کیا ہے۔۔۔اس طلوع آفتاب سے یہاں مراد خداوند قادر اور ذوالجلال کے برگزیدہ، بینظیر، بے مثل اور باکمال نور جمال مہدی آل محمد ﷺ ہیں۔ چنانچہ بعض عظیم علماء اور محدثین نے مہدی آل محمد ﷺ کو ہی اس کا مصداق قرار دیا ہے۔

عکس حوالہ نمبر:60

۲۱۵

و طبیعیین و صوفیین و غالیین و ناصبین و سنیین و شیعہ غیر اثنی عشریہ از صاحبان
ادیان مختلفہ و مذاہب متشتتہ غیر متعارفہ را ابر میدارد و بر یکدین و یک مذہب و
یک ملت قرار میدہد و غالب بر ادیان مختلفہ بشمشیر شرربار میشود و این اوضاع
ممہدہ در دنیا را مبدل باوضاع جدیدہ میکند و ہمہ چیزہا را تبدیل میدہد از بدعتہا و امور
مستحدثہ بدعیہ و امور غریبہ و رموز عجیبہ و اسرار مکنونہ و خفیات مگوزرا در دنیا ظاہر میفرماید
کہ ہیچ گوشی نشنیدہ باشد و ہیچ چشم ندیدہ باشد و بخاطرہا خطور نکردہ و فضا و زمین و
آسمان و فصول اربعہ از پائیز و بہار و تابستان و زمستان بدل با فضا و آت دیگر میشوند
کہ ہیچ شباہتی بحال و احوال این زمان ندارد چنانچہ بعضی از امور غریبہ و رموز عجیبہ را
ما در این عجالہ ذکر میکنیم تا آنکہ موجب و شنائی چشم شیعیان شود اگرچہ منافقین و ناصبین
از سنیین منکر این کلمات میباشند و لکن پیغمبران ہم خبر از آیندہ کان و وقوع واقعات میدادند
و کافران و مشرکان قبول نمیکردند و بر انکار ایشان می افزودند لکن بالآخرہ اوضاع
اوضاع عالم دگرگون خواہد شد (اندر صرغی اگر بمانی زندہ ملک و
ملت و دین برگردد) و ما قریب شصت امور جدیدہ غریبہ عجیبہ کہ در زمان آنحضرت
و زمان رجعت بظہور خواہد رسید با آنکہ از آنحضرت بروز خواہد نمود در این عجالہ ذکر
می کنیم تا آنکہ موجب زیادتی بصیرت شیعیان شود و بر اعتقادات ایشان بیفزاید ان شاء اللہ
اول آنکہ آنحضرت امر میفرماید کہ منادی ندا در دہد کہ ہر کس از مردم عالم قرضی از
یکی از شیعیان ما میخواہد حاضر شدہ بگیرد از زندہ و مردہ قرض داران قرض خواہان نظم معلوم

در تمیز فصول

ترجمہ: اگر لفظ ''صرغی'' کے اعداد (1300) میں، میں زندہ رہا تو ملک وملت اور دین میں انقلاب آئے گا۔

مجدد چودھویں صدی کے متعلق حضرت پیر صاحب آف کوٹھہ شریف کی گواہی:

حضرت سید امیر صاحب المعروف حضرت جی صاحب صوبہ سرحد کے مقام کوٹھہ شریف (صوابی) میں مشہور پیر صاحب الہام گزرے ہیں۔حضرت اخوندسوات صاحب کے بیان کے مطابق موصوف کا دعویٰ الہام حضرت جبرائیلؑ سے ہمکلام ہونے کے علاوہ یہ بھی تھا کہ سورۃ فتح کی ایک آیت بھی ان پر نازل ہوئی۔نیز ان کا یہ بھی مسلک تھا:۔

''نبوت ختم نہیں ہوئی،اگر رسول اکرمؐ کے بعد کوئی دعویٰ پیغمبری کا کرے تو جائز ہے۔''

(تذکرہ صوفیائے سرحد صفحہ 569۔570 مصنفہ اعجاز الحق قدوسی)

حضرت پیر کوٹھہ صاحب کے خلیفۂ خاص مولانا حمید اللہ حمید سوات بیان کرتے ہیں کہ:۔

ایک روز ہمارے مرشد حضرت کوٹھہ صاحب والے فرمانے لگے کہ مہدی پیدا ہوگیا ہے لیکن ابھی ظاہر نہیں ہوا۔اس بات کو سن کر مولوی محمد یحیٰ اخونزادہ اس بات پر مصر ہوئے کہ اس بیان کو خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر تحریر کریں پس میں بحکم آیت لاتکتموا الشھادۃ۔۔۔خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں کہ حضرت صاحب کوٹھہ ایک دو سال اپنی وفات سے پہلے یعنی 1292ھ یا 1293ھ میں چند خواص میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہر ایک باب سے معارف اور اسرار میں گفتگو شروع تھی۔ناگاہ مہدی (مجدد) کا تذکرہ درمیان میں آ گیا۔فرمانے لگے کہ مہدی (مجدد) پیدا ہوگیا ہے ان کے منہ سے یہ الفاظ افغانی زبان میں نکلے تھے:۔''چہ مہدی پیدا شوے دے اور وقت ظھور نہ دے''یعنی مہدی پیدا ہوگیا ہے لیکن ابھی ظاہر نہیں ہوا۔بعد اس کے حضرت نے ذی الحجہ 1294ھ میں وفات پائی۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 61: سوانح حیات سلطان اولیاء حضرت سید امیر صاحب المعروف حضرت جی کوٹھہ صفحہ 291 از الحاج صاحبزادہ محمد اشرف زیر اہتمام صاحبزادہ فاؤنڈیشن کوٹھہ ضلع صوابی مردان

عکس حوالہ نمبر: 61

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اُس تک پہنچنے کا وسیلہ

(المائدہ: ۳۵)

سلطان الاولیاء

حضرت سید امیر صاحبؒ

المعروف حضرت جی صاحب کوٹھہ

مصنف و محقق: الحاج صاحبزادہ محمد اشرف

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲
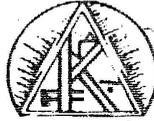
صاحبزادہ بُک فاؤنڈیشن کوٹھہ ضلع صوابی مردان

عکس حوالہ نمبر: 61

۲۹۱

ہُوا کرتا ہے وہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہماری باری چلی گئی ہیں اس لئے کہتا ہوں کہ ہم کسی اور کے زمانے میں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ نام کیا ہے؟ تو فرمایا کہ نام نہیں بتاؤں گا مگر اس قدر بتلاتا ہوں کہ زبان اس کی پنجابی ہے

ایک دوسرے موقعہ پر حضرت صاحب کے خاص خلیفہ مولانا حمید اللہ حمید (سوات) بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہمارے مرشد حضرت صاحبؒ کوٹھہ والے فرمانے لگے کہ مہدیؑ پیدا ہو گیا ہے لیکن ابھی ظاہر ہُوا۔ اس بات کو سن کر فضیلت پناہ مولوی محمد یحییٰ اخونزادہ اس بات پر مصر ہوئے کہ اس بیان کو خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر تحریر کریں۔ پس میں بحکم آیت ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہٗ اٰثم قلبہ

خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں کہ حضرت صاحب کوٹھہ ایک دو سال اپنی وفات سے پہلے یعنی ۱۲۹۲ھ یا ۱۲۹۳ھ میں اپنے چند خواص میں بیٹھے ہوئے تھے، اور ہر ایک باب سے معارف اور اسرار میں گفتگو شروع تھی۔ ناگاہ مہدی (مجدد) کا تذکرہ درمیان آگیا۔ فرمانے لگے کہ مہدی (مجدد) پیدا ہو گیا ہے۔ ان کے منہ سے یہ الفاظ افغانی زبان میں نکلے تھے "چہ مہدی پیدا شوے دے او وقت ظہور نہ دے" یعنی مہدی پیدا ہو گیا ہے لیکن ابھی ظاہر نہیں ہُوا۔ بعد اس کے حضرت موصوف نے سلخ ذی الحجہ ۱۲۹۴ھ میں وفات پائی۔

حضرت جی صاحبؒ کی گفت اور کشف کے مطابق ان کی حیات کی آخری دہائی میں درج ذیل مجتہدین و اولیاء اللہ پیدا ہو چکے تھے:

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ (1900ء) میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ایک اور مشہور بزرگ جو اسی زمانہ میں گزرے ہیں جو کوٹھہ والے کر کے مشہور ہیں۔ان کے بعض مرید اب تک زندہ ہیں انہوں نے عام طور پر بیان کیا ہے کہ میاں صاحب کوٹھہ والے نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ مہدی پیدا ہوگیا ہے۔اور اب اس کا زمانہ ہے اور ہمارا زمانہ جاتا رہا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کی زبان پنجابی ہے۔''

اسی کتاب کے حاشیہ میں روایت ہٰذا کے معتبر راویوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ مزید فرماتے ہیں:۔

''اِن راویوں میں سے ایک صاحب مرزا صاحب کر کے مشہور ہیں جن کا نام محمد اسمٰعیل ہے۔۔۔۔انہوں نے مولوی سیّد سرور شاہ صاحب کے پاس بیان کیا کہ میں نے حضرت کوٹھہ والے صاحب سے سُنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مہدی آخر الزمان پیدا ہوگیا ہے ابھی اس کا ظہور نہیں ہوا اور جب پُوچھا گیا کہ نام کیا ہے تو فرمایا کہ نام نہیں بتلاؤں گا مگر اس قدر بتلاتا ہوں کہ زبان اس کی پنجابی ہے۔۔۔۔

ایک اور بزرگ معمر سفید ریش ہیں جن کا نام گلزار خاں ہے یہ بھی حضرت کوٹھہ والے صاحب سے بیعت کرنے والے اور متقی پرہیزگار خدا ترس نرم دل اور مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے پیر بھائی ہیں ان دونوں بزرگوں کی چشم دید روایت بذریعہ محبی مولوی حکیم محمد یحییٰ صاحب دیپگرانی مجھے پہنچی ہے۔مولوی صاحب موصوف ایک ثقہ اور متقی آدمی ہیں اور حضرت کوٹھہ والے صاحب کے خلیفہ کے خلف الرشید ہیں۔انہوں نے 23 جنوری 1900ء کو میری طرف ایک خط لکھا تھا۔۔۔کہ حضرت صاحب مرحوم کوٹھہ والے فرماتے تھے کہ مہدی آخر الزمان پیدا

ہو گیا ہے مگر ظہور ابھی نہیں ہوا تو اس بات کا مجھ کو بہت خیال تھا۔۔۔۔۔ حافظ قرآن، نور محمد نام اصل متوطن گڑھی امازئی حال مقیم کوٹھہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت (کوٹھہ والے) ایک دن۔۔۔فرمانے لگے کہ جو خدا کی طرف سے ایک بندہ تجدید دین کے لئے مبعوث ہوا کرتا ہے وہ پیدا ہو گیا ہے ہماری باری چلی گئی۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ ہم کسی غیر کے زمانہ میں ہیں۔ پھر فرمانے لگے کہ۔۔۔اُس پر اس قدر شدائد مصائب آئیں گے جن کی نظیر زمانہ گذشتہ میں نہ ہوگی مگر اس کو کچھ پروانہ ہوگی اور سب طرح کے تکالیف اور فساد اس وقت ہوں گے اُس کو پروا نہ ہوگی۔ زمین آسمان مل جائیں گے اور اُلٹ پلٹ ہو جائیں گے اُس کو پروانہ ہوگی۔''

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 144۔145 وحاشیہ ایڈیشن 2008)

محترم پیر صاحب نے آنے والے مجدد کا زمانہ تیرھویں صدی کا آخر یعنی 1294ھ اور چودھویں صدی کا آغاز بیان فرمایا۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ مامور ہوئے۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 62: دراسرار مصنفہ علامہ صفی اللہ، صاحبزادہ بک فاونڈیشن کوٹھہ

عکس حوالہ نمبر:62

سلطان الاولیاء حضرت سید امیر

کی ملفوظات و تعلیمات سے متعلق

شہرہ آفاق فارسی تصنیف

نظم الدُّرر فی سلک السّیر

مُصنّف :- علامہ مُلّا صفی اللہ غفرلہٗ

مترجم :- الحاج عبدالرّزاق کوثر

صاحبزادہ بُک فاونڈیشن کوٹھہ

عکس حوالہ نمبر:62

۵۳۹

کرتا ہے اِس حدیث کو ابو داؤد اور مشکوٰۃ شریف نے نقل کیا ہے۔ دینِ محمدیؐ کا مجدد اور آئینِ مصطفویؐ کا مبیّن (یعنی بیان کرنے والا) بنا کر تیرھویں صدی میں اس امت کو عطا فرمایا ہے۔ اور اِس دین متین اور شرع مبین نے اِس سے تجدید پائی۔ روایت کرتے ہیں کہ ہر زمانے کا مجدّد جب دارِ فنا سے دارِ بقاء کو رحلت فرماتا ہے تو آئندہ پیدا ہونے والے مجدّد کے متعلق اُس کو بذریعۂ الہام اطلاع ملتی ہے۔ لہٰذا حضرت صاحب نے ایک ہزار دو سو چورانوے (۱۲۹۴ھ) میں اطلاع دی تھی کہ دوسرا مجدّد پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن اُس کے ظہور میں کچھ عرصہ باقی رہتا ہے۔ اور اِس فقیر یعنی مصنف کتاب ہٰذا کی نظر میں یہ چھ سال کا عرصہ ہے (غالباً مصنف ۱۲۹۴ جمع چھ سال یعنی ۱۳۰۰ کے حساب سے یہ کہتا ہے)

عرض مترجم :-

یہاں فاضل مصنف نے اپنے گلہائے عقیدت پیش کر کے حضرت صاحب کی تاریخ وفات لکھی ہے چونکہ یہ اُس کی اپنی عقیدت اور محبت کے خوشبودار پھول ہیں۔ اس لئے میں اُن کو بجنسہٖ پیش کر کے قارئین کو براہِ راست اُس سے متعارف اور روشناس کرنا چاہتا ہوں اور ان پھولوں کی خوش نمائی کو ترجمہ کے غیر موزون لباس کی گرانباری اور اِن گلہائے عقیدت کی خوشبو کو ترجمہ کے ہار میں پرو کر اِس کی نزاکت اور خوشبو کو ٹھیس پہنچانا نہیں چاہتا اور بطور تبرک اِن کو مصنف کے اپنے ہی الفاظ میں درج کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں اور اپنے ساتھ قارئین کو بھی محظوظ کرنا چاہتا ہوں۔

آوازِ خلق نقّارہ خدا

کشمیری میگزین

اخبار کشمیری میگزین لاہور نے 17/اکتوبر 1921ء کے پرچہ میں ''1340ھ کے ساتھ مسلمانوں کی کچھ امیدیں'' کے عنوان سے لکھا:۔

''مسلمانوں کی ان کتابوں میں جو پیشینگوئیوں کیلئے مشہور ہیں 1340ھ کے متعلق بہت زیادہ پیشگوئیاں موجود ہیں۔ گو ہمیں بروئے اسلام اور مطابق شریعت کسی پیشگوئی پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں تاہم یہ دیکھ کر کہ اس سے پہلے جو پیشینگوئیاں ہو چکی ہیں وہ سب پوری اتری ہیں بلا لحاظ یقین کرنا ہی پڑتا ہے۔''

آگرہ اخبار

آگرہ اخبار ''ظہورِ امام الزمان'' کے تحت لکھتا ہے کہ:۔

''ظہورِ امام الزمان علیہ السلام بھی اس قیامت کے آثارِ قریبہ میں سے ایک نمونہ اور ایک نشان ہے جو عنقریب اور غالباً اسی سال پورا ہونے والا ہے۔''
(21/اکتوبر 1921ء)

لیکن 1340ھ میں بھی مسلمانوں کی یہ امید بَر نہ آئی۔ چنانچہ آگرہ اخبار 7/ستمبر 1922ء، 1340ھ کا سال گذرنے پر لکھتا ہے:۔

''سنا تھا اور کہنے والے یقین کے ساتھ کہتے تھے کہ 1340ھ میں حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ہے مگر وہ سال ختم ہوا اور کسی گوشۂ دنیا سے ظہور امام علیہ السلام کی کوئی خبر ہنوز موصول نہیں ہوئی۔''

بعض اور کتب و رسائل کے نام سامنے آئے ہیں جن میں مہدیؑ کا زمانہ چودھویں صدی درج ہے۔ مثلاً:

☆۔ تلخیص التواریخ صفحہ 300 میں بھی یہی زمانہ مہدیؑ کا لکھا ہے۔

☆Tit Bits, 15 December 1900 Page: 269

☆۔His Glorious Appearing By James Springer White (1895) Page:81

☆۔ Free Thinker, 17 October 1900

☆۔The King of The Lord, Pqge:1

علامات مسیح ومہدیؑ اور چودھویں صدی

قرآن شریف اور احادیث نبویؐ سے رسول کریم ﷺ کے کامل فرمانبردار اور خادم اسلام امتی مسیح ومہدی کے زمانہ ظہور اور اس کی علامات ونشانات کا تفصیلی ذکر ملتا ہے جو چودھویں صدی میں اس وقت پوری ہوتی نظر آتی ہیں، جب مسیح ومہدی کا ایک دعویدار حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ بھی موجود ہیں۔اس لحاظ سے آپ کا دعویٰ مزید غور اور توجہ کے لائق ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں علامات زمانہ مہدیؑ

قرآن شریف کا تدبر سے مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ کسی مامور من اللہ یا نبی کی آمد پر برپا ہونیوالے روحانی انقلاب کے لیے قیامت،حشر اور الساعۃ وغیرہ کا محاورہ استعمال ہوا ہے۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا کام بھی روحانی مردے زندہ کرنا تھا،اس لئے فرمایا:۔ **یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اسْتَجِیبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیکُمْ** (الانفال:25) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔

پھر جب رسول کریم ﷺ کی صداقت کے لیے نبوت کے پانچویں سال میں شق قمر کا نشان ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قرب ساعت کی علامت قرار دیتے ہوئے فرمایا: **اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ** (القمر 2) کہ قیامت قریب آ گئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

اب ظاہر ہے اس سے مراد قرب قیامت کبریٰ نہیں کہ وہ قیامت تو پندرہ سو سال گزر جانے پر بھی نہیں آئی تو پھر قرب ساعت سے کیا مراد تھی؟ دراصل عربوں میں چاند کو ان کی حکومت کی علامت سمجھا جاتا تھا اور چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے میں دراصل ان کی حکومت کے خاتمہ کی طرف اشارہ تھا۔چنانچہ اس آیت کے نزول کے آٹھ سال بعد سرداران مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے شہر تک سے نکالا اور پھر مزید آٹھ سال بعد رسول اللہ ﷺ اسی مکہ میں جب فاتحانہ شان سے داخل ہوئے تو یہ گھڑی اہل مکہ کے

لئے قیامت صغریٰ سے کم نہ تھی۔ سورہ قمر کی یہ پیشگوئی صرف 16 سال بعد بڑی شان سے پوری ہوگئی اور ثابت ہو گیا کہ قرب ساعت سے مراد فتح مکہ تھی۔ یہی مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ (الأنبیاء2) یعنی ان (کافر) لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور وہ غفلت میں اعراض کر رہے ہیں۔

مکی دور کی اس آیت میں بھی قیامت کبریٰ کی بجائے فتح مکہ کی پیشگوئی تھی جو بڑی شان سے پوری ہوئی۔ پھر مکی دور کے آخری زمانہ میں فرمایا:۔ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ (الحجر:86) کہ ساعت آیا ہی چاہتی ہے۔ اس میں ساعت ہجرت کی طرف اشارہ تھا۔

پھر سورۃ نحل کے شروع میں فرمایا: أَتَى أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ (النحل:2) یعنی اللہ کا حکم (وہ موعود وقت) آ ہی گیا ہے۔ پس تم اس کے متعلق جلدی نہ کرو۔

یہاں امر اللہ سے مراد قیامت کبریٰ کی بجائے فتح مکہ تھی جو ہجرت کے آٹھ سال کے قلیل عرصہ میں ہی حاصل ہوگئی۔ اسی بناء پر رسول کریم ﷺ نے اپنی انگشت شہادت کے ساتھ دوسری انگلی کو ملا کر فرمایا تھا:۔

"أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ"

(بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)

کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ملے ہوئے ہیں۔ جس کا ایک مطلب یہ تھا کہ فتح مکہ کی قیامت صغریٰ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے جڑی ہوئی ہے۔ اور آپ ﷺ کی زندگی میں ظاہر ہو کر رہے گی۔ جیسا کہ ترمذی کی روایت میں وضاحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

"میں نفس قیامت میں ہی بھیجا گیا ہوں۔ پھر میں اس سے اتنا آگے بڑھ گیا جتنا درمیانی انگلی کی لمبائی اور انگشت شہادت میں فرق ہے۔"

(ترمذی ابواب الفتن باب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)

یعنی میری بعثت ہی ایک روحانی قیامت تھی۔ پھر انگلی کے فرق کے برابر آگے بڑھنے کے بعد ایک اور قیامت برپا ہوئی۔ دونوں انگلیوں کا فرق بالعموم ہر انسان کی درمیانی انگلی کا آٹھواں حصہ بنتا

ہے۔اس مثال میں اگر انگلی کو رسول اللہ ﷺ کی عمر (63) سال شمار کیا جائے تو اس کے آٹھویں حصہ یعنی قریباً آٹھ سال بعد ہجرت نبویؐ مکہ فتح ہوا اور یہ پیشگوئی پوری ہوئی جو بوقت ہجرت اس اشاراتی زبان میں کی گئی تھی۔

دوسری تاویل کی صورت میں اگر اس حدیث سے مراد قیامت کبریٰ لی جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ آخری زمانہ اور خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کا وہ دور شروع ہو چکا،جس کے آخر میں قیامت کبریٰ ہے۔حشر اجساد کی اس بڑی قیامت سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے کئی اور علامات ونشانات کا ذکر بطور ''اشراط الساعۃ'' فرمایا ہے جن کا آغاز آپؐ کے دم قدم سے ہو گیا۔چنانچہ سورۃ محمدؐ میں یہ اعلان فرمایا کہ:۔

''فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ (محمد 19) پس کیا وہ محض ساعت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اچانک ان کے پاس آجائے پس اس کی علامات تو آچکی ہیں پھر جب وہ بھی ان کے پاس آجائے گی تو اس وقت اُن کا نصیحت پکڑنا اُن کے کس کام آئے گا۔''

سورۃ التکویر میں علامات زمانہ مہدیؑ

قرب قیامت اور اس کی شروعات کی نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص قیامت کو اس طرح معلوم کرنا چاہے جس طرح آنکھوں دیکھی چیز تو اسے چاہیے کہ وہ سورۃ التکویر،سورۃ الانفطار اور سورۃ الانشقاق پڑھے۔''

(ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ اذا الشمس کورت)

شیعہ لٹریچر میں بھی یہی حدیث درج ہے کہ:۔

''جو شخص قیامت کو اس طرح معلوم کرنا چاہے جس طرح آنکھوں دیکھی چیز تو وہ سورۃ تکویر پڑھے۔''

(تفسیر مجمع البیان الطبرسی جزء 10 صفحہ 210 الطبعۃ الاولی،مطبع دار المرتضی بیروت،لبنان 1427ھ۔تفسیر نور الثقلین جزء 8 صفحہ 119 الطبعۃ الاولی،موسسۃ التاریخ العربی لبنان)

اس حدیث میں بھی قیامت سے مراد قیامت کبریٰ نہیں جو دنیا کے فنا ہوجانے کے بعد ہوگی

بلکہ اس سے مراد مسیح و مہدیؑ کے ظہور کا زمانہ ہے جسے مجازاً قیامت قرار دیا گیا ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ ان سورتوں میں بیان ہونے والی پیشگوئیاں تیرہ سو سال بعد ہمارے اس آخری زمانے میں بڑی صفائی سے پوری ہو کر ایک مدعی مسیح و مہدی کی سچائی پر گواہ بن کر یہ اعلان کر رہی ہیں کہ آفتاب آمد دلیل آفتاب

یعنی سورج کا طلوع ہونا اپنی دلیل آپ ہوتا ہے۔

قیامت صغریٰ کی ان علامات کا پورا ہونا قیامت کبریٰ کے وجود پر دلیل بن سکتا ہے۔ ورنہ ان سورتوں میں قیامت کے ثبوت میں محض اس کے ظہور کی علامات کا بیان کیسے دلیل ہوسکتا ہے؟ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ان علامات یعنی قیامت صغریٰ کو دیکھ لیا اس نے گویا اپنی آنکھوں سے قیامت دیکھ لی کہ وہ پھر آ کر رہے گی۔

دوسری طرف ان علامات کو قیامت کبریٰ پر چسپاں کرنے سے ان کا سارا مفہوم ہی بگڑ جاتا ہے کیونکہ قیامت کو قانون نیچر معطل ہوگا جبکہ ان سورتوں میں دنیا میں موجود قوانین طبعی کی بات ہو رہی ہے۔

اس بات کی دوسری دلیل کہ ان سورتوں میں قیامت کبریٰ کا نہیں بلکہ آخری زمانہ کی علامات بیان ہیں، یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ تکویر کی ایک آیت **وَاِذَاالۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ** کی خود تفسیر فرما دی کہ اس کا تعلق مسیح کے زمانہ ظہور سے ہے۔ چنانچہ آپؐ نے مسیح کے ظہور اور اس کے کام و مقاصد بیان کرتے ہوئے اس کے زمانہ کی علامت یہ بیان فرمائی کہ:۔

"مسیح کے نزول وظہور کا وہ وقت ہوگا جب اونٹنیاں متروک ہو جائیں گی اور ان کو تیز رفتاری کے لیے استعمال نہیں کیا جائیگا۔"

(مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکماً بشریعۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی نئی تیز رفتار سواریاں موٹر، ریل، جہاز وغیرہ ایجاد ہو جائیں گی جن کی پیشگوئی قرآن شریف میں چودہ سو سال سے موجود تھی کہ اللہ تعالیٰ ایسی سواریاں پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے (النحل:9)۔ اور یہ زمانہ چودہویں صدی ہی ہے (جس میں ان سواریوں کو جانوروں کی سواری پر تیز رفتاری میں برتری حاصل ہوگئی) جس پر سورۃ تکویر میں بیان کردہ دیگر علامات چسپاں ہو رہی ہیں۔

سورۃ تکویر کی ابتدائی بارہ آیات میں جو بارہ علامتیں شروعات قیامت کی بیان ہوئیں ان کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کی بیان فرمودہ تفسیر کے علاوہ صحابہ نے بھی آپؐ سے علم پا کر یہی تفسیر بیان کی ہے۔ چنانچہ حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت ابن عباسؓ اور ابوالعالیہ اس پر متفق ہیں کہ ان آیات میں سے ابتدائی چھ آیات کا تعلق بہر حال دنیا سے ہے۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور جزء 8 صفحہ 427 دار الفکر بیروت۔ تفسیر البغوی جزء 5 صفحہ 215 دار احیاء التراث العربی، بیروت الطبعۃ الاولی 1420ھ)

سورۃ التکویر کی بقیہ چھ آیات کے بارہ میں ایک صاحب بصیرت خود جائزہ لے سکتا ہے کہ اگر وہ بھی اس دنیا میں پوری ہو رہی ہیں تو یہی بات پہلی چھ علامتوں کی طرح اپنی گواہ آپ ہے۔

مزید برآں سورۃ تکویر کی مذکورہ ان بارہ نشانیوں کے بارہ میں حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ نے بھی ایک ایسے صوفیانہ لطیف نکتہ کا اشارہ دیا ہے جو ان علامات کے قیامت کبریٰ کی بجائے قیامت صغریٰ میں پورا ہونے کی تائید کرتا ہے۔ ان کے مطابق اہل تاویل کے نزدیک یہ بارہ حوادث اسی دنیا میں ہی ہر انسان کی موت کے وقت بھی پیش آتے ہیں جو ایک فردی قیامت صغریٰ ہوتی ہے۔ (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 275) حضرات صوفیہ نے ان بارہ حالتوں کو مراتب سلوک طے کرنے پر نہایت لطیف پیرائے میں محمول کیا ہے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں مگر حضرت شاہ صاحب کے اس قول سے یہ ضرور ثابت ہو جاتا ہے کہ یہاں قیامت کبریٰ کی بجائے اس دنیا سے تعلق رکھنے والے زمانہ کی علامات ہیں جو پوری ہو کر قیامت کبریٰ پر گواہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور قرآن شریف کی صداقت کو ظاہر کر رہی ہیں جیسا کہ ہر آیت کی الگ تفسیر سے ظاہر و باہر ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

پہلی علامت۔ سورج کا لپیٹا جانا

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (التکویر:2) یعنی جب سورج لپیٹا یا ڈھانکا جائے گا۔

الف۔ یہاں روحانی سورج سے رسول اللہ ﷺ کا وجود مراد ہے جنہیں قرآن کریم نے بھی یہ نام دیتے ہوئے ''سراج منیر'' فرمایا ہے۔ (الأحزاب 47) اس میں پیشگوئی تھی کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب آنحضرتؐ کی تعلیمات کو لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا اور خود تراشیدہ نئے نئے نظریات اور بدعات کا

دنیا میں پرچار کیا جائے گا۔ جیسا کہ چودہویں صدی میں اس علامت کا پورا ہونا کسی پر مخفی نہیں۔

بقول الطاف حسین حالی:

وہ دین، ہوئی بزمِ جہاں، جس سے چراغاں
آج اُس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دیا ہے
فریاد ہے اے کشتیءِ اُمت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

ب۔ اس آیت کے دوسرے معنے صحابہؓ رسولؐ حضرت ابو ہریرۃؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے سورج کے ساتھ چاند کی روشنی کے بھی کمزور پڑ جانے یا نور کے جاتے رہنے کے لئے ہیں یعنی اس وقت بطور نشان سورج اور چاند کو گرہن ہوگا۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے تو واضح طور پر اس پیشگوئی کو قیامت سے قبل کا نشان قرار دیتے ہوئے بتایا کہ لوگ بازار میں ہونگے اور سورج کی روشنی جاتی رہے گی۔ سورۃ القیامۃ آیت (10-8) میں بھی اس نشان کی طرف اشارہ ہے۔ اس لحاظ سے یہاں سورج اور چاند کے اس گرہن کی طرف بھی اشارہ ہے۔ جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے مہدی کے دو نشانات کے طور پر رمضان کے مہینہ کی خاص تاریخوں میں واقع ہونے کی دی۔ یہ دونوں نشان چودھویں صدی میں حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کے دعویٰ مسیح و مہدی کے بعد 13 رمضان 1311ھ بمطابق 21 مارچ 1894ء اور 28 رمضان مطابق 6 اپریل کو آسمان پر ظاہر ہو کر آپ کی صداقت کے گواہ بنے۔

دوسری علامت ستاروں کا ٹوٹنا:

دوسری نشانی بیان کرتے ہوئے فرمایا: وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ (التکویر:3) اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔

الف۔ ستاروں سے مراد علمائے دین ہیں اسی لئے رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو روشن ستاروں کی طرح قرار دیا (مشکوٰۃ کتاب المناقب باب مناقب الصحابہ الفصل الثالث) النجوم میں ''ال'' معرفہ کے لیے ہے۔ اس میں یہ پیشگوئی تھی کہ جس زمانے میں علمائے دین کے ایک خاص گروہ میں تقویٰ اور روحانیت نہیں رہے گی، وہی وقت مسیح اور مہدی کے ظہور کا ہوگا۔ فساد زمانہ کے ایسے ہی وقت میں کسی

مصلح یا خدائی مامور کی ضرورت ہوتی ہے۔علامہ نواب نورالحسن نے چودہویں صدی میں ان علامات کے پورا ہونے کی گواہی دی کہ اس امت کے علماء آسمان کے نیچے بدتر ہو چکے ہیں۔

(اقتراب الساعۃ مصنفہ نواب نورالحسن خان 1309ھ،صفحہ 12۔مطبع مفید علم الکائنہ۔آگرہ)

ب۔مفسرین علماء نے ''انکدرت'' کے دوسرے معنے ستاروں کے ٹوٹ کر گرنے کے بھی کیے ہیں۔اس لحاظ سے بھی یہ قیامت سے قبل مسیح موعود کی ایک نشانی ہے۔چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کے زمانہ میں شہاب ثاقب کثرت سے گرنے کا یہ نشان 28 نومبر 1885ء میں بطور ارہاص ظاہر ہوا،جس کا ایک دنیا نے مشاہدہ کر کے گواہی دی۔اس قسم کے meteor storm کو علم فلکیات کی اصطلاح میں Andromedids کہا جاتا ہے ۔ یہ ایک دمدار ستارے (comet) کے پیچھے چھوڑے ذرات کے زمین کی فضا سے ٹکرانے سے پیدا ہوتے اور نہایت روشن شہاب ثاقب نظر آتے ہیں جسے ستاروں کے ٹوٹنے سے موسوم کیا جاتا ہے۔

یوں تو تاریخ میں Andromedid قسم کے Meteor Storm کئی مرتبہ آئے جن میں ایک گھنٹے میں صرف سو دو سو شہابِ ثاقب گرتے ہوئے دکھائی دیئے۔مگر چودھویں صدی میں سال 1885ء میں ایک اندازہ کے مطابق ایک گھنٹہ میں 75 ہزار شہاب ثاقبہ گرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو ایک حیرت انگیز نشان تھا۔

1882ء میں حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کے الہام ماموریت کے ساتھ آپ کو رمی شہاب کی پیشگی خبر دی گئی اور 1885ء میں یہ نشان ظاہر ہوا اور آپؑ نے وضاحت فرمائی:

> ''کہ جس زمانہ میں یہ واقعات کثرت سے ہوں اور خارق عادت طور پر ان کی کثرت پائی جائے تو کوئی مردِ خدا دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق اللہ کے لئے آتا ہے کبھی یہ واقعات ارہاص کے طور پر اس کے وجود سے چند سال پہلے ظہور میں آجاتے ہیں اور کبھی عین ظہور کے وقت جلوہ نما ہوتے ہیں اور کبھی اس کی کسی اعلیٰ فتح یابی کے وقت یہ خوشی کی روشنی آسمان پر ہوتی ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 107۔108 حاشیہ ایڈیشن 2008)

ستاروں کے ٹوٹنے کے اس عظیم الشان نشان کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ:۔

''اس رات کو جو 28 نومبر 1885ء کے دن سے پہلے آئی ہے اِس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو مَیں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزارہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا مَیں اس کو بیان کر سکوں مجھ کو یاد ہے کہ اُس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ **مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى** سو اُس رمی کو رمی شہب سے بہت مناسبت تھی یہ شہب ثاقبہ کا تماشہ جو 28 نومبر 1885ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا۔ لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اُس سے حظّ اور لذت اٹھانے والا مَیں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اِس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ جس کو مَیں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں الہامًا ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 110-111 بقیہ حاشیہ ایڈیشن 2008)

تیسری علامت پہاڑوں کا چلنا:

سورۃ تکویر میں قرب قیامت کی تیسری نشانی یہ بیان فرمائی: **وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ** (التکویر:4) اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ الجبال میں ''ال'' معرفہ کے لئے ہے۔ اس میں یہ نشانی مذکور تھی کہ:۔

الف۔ پہاڑوں کو توڑ کر ان میں سرنگیں اور راستے بنائے جائیں گے اور ان کے پتھر سڑکیں بنانے کیلئے دور دور تک لے جائے جائیں گے۔ اس زمانہ میں یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی۔

ب۔دوسرے معنے پہاڑوں کے چلائے جانے کے یہ ہیں کہ اس وقت زلازل اس کثرت سے آئیں گے کہ پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر سرک جائیں گے۔یہ نشانی بھی اس زمانہ میں پوری ہوئی اور ظہور مسیح ومہدیؑ کی چودہویں صدی میں اتنے زلزلے آئے کہ گزشتہ چودہ سو سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔
(تفصیل کیلیے دیکھیں پیسہ اخبار یکم مئی 1905ء)

زلازل کے نتیجہ میں بعض دفعہ پہاڑ بھی اپنی جگہ چھوڑ جاتے ہیں۔جیسے چند سال قبل 2015ء میں نیپال میں آنے والے زلزلہ نے زمین کی ہیئت بدل دی۔اوراس کی وجہ سے ہمالیہ پہاڑوں کی ایک چوڑی پٹی نیچے سرک گئی جبکہ ملحقہ کھٹمنڈو بیسن کی سطح بھی بلند ہوگئی اور یہ پورا خطہ جنوب کی جانب دو میٹر تک سرک گیا۔(بی بی سی اردو 17 دسمبر 2015ء)

اسی طرح 2019ء میں میرپور آزاد کشمیر کے زلزلہ کے موقع پر زمین نے دائیں بائیں حرکت کی اور نہر کی طرف کھسکنا شروع ہوگئی۔(اخبار انڈیپنڈنٹ اردو 25 ستمبر 2019ء)

ج۔اس نشانی کا تیسرا پہلو پہاڑ کے مجازی معنی سلاطین اور بڑی قومیں ہونے کے لحاظ سے ہے اوران کے چلائے جانے سے مراد یہ کہ بادشاہوں کی قدر و منزلت کم ہوکر جمہوریت کی شروعات ہوگی اور قوموں کے عروج و زوال کا دور ہوگا جیسے اس زمانہ عین چودھویں صدی میں شہنشاہ برطانیہ کا ہندوستان اور اپنی دیگر کالونیز میں زوال اور روس میں زار خاندان کی بادشاہی کا تاراج ہونا۔(حضرت بانی جماعت احمدیہ کی پیشگوئی ''زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار'' کے من وعن پورا ہونے کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 388-386 ایڈیشن 2007ء)

سورۃ طور میں بھی ان معنی کے لحاظ سے بادشاہوں اور قوموں کی اس ہلاکت کو جھٹلانے سے وابستہ کیا ہے۔فرمایا:

وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا. فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ (الطّور 11-12)

یعنی بادشاہوں اور قوموں کے زوال کا یہ نشان دیکھ کر بھی جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہوگی۔جیسا کہ ان نشانات کے ظہور کے بعد مسیح ومہدی کو جھٹلانے والوں کیلیے طاعون اور زلازل وغیرہ سے ہلاکت حصہ میں آئی۔

د۔ پہاڑوں کے چلائے جانے کا چوتھا مطلب اس سے اگلی آیت وَ إِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَت (جس میں اونٹنی کی سواری بے کار ہونے کا ذکر ہے) کے لحاظ سے ہے جو عملاً پورا بھی ہو چکا ہے اور وہ پہاڑ جیسی عظیم نئی سواریوں کی پیشگوئی ہے کہ پہاڑوں کی طرح بڑے بڑے سمندری جہاز اور فضائی جہاز سفر اور بار برداری کے لیے استعمال ہوں گے۔ ایسی سواریوں کی ایجاد کی مناسبت سے اگلی آیت میں پیشگوئی ہے کہ اس وقت عرب کے صحرا کا جہاز اونٹ بھی بے کار ہوجائے گا اور تیز سفر کے لیے موٹر، ریل، جہاز وغیرہ زیادہ استعمال ہوں گے۔

چوتھی علامت اونٹوں کا متروک ہونا اور نئی سواریوں کی ایجاد:

فرمایا: وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر:5) یعنی جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔ ''عشار'' کے معنے گابھن اونٹنی کے ہیں جس کی عربوں میں بڑی قیمت تھی اور اس میں پیشگوئی تھی کہ وہ بھی بے کار اور بے قیمت ہو جائیں گی۔ عشار پر ''ال'' معرفہ کے لئے ہے جس کا مطلب ہے کہ خاص قسم کے اونٹ کی سواری متروک ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے مسیح کے ظہور کے وقت اس کے مقصد اور کام کے ساتھ ایک یہ نشانی بھی بیان فرمائی:۔

''وَلَيُتْرَكُنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا''

(مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسی بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا محمدؐ)

کہ مسیح کے زمانہ میں اونٹنیوں سے تیز رفتاری کے لئے کام نہیں لیا جائے گا۔ اس میں پیشگوئی تھی کہ ایسی تیز سواریاں موٹر، ریل، جہاز ایجاد ہو جائیں گی کہ ان کے مقابل پر اونٹنیوں کا استعمال متروک ہو جائے گا، چنانچہ چودہ سو سال قبل رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں یہ پیشگوئی فرما رہے تھے تو ہر طرف سے اونٹوں کے قافلوں کا سلسلہ قطار اندر قطار حج کے لیے آتا تھا۔ آج اس کی جگہ موٹر، ریل، جہاز لے چکے ہیں اور کیسی شان سے یہ پیشگوئی پوری ہو کر رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی صداقت عیاں کر رہی ہے۔

علامہ خواجہ حسن نظامی نے مسیح و مہدیؑ کے جائے ظہور ہندوستان میں اس علامت کے پورا ہونے کے بارہ میں یہ اعتراف کیا کہ:۔

''موٹروں اور ریل گاڑی کی ایجاد سے اونٹوں کی سواری بیکار ہوگئی اور یہ تمام

علامات زمانہ مہدی چودہویں صدی تک پورے ہوگئے۔''

(کتاب الامر صفحہ 6۔مطبوعہ 1913ء۔درویش پریس دہلی)

آسٹریلیا میں اونٹوں کے بے کار ہونے کے غیر معمولی نشان کا ظہور

جس شان کے ساتھ براعظم آسٹریلیا میں ''وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ'' کی پیشگوئی کا حیرت ناک نشان ظاہر ہوا وہ اپنی مثال آپ ہے۔آسٹریلیا (جس کا بڑا حصہ ویران بنجر صحرا پر مشتمل ہے) کی تعمیر وترقی کے لیے 1859ء میں اونٹ برٹش انڈیا سے درآمد کرنے کا سلسلہ تیرہویں صدی ہجری میں شروع ہوا جب چودہ اونٹوں اور تین شتر بانوں کا پہلا قافلہ وہاں پہنچا۔پیشگوئی کے مطابق بیسویں صدی (یعنی ظہور مسیح کی چودہویں صدی) میں موٹر اور ریل وغیرہ کی ایجاد کے بعد 1908ء میں اونٹ متروک ہونا شروع ہوئے۔پہلا ٹرک جنوبی آسٹریلیا کے شہر ایڈلڈ سے کئی ہزار میل کا سفر کرکے شمالی آسٹریلیا کے شہر ڈارون پہنچا (یہ ٹرک آج بھی وہاں میوزیم میں محفوظ ہے) پھر ان کو جنگل میں بغیر چرواہے کے بے کار چھوڑ دیا گیا۔بیسویں صدی کے آخر میں ان جنگلی وحشی اونٹوں کی آبادی تیزی سے بڑھ کر ہزاروں تک پہنچ گئی۔اکیسویں صدی کے آغاز میں تو ایسے آوارہ جنگلی اونٹوں کی تعداد کا اندازہ ایک ملین ہوگیا جو ہر آٹھ سے دس سال میں دوگنا ہوکر مقامی باشندوں Aborignies کے لیے کئی مسائل پیدا کرنے لگے خصوصاً قحط سالی میں مقامی لوگوں کے محفوظ پانی اور غسل خانوں وغیرہ کو اونٹ نقصان پہنچانے لگے۔اس پر حکومت آسٹریلیا کو باقاعدہ وحشی اونٹوں کو سنبھالنے کے لیے National Federal Action Plan وضع کرکے ہزاروں اونٹوں کو بندوق سے شوٹ (shoot) کرنا پڑا۔اکیسویں صدی کی پہلی دہائی کی خوفناک قحط سالی میں ہزاروں اونٹ صحرا میں پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے ازخود ہلاک ہوگئے۔ان مسائل سے نبٹنے کے لیے گورنمنٹ نے 2009ء کے پانچ سالہ منصوبہ میں انیس ملین آسٹریلوی ڈالر کا بجٹ رکھا جس کے تحت کئی ہزار اونٹوں کو شوٹ کرکے بے کار اونٹوں کی تعداد کم کی گئی۔اس غرض کے لیے مسلسل بارہ دن 289 گھنٹے ہیلی کاپٹرز کی مدد سے 45000 مربع میل کے علاقہ

میں 11560 اونٹوں کو بذریعہ گولی اڑادیا گیا جس پر فی اونٹ 30 ڈالرخرچ آیا۔آسٹریلیا کے بعض حلقوں خصوصاً اونٹ کا گوشت وغیرہ کے کاروبار سے متعلق کمپنیوں کی طرف سے اس کی مخالفت بھی ہوئی۔جس پر کچھ تعطل کے بعد 2020ء کی قحط سالی میں پھراونٹ پانی کی تلاش میں شہروں کارخ کرکے آبادی کونقصان پہنچانے لگے تو ہیلی کاپٹرز کے ذریعہ پروفیشل شوٹرز کے ذریعہ چار سے پانچ ہزار اونٹ ہلاک کرنے پڑے۔اوراسی سال آسٹریلیا آنے والے قدیم شتر بانوں کی خدمات کے اعتراف میں ایک سکّہ ایجاد کرکے اس کی پشت پر مذکورہ بالا مختصر تاریخ رقم کردی گئی ہے جودوسرے لفظوں میں اس قرآنی پیشگوئی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ملاحظہ ہوعکس نمبر63: آسٹریلوی حکومت کی جانب سے جاری کردہ سکہ

پس یہ پیشگوئی چودھویں صدی میں مسیح ومہدیؑ کے زمانہ میں لفظاً ومعناً پوری ہوگئی۔تفصیل کے لیےملاحظہ ہو:

i. "Decline and the fall of the Australian camel"Cairns post retrieved 6 March 2016.

ii. "Managing the Impacts of Feral Camels Across Remote Australia"(PDF). Ninti One 2013. pp. 59–60. Retrieved 8March 2016.

iii. "Australia Plans To Kill Thirsty Camels". CBS News. Associated Press. 26 November 2009. Archived from the original on 27 November 2009. Retrieved 27 November 2009.

عکس نمبر:63

آسٹریلوی حکومت کی جانب سے جاری کردہ سکہ کا عکس

پانچویں علامت وحشیوں کا اکٹھا ہونا

سورۃ التکویر سے قرب قیامت کی پانچویں نشانی یہ بیان فرمائی: وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ (التکویر 6) اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیں گے۔ الوحوش میں ''ال'' معرفہ کے لئے ہے۔

الف۔ اس آیت میں پہلی خبر یہ دی گئی تھی کہ ظہور مسیح کے زمانے میں دنیا میں خاص جانوروں کو ایک جگہ جمع کیا جائے گا یعنی ان کے چڑیا گھر بنائے جائیں گے۔ چودھویں صدی میں یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔

ب۔ وَاِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ کا دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وحشی قوموں میں بھی تہذیب کا دور دورہ ہوگا اور علوم وفنون کی ترقی کے باعث رذیل اور حقیر سمجھی جانے والی قومیں بھی اپنے حقوق کے لیے اٹھ کھڑی ہوں گی جیسا کہ افریقہ میں کالونیل ازم کے خاتمہ کے بعد یہ پیشگوئی بھی چودھویں صدی میں پوری ہوئی۔

ج۔ ''حشر'' کے ایک معنے جلاوطن ہونے کے بھی ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے تیسرا پہلو اس نشان کا یہ تھا کہ وحشی قوموں کو ان کے ملکوں سے نکال دیا جائے گا جیسا کہ چودھویں صدی میں یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی اور امریکہ اور آسٹریلیا میں ایسا ہوا۔ امریکہ میں سرخ فام یا ریڈ انڈینز کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کیا گیا۔ چنانچہ 1907ء میں امریکہ کے علاقہ اوکلاہوما کے ریاست بننے کے بعد اس علاقے میں مقامی سرخ فاموں سے نہ صرف مزید زمین چھینی گئی بلکہ بہت سے دوسرے علاقوں کے باشندوں کو جبری ہجرت پر مجبور کر کے ریاست کے ایک چھوٹے سے رقبے میں ہانک دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں امریکہ کے اصلی، پہلے اور مقامی باشندوں اور قبائل کو چھوٹے چھوٹے رقبوں تک محدود کر دیا گیا۔ ان جگہوں کو ریزرویشن کہا جاتا ہے۔ یہ نظام آج بھی موجود ہے۔

د۔ چوتھے ممکنہ معنے اس آیت کے یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ انسانوں میں بھیس بدل کر جانوروں کی شکل بنانے کا رواج ہوگا۔ یہ نشانی بھی ہمارے زمانہ میں پوری ہو رہی ہے۔ چنانچہ عاشوراء محرم میں لوگ انسان ہو کر شیر، چیتا، ریچھ وغیرہ کا سوانگ لیتے اور روپ دھارتے ہیں۔ گویا عملاً انسانیت سے مسخ ہو کر

وحشی بن جانے کا ثبوت دیتے ہیں۔اسی طرح دنیا کے مختلف مما لک میں 31 اکتوبر کو Halloween Day مناتے ہیں۔Halloween میں گلی کوچوں، بازاروں، سیر گاہوں اور دیگر مقامات پر جابجا ڈراؤنے چہروں اور خوف ناک لبادوں میں ملبوس چھوٹے بڑے بھوت اور چڑیلیں چلتی پھرتی دکھائی دیتی ہیں۔

چھٹی علامت سمندروں کا پھاڑا جانا:

وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (التکویر:7)اس جامع آیت میں کئی پیشگوئیاں مضمر تھیں۔عربی میں بحار سمندر کو بھی کہتے ہیں اور دریا کو بھی۔اور تسجیر کے معنے پھاڑنے یا خشک کرنے کے ہیں یعنی جب بعض خاص سمندر پھاڑے یا خشک کیے جائیں گے کیونکہ البحار میں ''ال'' معرفہ کے لئے ہے۔

الف۔سمندر پھاڑے جانے کی صورت میں اس آیت میں نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیشگوئی تھی جو نہر سویز کے ذریعہ بحیرہ قلزم کو بحیرہ روم سے اور نہر پانامہ کے ذریعہ بحرالکاہل اور بحراوقیانوس کو باہم ملانے سے چودھویں صدی میں پوری ہوئی۔

ملاحظہ ہو عکس نمبر 65-64: نقشہ نہر سویز و نہر پانامہ

عکس نمبر:64
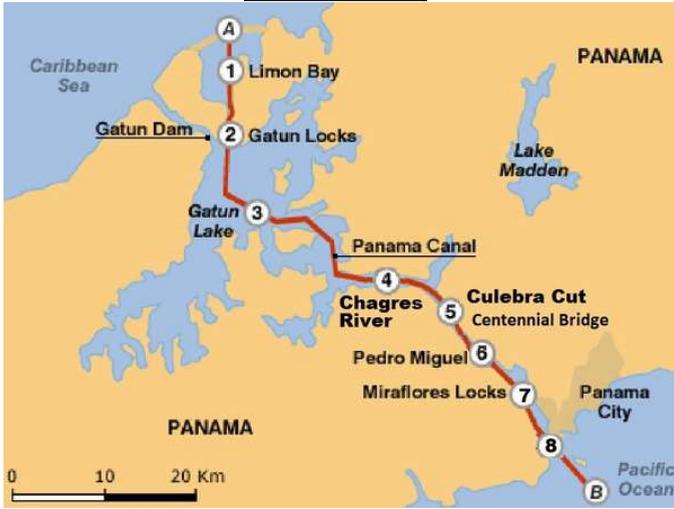
نقشہ نہر پانامہ

تعارف: نہر پانامہ ایک بحری نہر ہے جس کے ذریعے بحری جہاز بحراوقیانوس اور بحرالکاہل کے درمیان سفر کر سکتے ہیں۔اس نہر کو دنیا کے 7 عجائبات میں سے ایک قرار دیا جاتا ہے۔اس کی تعمیر سے قبل بحری جہاز براعظم جنوبی امریکا کے گرد چکر لگا کر بحرالکاہل میں داخل ہوتے تھے۔نہر کی تعمیر کے بعد نیویارک سے سان فرانسسکو کے درمیان بحری فاصلہ 9ہزار500 کلومیٹر(6ہزار میل) ہوگیا جو اس سے قبل 22ہزار500 کلومیٹر(14ہزار میل) تھا۔

اس جگہ نہر کی تعمیر کا منصوبہ 16 ویں صدی میں سامنے آیا تاہم اس پر تعمیر کا آغاز فرانس کی زیر قیادت 1880ء میں شروع ہوا۔اس کوشش کی ناکامی کے بعد اس پر امریکہ نے کام مکمل کیا اور 1914ء میں اس نہر کو کھول دیا گیا۔77 کلومیٹر(48 میل) طویل اس نہر کی تعمیر میں کئی مسائل آڑے آئے جن میں ملیریا، یرقان کی وبا، زمینی تودے گرنا شامل ہیں۔اس نہر کی تعمیر کے دوران اندازاً 27ہزار500 مزدور ہلاک ہوئے۔

آج نہر پانامہ دنیا کے اہم ترین بحری راستوں میں سے ایک ہے جہاں سے ہر سال 14ہزار سے زائد بحری جہاز گذرتے ہیں جن پر 203 ملین ٹن سے زیادہ سامان لدا ہوتا ہے۔اس نہر سے گذرنے کا دورانیہ تقریباً 9 گھنٹے ہے۔

نہر کو Lock & Dam System طرز پر تعمیر کیا گیا ہے۔ نہر Gatun Locks، Miraflore Locks، Pedro Miguel Locks کے علاوہ Gatun Dam اور دو جھیلوں Gatun Lake اور Miraflore Lake پر مشتمل ہے۔جھیلوں کی دونوں جانب دروازے (Locks) نصب کیے گئے ہیں جن میں پانی کو کم یا زیادہ کر کے بحری جہاز کو جھیل کی سطح پر لایا جاتا ہے اس طرح جہاز جھیل عبور کر کے دوبارہ نہر اور بعد ازاں سمندر میں پہنچ جاتا ہے۔

عکس نمبر:65

نقشہ نہر سویز

تعارف: نہر سویز مصر کی ایک سمندری گزرگاہ ہے جو بحیرہ روم کو بحیرہ قلزم سے ملاتی ہے۔ اس کے بحیرہ روم کے کنارے پر پورٹ سعید اور بحیرہ قلزم کے کنارے پر سویز شہر موجود ہے۔ یہ نہر 163 کلومیٹر (101 میل) طویل اور کم از کم 300 میٹر چوڑی ہے۔ اس نہر کی بدولت بحری جہاز افریقہ کے گرد چکر لگائے بغیر یورپ اور ایشیا کے درمیان آمد و رفت کر سکتے ہیں۔ 1869ء میں نہر کی تعمیر سے قبل اس علاقے سے بحری جہاز ایک جانب سامان اتارتے تھے اور بحیرہ قلزم تک اسے بذریعہ سڑک لے جایا جاتا تھا۔ 1869ء میں اس نہر کے کُھل جانے سے انگلینڈ سے ہندوستان کا بحری فاصلہ نہ صرف 4000 میل کم ہو گیا بلکہ مون سون پر انحصار بھی کم ہو گیا اور یہ واقعہ بھی **چودھویں صدی** میں ہوا۔

ب۔اگر تسجیر کا معنی پھاڑنا اور خشک کرنا اور بحار کا معنی دریا لیا جائے تو اس آیت میں آب پاشی کی خاطر دریاؤں کو پھاڑ کر نہریں نکالنے کی بھی ایک پیشگوئی ہے۔جیسا کہ سورۃ الانفطار کی آیت **وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ** (الانفطار:4)میں لفظ''تفجیر'' کا بھی ذکر ہے۔جس کے معنے پھاڑنے کے ہوتے ہیں۔چنانچہ انگریز حکومت نے چودہویں صدی میں ہندوستان کے دریاؤں کو پھاڑ کر اس میں نہروں کا ایک جال بچھایا۔

ج۔تسجیر کے دوسرے معنی بھرنے (fill کرنے) کے ہیں ان معنوں کے لحاظ سے اس آیت میں یہ پیشگوئی تھی کہ سمندر کشتیوں اور بحری جہازوں سے بھر جائیں گے۔چنانچہ **چودھویں صدی** میں بحری قوت میں غیر معمولی ترقی کے نتیجہ میں ایسا ہی ہوا۔

د۔تسجیر کے تیسرے معنے جوش مارنے کے بھی ہوتے ہیں جیسے سورۃ الطّور میں ''**وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ**'' (الطّور7)جوش مارنے والے سمندر کی قسم کھائی گئی ہے۔اس لحاظ سے اس پیشگوئی میں آخری زمانہ میں زلازل کے نتیجہ میں سمندروں کے جوش مارنے اور ان میں سونامی وغیرہ کی پیشگوئی تھی جو مسیح ومہدیؑ کے زمانہ چودہویں صدی میں اس طرح پوری ہوئی کہ 27اگست 1883ء کو انڈونیشیا میں سونامی کے نتیجہ میں جاوا اور سماٹرا کے 36000افراد ہلاک ہوئے۔جون 1893ء میں جاپان میں 100 فٹ اونچی سونامی میں 27000افراد لقمہ اجل بنے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

ساتویں علامت نفوس کا باہم ملایا جانا

قرب قیامت کی ساتویں نشانی یہ بیان فرمائی:۔**وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ** (التکویر:8)جب نفوس ملا دیئے جائیں گے۔

الف۔اس میں ایک یہ پیشگوئی تھی کہ **مسیح**ؑ کے زمانہ میں آمد و رفت اور رسل و رسائل کے ذرائع ترقی پر ہوں گے اور مختلف قوموں اور علاقوں کے افراد کا آپس میں ملاپ اور رابطہ بڑھ جائے گا۔جیسا کہ مسیح ومہدی کی چودہویں صدی میں شروع ہوا اور جدید ذرائع رسل و رسائل و مواصلات کے نتیجہ

میں دنیا کے گلوبل ویلیج (Global Village) بننے کا نقشہ اپنے عروج پر ہے۔

ب۔اس آیت کے دوسرے معنے ایک حدیث کی روشنی میں یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ہر آدمی کو اس جیسے عمل کرنے والے سے ملا کر جوڑ دیا جائے گا۔چنانچہ چودھویں صدی میں عیسائیت ہندوستان میں آئی تو کئی کمزور ایمان لوگ اسلام چھوڑ کر عیسائی ہوئے اور اپنی جیسی آزاد خیال انگریز عیسائی عورتوں سے شادیاں کرنے لگے۔یوں باقاعدہ گرجوں میں ایسے مرتدین کے باہم رشتے اور جوڑ طے ہونے لگے۔اور یہ پیشگوئی اس رنگ میں بھی پوری ہوئی۔(ملخص از حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 332)

آٹھویں علامت زندہ درگور کی جانے والی کے بارہ میں پرسش

قرب قیامت کی آٹھویں نشانی یہ بیان فرمائی: وَإِذَا الْـمَوْءُ دَةُ سُئِلَتْ . بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ (التکویر 9-10) جب زندہ گاڑی جانے والی لڑکی کے بارہ میں سوال کیا جائے گا کہ آخر کس گناہ کے بدلہ میں اس کو قتل کیا گیا۔اس پیشگوئی میں اشارہ تھا کہ مسیح موعودؑ کے زمانے میں بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا قانوناً جرم بن جائے گا اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس سے باز پرس ہوگی اور سزا دی جائے گی۔چنانچہ چودہویں صدی میں یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی اور انگریز حکومت نے 1870ء میں ایک قانون جاری کیا جس میں نومولود بچیوں کو گنگا دہانے سمندر میں ڈال دینے، صحیح نگہداشت نہ کرنے کی وجہ سے ہلاک کرنے اور ماں کے پستانوں پر زہر لگا کر قتل کرنے کی قبیح بے رحم رسم کی مذمت کی (Act No viii of 1870) اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو چھ ماہ قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ یا دونوں کی سزا مقرر کی۔

(The Unrepealed General Acts of the Governor General in Council Vol 2 Page 165 From 1868 to1876, Third Edition)

اور یوں اس قانون نے اس پیشگوئی کو بھی پورا کردیا۔جس کے نتیجہ میں ایک طرف عورت کے حقوق کی آواز بلند ہوئی اور معصوم لڑکیوں کے زندہ درگور کرنے کا خاتمہ ہوا۔دوسرے اسقاط حمل کے متعلق باقاعدہ قانون بن گیا اور یوں ناجائز قتل ہونے والی بچیوں کی باز پرس کا سلسلہ قانوناً شروع ہوگیا جو اس سے پہلے موجود نہ تھا۔

نویں علامت اشاعت صحف

سورۃ التکویر سے قرب قیامت کی نویں نشانی یہ بیان فرمائی:۔ **وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ** (التکویر:11) اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔صحیفہ کے معنے کتاب، رسالہ یا اخبار کے ہوتے ہیں اور ''مصحف''،یعنی قرآن شریف کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ الصحف پر''ال'' معرفہ کے لئے ہے۔یعنی مسیح موعودؑ کے زمانہ میں خاص کتب ورسائل کی اشاعت کثرت کے ساتھ ہوگی۔ چنانچہ پریس وغیرہ وسائل نشرو اشاعت کی ایجاد کے نتیجہ میں چودہویں صدی میں جس شان سے یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی اس سے پہلے نہ تھی اور قرآن کریم اور دیگر کئی کتب کی اشاعت پہلے سے کہیں زیادہ کثرت سے ہوکر وہ بآسانی دستیاب ہونے لگیں۔

دسویں علامت آسمان کی کھال ادھیڑی جانا

فرمایا: **وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ** (التکویر:12) کہ جب آسمان کی کھال ادھیڑ دی جائے گی۔

الف۔اس آیت میں یہ پیشگوئی تھی کہ جس طرح کسی جانور کی کھال اتارنے کے نتیجے میں اس کے جسم کے اندرونی اعضاء نظر آنے لگ جاتے ہیں اسی طرح مسیح کے زمانہ میں Astronomy یعنی علم فلکیات بہت ترقی پر ہوگا۔ یہ پیشگوئی بھی اس زمانہ میں پوری ہوئی اور علم فلکیات کے آلات دوربین وغیرہ ایجاد ہوکر غیر معمولی ترقی ہوئی۔

ب۔دوسرے معنے اس کے یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ آسمانی روحانی علوم سے پردہ ہٹایا جائے گا چنانچہ چودھویں صدی مسیح و مہدیؑ نے آکر رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق وہ قرآنی علوم اور روحانی خزانے اپنی پچاسی سے زائد اردو اور عربی کتب کے ذریعہ دنیا میں تقسیم کیے اور اعلان عام کیا کہ

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

گیارھویں علامت جہنم کا بھڑ کایا جانا

سورۃ التکویر میں زمانہ مسیح موعودؑ کی گیارھویں نشانی یہ بتائی کہ **وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ** (التکویر:13) اور جب جہنم بھڑکائی جائیگی۔ یعنی اس زمانہ میں دنیا میں گناہوں کی بہت کثرت ہوگی اور گناہ گار اپنے گناہوں میں بڑھتے چلے جانے کے نتیجے میں جہنم کو بھڑکاتے چلے جائیں گے۔ اس زمانہ میں مسیح کا ظہور ہوگا۔ مسیح موعودؑ کی آمد سے پہلے دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور ہے کیونکہ ان دونوں کا تعلق جہنم کی آگ اور اسے بھڑکانے سے خاص ہے چنانچہ دجال کی ایک نشانی ہی رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ اس کے ساتھ دونہریں ہوں گی وہ ان میں سے ایک کو جنت اور دوسری کو آگ کہے گا۔ اور جس نہر میں وہ لوگوں کو جنت کہہ کر داخل کرے گا وہ دراصل جوش مارنے والی آگ ہوگی۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

دجال سے مراد وہ مذہبی لبادہ اوڑھنے والے یورپین پادری ہیں جو مذہبی لحاظ سے توحید خالق کو چھوڑ کر تثلیث اور کفارہ کا پرچار کر کے عقیدہ کے ساتھ خدا کے غضب کا جہنم بھڑکانے والے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا. أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا** (مریم 91-92) قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ لرزتے ہوئے گر پڑیں کہ انہوں نے رحمان کے لئے بیٹے کا دعویٰ کیا ہے۔ حدیث نبویؐ کے مطابق اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت اپنی توحید کی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الحدود باب **مَنْ رَأَى مَعَ امْرَاتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهُ**)

دجال کے مشرکانہ عقائد کے علاوہ وہ دجالی مغربی تہذیب جس میں کفارہ کے عقیدہ کے نتیجہ میں بے حیائی، زنا و بدکاری، اشاعت فحشاء، ہم جنس پرستی، شراب نوشی اور جوأ وغیرہ عام ہیں۔ مخلوق خدا کی نافرمانی کے یہ سب مکروہ کام بھی خالق کے غضب اور جہنم کو بھڑکائیں گے۔

اسی طرح یاجوج ماجوج بھی انہی مغربی اقوام کا ہی سیاسی نام ہے جو اجیج سے نکلا ہے اور جس کے معنے ہی آگ کے شعلہ مارنے یا بھڑکنے کے ہیں۔ اور یہ قومیں سیاسی آگ بھڑکانے میں بھی

سرفہرست ہیں کیونکہ اپنی ترقی کے نتیجہ میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ کی طاقت ان کے پاس ہے جس کے ذریعہ وہ دنیا کو آن واحد میں خاکستر کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کر چکی ہیں اور جس کا ایک نظارہ جنگ عظیم دوم میں ہیروشیما اور ناگاساکی میں دیکھا گیا۔ اسی لیے دجال اور یاجوج ماجوج کی ظاہری طاقت کے لحاظ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ **لَا یَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ** (مسلم کتاب الفتن) ان کے مقابلہ کی کسی کو تاب نہ ہوگی۔

بارھویں علامت جب جنت قریب کی جائے گی

الف۔ **وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ** (التکویر 14) اس آیت میں قرب قیامت کی بارہویں نشانی بتائی ہے کہ جنت کو قریب کر دیا جائے گا۔ حدیث میں مذکور ہے کہ خدا تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا اور وہ لوگوں کو یاجوج ماجوج کی بھڑکائی ہوئی ظاہری جہنم سے بچانے کے لیے دعا کا راستہ اختیار کرے گا اور بندوں کو طور پہاڑ یعنی عبادت اور دعا کی طرف بلائے گا اور دجال کے تہذیبی جہنم کو ایک جنت نظیر معاشرہ سے بدل دے گا۔ حدیث دجال میں یہ پیشگوئی ہے کہ مسیح ابن مریم **"یُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِی الْجَنَّةِ"** (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال) اپنے ساتھیوں کو جنت میں ان کے درجات بتائے گا۔

پس **وَ اِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ** سے مراد ہے کہ مسیح ومہدی پر پختہ ایمان لا کر جان ومال کی قربانیاں کرنیوالوں پر جنت اس دنیا میں ایسی قریب کر دی جائے گی جیسے وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو اس پر حق الیقین تھا۔ چنانچہ دس صحابہ تو اسی دنیا میں جنت کی بشارت پا کر عشرہ مبشرہ کہلائے۔ 313 اصحاب بدر اور 1400 اصحاب حدیبیہ کو بھی اس دنیا میں پروانہ جنت ملا۔ اور مدینہ کی جنت البقیع میں تو سینکڑوں جنتی صحابہ آسودہ خاک ہوئے۔

ب۔ اس آیت کا ایک اور مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب گناہوں کی کثرت ہوگی تو اس زمانہ میں تھوڑی نیکی کرنے والا بھی جنت کے قریب ہو جائے گا جیسا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا **مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادَ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرِ مِائَةَ شَهِیْدٍ** یعنی جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا اس کے لئے سو شہید کا درجہ ہے۔ (مشکوۃ کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ الفصل الثانی)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ ’’سورۃ التکویر میں جہاں اس زمانہ کے حالات کی پیشگوئیاں ہیں وہاں اسلام کی آئندہ ترقی بھی مسیح موعودؑ کے ذریعے سے ہی وابستہ کی گئی ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 3 فروری 2006)

سورۃ الانفطار میں علامات زمانہ مہدیؑ

شرک اور بت پرستی کا عام ہونا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ (الانفطار:2) کہ جب آسمان پھٹ جائے گا یعنی جس زمانہ میں مسیح موعودؑ کا ظہور ہوگا اس زمانہ میں شرک اور عیسیٰ پرستی دنیا میں پھیل چکی ہوگی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ زمین پر عذاب نازل کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عیسیٰ پرستی کی وجہ سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے۔ (سورۃ مریم:91) یعنی دنیا میں طرح طرح کے عذابوں کا سلسلہ جاری ہو گا۔ چنانچہ چودھویں صدی میں عذاب طاعون، جنگوں اور زلزلوں کے ذریعہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔

علمائے دین کا نابود ہونا

فرمایا: وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ (الانفطار:3) یعنی جب ستارے جھڑ جائیں گے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو بھی روشن ستاروں جیسے قرار دیا، اس لحاظ سے آیت میں یہ پیشگوئی تھی کہ حقیقی علمائے دین دنیا سے نابود ہو جائیں گے اور ہدایت دینے والے لوگ کم ہو جائیں گے۔ جیسا کہ سورۃ تکویر کی آیت وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ (التکویر3) میں تفصیل بیان ہو چکی ہے۔

سمندروں کا باہم ملایا جانا

پھر فرمایا: وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ (الانفطار:4) یعنی سمندر یا دریا پھاڑ دیئے جائیں گے جیسا کہ سورۃ التکویر کی آیت وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ میں بیان ہوا ہے۔ یعنی سمندروں کو باہم ملایا جائے گا جیسے چودھویں صدی میں ہی نہر سویز اور پانامہ اور دریاؤں کو پھاڑ کر نہریں بنائی گئیں۔

آثار قدیمہ کا ظاہر ہونا

پھر فرمایا وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ (الانفطار:5) یعنی جب قبریں اکھیڑی جائیں گی۔اس آیت میں تحقیقات آثار قدیمہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانہ میں مدفون بستیاں اور پرانے مقبرے اکھیڑ کر نعشیں مختلف عجائب گھروں میں رکھی جائیں گی۔جیسا کہ چودھویں صدی کے زمانہ میں یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔

سورۃ الانشقاق میں علامات زمانہ مہدیؑ

آسمانی نشانات کا تواتر:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ (الانشقاق:2) جب آسمان پھٹ جائے گا یعنی آسمان سے متواتر نشانات کے ظہور کا سلسلہ شروع ہوگا جیسا کہ حدیث میں موتیوں کی مالا ٹوٹنے سے پے در پے موتی گرنے کی طرح مسلسل نشانات کے ظہور کا اشارہ ہے۔(ترمذی ابواب الفتن **باب ما جاء فی علامة حلول المسخ و اخسف**) چنانچہ حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیح ومہدی کے زمانہ میں ذوالسنین یعنی دمدار ستارہ کے طلوع ہونے (1882)، شہاب ثاقبہ کے گرنے (1885) اور چاند اور سورج کے گرہن (1894) جیسے واقعات مسلسل رونما ہوئے۔شہاب ثاقبہ اور سورج چاند گرہن کا تفصیلی ذکر پہلے ابواب میں آچکا ہے، دمدار ستارہ کا مختصر ذکر پیش ہے:۔

ذوالسنین یعنی دمدار ستارہ کا نشان:

دمدار ستارے جسامت میں چند سو میٹر سے 40 کلومیٹر تک کے ہوتے ہیں۔یہ مٹی، چٹان اور برف کے ہوتے ہیں۔جب یہ ستارے نظام شمسی سے گزرتے ہیں تو سورج کی شعاؤں کے اثر سے ان میں بخارات اور ذرات اٹھتے ہیں جو کہ ان کے گرد ایک روشن ہالہ بناتے ہیں۔یہ ہالہ ایک دم کی صورت دکھائی دیتا ہے جس کی وجہ سے انھیں دمدار ستارہ کہا جاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ :۔''مہدی کے خروج سے قبل مشرق سے ایک ستارہ نکلے گا جس کی چمکتی ہوئی دم ہوگی۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 66: عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 140 الطبعۃ الثانیہ، مطبع مکتبۃ المنار اردن 1989ء

عکس حوالہ نمبر:66

مكتبة الفتن وأشراط الساعة

الكتاب الأول

عقد الدرر في أخبار المنتظر

وهو المهدي (عليه السلام)

للشيخ العالم العلامة يوسف بن يحيى بن علي بن عبد العزيز المقدسي الشافعي السلمي

حققه وراجع نصوصه وعلق عليه وخرج أحاديثه

الشيخ مهيب بن صالح بن عبد الرحمن البوريني

مكتبة المنار

الأردن - الزرقاء

عکس حوالہ نمبر:66

من الطَّعام ما استطعت » .

أخرجه نُعيم بن حماد [١] .

١٧٧ ـ وعن سيف بن عُمير قال : كنت عند أبي جعفر المنصور فقال لي : « ابتداءً يا سيف بن عُمير ، لا بد من مُنادٍ يُنادي من السماء باسم رجل من ولد أبي طالب .

فقلت : جُعلت فِداك يا أمير المؤمنين ، تَروي هذا . قال : إي ، والذي نفسي بيده لَسَماعُ أُذُناي له . فقلت : يا أمير المؤمنين ، إن هذا الحديث ما سمعتُه قبل وقتي هذا ؟ فقال : يا سيف إنه لَحَق [٢] ، وإذا كان كذلك [٣] فنحن أَوْلى من يُجيبه . أَما إن النِّداء إلى رجل من بني عَمِّنا .

فقلت : رجل من ولد فاطمة . فقال : نعم يا سيف ، لولا أني سمعته من أبي جعفر محمد بن علي ، وحدَّثني به أهل الأرض كلهم ما قَبِلتُه ، ولكنه محمد بن علي عليهما السلام [٤] » .

١٧٨ ـ وعن كعب قال : « إنهَ يطلُع نجمٌ من المشرق قبل خروج المهديّ له ذَنَبٌ [٥] يضيء » .

أخرجه الحافظ أبو عبد الله ، نُعيم بن حماد في كتاب [٦] « الفتن »

١٧٩ ـ وعن شريك [٧] أنه قال : « بَلغني أنه قبل خروج المهدي

(١) في باب ما يُذكر من علامات من السماء ٣ : ٦٠/ ب وهو مقطوع . وفي سنده الوليد بن مسلم وهو كثير التدليس والتسوية ، ولم يصرح بالسماع .

(٢) في (ب) : إنه الحق .

(٣) زيادة من (أ) .

(٤) منقطع وهو في كتاب « بشارة الأنام » ص ٩٨ من كتب الشيعة .

(٥) هذه الجملة سقطت من (أ) . وفي « الفتن » : له ذناب .

(٦) في باب ما يُذكر من علامات السماء ٣ : ٦١/ أ بسند ضعيف جداً فيه الوليد بن مسلم القرشي مدلس ، وفيه مجهول ، وهو أيضاً عن كعب .

(٧) في أ : شراك .

ترجمہ: مہدی کے خروج سے قبل مشرق سے ایک ستارہ نکلے گا جس کی ایک روشن اور چمکدار دم ہوگی۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی:1034ھ) نے ذوالسنین کو ظہور مہدی کی علامت قرار دیا۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:67

مکتوباتِ امامِ ربّانی رحمۃ اللہ علیہ

مُجدّدِ الفِ ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدّس اللہ سرّہُ العزیز

کے اسرارِ شریعت اور معارفِ طریقت سے بھرپور گرانقدر مُجدّدانہ مکاتیب کا

مُستند اُردُو ترجمہ

جلد دوم سوم

مع رسالہ

مبدأ و معاد اُردو

اُردو ترجمہ : مولانا قاضی عالم الدین صاحب نقشبندی مجدّدیؒ

ادارۂ اسلامیات لاہور

۱۹۰ - انارکلی ، لاہور

عکس حوالہ نمبر:67

لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ (اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے ہم کو ہدایت دی اور اگر وہ ہم کو ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے۔ بیشک ہمارے اللہ تعالیٰ کے رسول حق کے ساتھ آئے ہیں)+

صحیفہ شریفہ جو فرزند عزیز نے مولانا ابوالحسن کے ہمراہ روانہ کیا تھا پہنچا۔ اور بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ تم نے ستون کی نسبت جو مشرق کی طرف سے پیدا ہوا تھا۔ دوبارہ دریافت کیا ہے+ سو جاننا چاہیئے کہ خبر میں آیا ہے۔ کہ جب عباسی بادشاہ جو حضرت مہدی رضؓ کے ظہور کے مقدمات میں سے ہے۔ خراسان میں پہنچیگا۔ مشرق کی طرف قرن ذو سنینین (دو دندانہ والا سینگ) طلوع کریگا۔ اس کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ ستون مذکور کے دو سر ہونگے۔ پہلے پہل اس وقت طلوع ہوا تھا۔ جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ہلاک ہوئی تھی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طلوع ہوا تھا۔ جب کہ ان کو آگ میں ڈالا تھا۔ اور فرعون اور اس کی قوم کے ہلاک ہونے کے وقت بھی طلوع ہوا تھا۔ اور حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے وقت بھی ہوا تھا۔ جب اس کو دیکھیں۔ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں فتنوں کی شر سے پناہ مانگیں۔ یہ سفیدی جو مشرق کی طرف سے طلوع ہوئی تھی۔ اول ستون منور کی صورت میں تھی۔ بعد ازاں ٹیڑھی ہو کر سینگ کی مانند ہو گئی۔ شاید اسی اعتبار سے فرمایا ہو کہ اس سینگ کے دونو طرف دانتوں کی طرح باریک ہو گئے تھے۔ ان دونو طرفوں کو دو سر اعتبار کیا ہے۔ جیسے کہ نیزہ کے دونو طرف باریک ہوں۔ اور ان کو دو سر اعتبار کریں +

برادرم شیخ محمد طاہر بدخشی جونپور سے آیا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اس ستون کے اوپر کی طرف دانتوں کی طرح دو سر تھے۔ جن میں تھوڑا سا فاصلہ تھا۔ جنگل میں اس بات کو تشخیص کیا تھا۔ اور لوگوں نے بھی اسی طرح خبر دی ہے +

یہ طلوع اس طلوع سے الگ ہے۔ جو حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کے وقت پیدا ہو گا۔ کیونکہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ صدی کے بعد آئینگے۔ اور ابھی ننانویں سے اٹھائیس سال گذرے ہیں +

نیز حدیث میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علامتوں میں آیا ہے کہ مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع کریگا۔ جس کا دم نورانی ہو گا۔ یہ ستارہ جو

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں دمدار ستارہ ایک سے زائد مرتبہ ظاہر ہوا۔جن میں چند نمایاں سال یہ ہیں:۔

I۔1835ء جس سال مسیح الزماں کی پیدائش ہوئی۔

II۔1880ء سن اشاعت براہین احمدیہ

III۔1882ء میں ظاہر ہونے والے دمدار ستارہ کو

Great September Comet of 1882 کہا جاتا ہے۔یہ ستارہ اتنا عظیم الشان تھا کہ اسے گزشتہ ہزار سال کے دوران سب سے غیر معمولی Comet کہا جاتا ہے۔

IV۔1908ء جس میں مسیح الزمان کی وفات ہوئی۔

لوگوں کا نشانات پر غور کرنے کے لئے تیار ہونا

فرمایا: وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (الانشقاق:3) یعنی جیسا کہ نشانات کی کثرت کا تقاضا تھا ان کی وجہ سے بڑے بڑے لوگ اور عالم بھی خدا تعالیٰ کی باتوں پر غور کے لیے تیار ہو جائیں گے۔چنانچہ سنجیدگی سے غور کرنے والے لاکھوں کی جماعت نے مدعی مسیح ومہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو قبول کرنے کی سعادت پائی۔

زمین کا پھیلاؤ

پھر فرمایا: وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ (الانشقاق:4) اور جب زمین پھیلا دی جائے گی یعنی مسیح موعودؑ کے زمانہ میں تحقیقات سے ثابت ہو جائے گا کہ کئی اور کرّے بھی زمین کا حصہ ہیں جیسے چاند اور مریخ وغیرہ۔چنانچہ ہمارے اس زمانہ میں اسی خیال کے تحت راکٹ وغیرہ کے ذریعہ ان کرّوں تک رسائی کی کوشش کی گئی۔چاند پر تو انسان پہنچنے میں کامیاب بھی ہو گیا اور دیگر ستاروں تک رابطہ کر کے زمین کو وسعت دینے کی یہ کوشش جاری ہے۔

خلائی سفر میں اہم ترین پیش رفت ''خلائی شٹل'' کی ایجاد ہے۔خلائی سفر کے سلسلے میں Voyager 1 اور Voyger 2 انسان کی ترقی کا بے مثال کارنامہ کہے جاسکتے ہیں۔جو کہ نظام شمسی

کے سیاروں کے مطالعہ خاص کے لیے روانہ کیے گئے ان بے مثال خلائی جہازوں نے سیاروں کے متعلق بے انتہا قیمتی معلومات فراہم کیں۔Voyager 1 اور Voyger 2 اب کبھی لوٹ کر زمین پر واپس نہیں آئیں گے لیکن ان کی سائنسی دریافتیں، ان کی غیر معمولی معلومات اور روداد سفر ضرور ہم تک پہنچتی رہیں گی، اسی طرح اب تک جتنے بھی روانہ کردہ خلائی مشن اس وقت محو پرواز ہیں اور زمین سے رابطے میں ہیں، انسانیت ان کی معلومات سے فیضیاب ہوتی رہے گی۔ الغرض مسیح ومہدیؑ کے اس زمانہ میں آسمانی علوم علم فلکیات میں غیر معمولی ترقیات ہوئیں اور اس قرآنی پیشگوئی کا پورا ہونے کا ثبوت بنیں۔

علم ارضی کی تحقیق

پھر فرمایا: **وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ** (الانشقاق:5) اور جو کچھ اس میں ہے نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی یعنی علم ارضیات کی تحقیق کے نتیجہ میں زمین کے اتنے راز ظاہر ہوں گے کہ ایسے معلوم ہوگا کہ کوئی راز باقی نہیں رہا۔

انسان کے لئے محنت ومجاہدہ کی ضرورت

اس کے بعد فرمایا: **يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ** (الانشقاق:7) یعنی اے انسان! یہ الٰہی نشانات دیکھ کر ہی کم از کم تجھے اللہ تعالیٰ کو پانے اور اس کے لیے محنت ومجاہدہ کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ چنانچہ چودھویں صدی میں ان نشانات کے ظہور کے بعد ایک کثیر جماعت حضرت بانی جماعت احمدیہؑ پر ایمان لائی اور عبادات اور مالی وجانی قربانی میں مجاہدہ کر کے اپنے رب کی رضا حاصل کرنے والے بنے۔

خدا کی ذات اور آخرت پر پختہ ایمان کے نتیجہ میں ہی یہ سب حاصل ہوسکتا ہے۔ اسی مناسبت سے یہاں یوم جزا کا ذکر کرنے کے بعد پھر فرمایا:

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا اشارہ

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ (الانشقاق:17) کہ ہم شہادت کے طور پر شفق کو پیش کرتے ہیں جو

سورج ڈوبنے کے بعد تھوڑی دیر رہتی ہے کہ ایسے ہی اسلام کے سورج ڈوبنے کا زمانہ بھی شفق کی طرح مختصر اور چھوٹا ہوگا اور اسلام ایک تاریک رات کی لپیٹ میں آنے کے بعد اسی قانون طبعی اور سنت الٰہی کے مطابق پھر سورج کے طلوع ہونے کا زمانہ بھی دیکھے گا۔

پھر فرمایا: وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ (الانشقاق 19) ہم چاندکو بھی جب وہ تیرہویں کا ہوجائے شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں یعنی اسلام کے سورج کا یہ آغاز تیرہویں صدی ہجری سے ہوجائے گا اور جس طرح چودھویں، پندرھویں، سولہویں راتوں کا چاند تقریباً مکمل ہوتا ہے اس طرح ان صدیوں میں اسلام کی ترقی مکمل ہوگی۔

یہ مضمون بیان کرکے پھر فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ ایسے اور اتنے نشان دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے اور یہ قرآنی آیات ونشان پاکر بھی اطاعت نہیں کرتے بلکہ تکذیب پر کمربستہ رہتے ہیں جیسا کہ فی زمانہ ہورہا ہے۔

سورۃ ہود میں آخری زمانہ کے لئے فکرانگیز توجہ

ایک روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے سورۃ تکویر کے ساتھ بعض اور سورتوں ہود، واقعہ، مرسلات اور نباء کا ذکر کرکے فرمایا کہ ان سورتوں نے مجھے بوڑھا کردیا۔

(ترمذی ابواب تفسیر القرآن باب وَمِنْ سُوْرَةِ الْوَاقِعَة)

اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ ان سورتوں میں آخری زمانہ مسیح موعودؑ کی علامات اور نشانات کے ساتھ ایک موعود مصلح کی تکذیب کے بعد گزشتہ قوموں کی طرح ہلاکت کا اشارہ ہے۔ جوکوئی خوش ہونے کی بات نہیں اس لیے رسول کریم ﷺ کو بھی غم اور فکر دامن گیر ہوا۔

چنانچہ سورۃ ہود میں قوم نوح، قوم ہود، قوم صالح، قوم ابراہیم ولوط اور قوم شعیب، مدین اور قوم موسیٰ کے اپنے نبیوں کے انکار کے بعد ہلاکت کا ذکر ہے۔ اور موعود آخرالزمان کی صداقت کے دلائل میں دلیل کے طور پر سورۃ ہود آیت 18 میں (بمطابق استثناء باب 18 آیت 18) آپؐ کے حق میں حضرت موسیٰ کی پیشگوئی اور وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں آپ کے بعد آنیوالے تائیدی

گواہ مسیح ومہدی کی پیشگوئی کر کے فرمایا کہ جو احزاب (یعنی مسلمان فرقے) اس موعود کا انکار کریں گے ان کا ٹھکانہ آگ ہوگا جیسا کہ اس کی تشریح میں خود رسول اللہ ﷺ نے 73 فرقوں کی نشاندہی کر کے **كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً** (ترمذی ابواب الایمان باب **مَاجَاءَ فِيْمَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا الله**) کی وضاحت فرمائی۔

اور سورت کی آخری آیات میں فرمایا کہ یہ باتیں مومنوں کے لیے تو نصیحت ہوں گی مگر منکروں کو انذار وانتباہ کرتے ہوئے فرمایا کہ **وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ** (ہود 123) اور انتظار کرو ہم بھی یقیناً انتظار کرنے والے ہیں۔ کہ کہیں تمہارا بھی وہ انجام نہ ہو جو پہلی قوموں کا ہوا۔ اسی طرح سورۃ واقعہ کی مکی سورت میں رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ غلبہ اسلام کے عظیم واقعہ کا ذکر کر کے بتایا کہ آپؐ کے صحابہ کی طرح قربانی کرنیوالی ایک دوسری جماعت **وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ** (الواقعۃ 41) ہوگی۔ اور ان جماعتوں کی اس دنیا میں کامیابیاں آخرت کے ثبوت کے لیے گواہ ہوں گی اور انکار کرنے والے اصحاب الشمال کے بارہ میں جہنم کا فیصلہ ہوگا۔

اب ظاہر ہے یہ بات بھی رحمت للعالمینؐ کے لیے دکھ کا موجب تھی کہ آپ کی امت کا ایک گروہ بوجہ انکار عذاب کا شکار ہوگا اور یہی غم آپؐ کے بڑھاپے کا موجب ہوا۔

سورۃ المرسلات میں آخری زمانہ کے مامور کا ذکر

پھر سورۃ مرسلات میں بھی بعض تو وہی نشان دہرائے ہیں جو سورۃ تکویر میں زمانہ مسیح موعودؑ میں بطور پیشگوئی بیان ہوئے تھے۔ مثلاً **فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ** (المرسلات 9) جب ستارے ماند پڑ جائیں گے یعنی علماء میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔

وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ (المرسلات 10) اور آسمان میں شگاف ہو جائیں گے۔ یعنی الہام کا سلسلہ پھر شروع ہوگا کہ خدا کے مسیح اور مہدی کا ظہور ہوگا۔

وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (المرسلات 11) یعنی اس زمانہ میں دنیا کے بادشاہ گرائے جائیں گے اور قوموں میں عروج وزوال کی علامات شروع ہوں گی۔

وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ (المرسلات 12) یہ وہ زمانہ ہوگا جب سب رسول اس وقت مقرر پر لائے جائیں گے یعنی مسیح ومہدیؑ جو آنحضرتؐ کی غلامی میں آئے گا، اس کا آنا سب نبیوں کا آنا ہوگا۔

آیت 15 میں مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہونے والی اس سورت میں ''یوم الفصل''، یعنی فیصلہ کے دن کے حوالہ سے فتح مکہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ (المرسلات 16) اور واضح فرمایا کہ وہ دن خدا کے نبیوں کے جھٹلانے والوں کی تباہی کا ہوگا۔

یہ دن قیامت نہیں ہوسکتا کیونکہ اس دن کوئی نبی مبعوث نہیں کیا جائے گا بلکہ دنیا سے متعلق ہی یہ سب آیات ہیں۔ چنانچہ آیت 31 میں آخری زمانہ کے مامور کو جھٹلانے والوں کے لیے تین شعبوں والے عذاب کا ذکر ہے یعنی ایسی عالمی جنگ عظیم جو برّی، بحری اور فضائی حملوں پر مشتمل ہوگی اور آسمان سے آگ کے شعلے پھینکے گی۔ یہ واقعہ بھی قیامت کا نہیں بلکہ اسی دنیا کا ہے جن کے ظہور کے بعد قیامت کے ثبوت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہے گا۔ اس لیے اس کے بعد آخر میں اس قیامت کا ذکر ہے جس پر بعثت مسیح موعودؑ روحانی قیامت کی ایک دلیل ہے۔

سورۃ النبأ میں اسلام کی فتح کی خبر

چوتھی مکی سورت نبأ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے بال سفید کرنے کا موجب ہوئی۔ اس سورت میں بھی گزشتہ سورۃ مرسلات کا مضمون جاری رکھتے ہوئے یوم الفصل یعنی فیصلہ کے دن کی حقیقت نبأ عظیم یعنی عظیم الشان خبر کے طور پر فتح مکہ کی پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ جس کے ظہور کو آخرت کی دلیل اور ثبوت کے طور پر پیش کیا اور بتایا کہ انکار کرنے والے اس دنیا میں عذاب کے مورد ہوں گے۔

احادیث میں علامات زمانہ مہدیؑ

شیخ علی اصغر بروجردی (متوفی: 1934ء) نے آیت قرآنی فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا (محمد:19) کی تفسیر میں علامات مہدی بیان کی ہیں۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے:۔''پس کیا وہ محض ساعت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اچانک ان کے پاس آجائے پس اس کی علامات تو آچکی ہیں۔''

اس آیت کی تفسیر میں وہ یہ روایت لائے ہیں:۔

''کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا (محمد19) کی تفسیر میں اپنے صحابہ کرامؓ سے ذکر فرمایا کہ قیامت کی جو علامات میں تمہیں بتاتا ہوں ممکن ہے کہ اس سے مراد قیامت صغریٰ یعنی امام مہدیؑ کے ظہور اور اس کے بعد کا زمانہ ہو چنانچہ بعض ائمہ اہل بیت کی روایات میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''قیامت'' اور ''ساعت'' کے بارے میں جو علامات بیان فرمائی ہیں اس سے مرا قیامت صغریٰ ہے جو آل محمدؐ یعنی حضرت امام مہدیؑ کی تشریف آوری یعنی اس کا زمانہ ظہور اور اس کی ابتداء کے حالات ہیں۔اس پر حضرت سلمان فارسیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ علامات بیان فرمایئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس زمانہ کی علامت نماز کو ضائع کرنا،شہوات کی پیروی،مال کی زیادہ تعظیم اور دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا ہوں گی۔''

(نور الانوار صفحہ 13 مطبوعہ 1328ھ ترجمہ از فارسی)

اس روایت میں بیان کردہ علامات کی تائید دیگر متعدد روایات حدیث سے بھی ہوتی ہے چنانچہ حضرت جبرائیلؑ نے رسول کریم ﷺ کو ''الساعۃ'' کی یہ اشراط یعنی علامات بھی بتائیں:۔

''اول یہ کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے ،دوسرے جب سیاہ اونٹوں کے چَرانے والے بڑی بڑی بلند عمارتیں بنانے لگیں۔وہ قیامت کبریٰ ان پانچ باتوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔پھر جبرائیلؑ نے یہ آیت پڑھی: إِنَّ اللَّهَ

عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (لقمان:35)یقیناً اللہ ہی ہے جس کے پاس قیامت کا علم ہے۔''

(بخاری کتاب الایمان باب سُؤَالِ جِبْرِيل النَّبِيِّ عَنِ الايمَان وَالاِسْلَامِ وَالاِحْسَان وَعِلْمِ السَّاعَةِ)

رسول اللہ ﷺ کی بیان فرمودہ اس پیشگوئی کے مطابق قیامت کبریٰ کی امارات کا سلسلہ جو آپ ﷺ کے ظہور سے شروع ہوا۔قرون وسطیٰ میں بھی آگے بڑھا اور لونڈی کے آقا کو جنم دینے کی یہ علامت 1206ء (مطابق 602ھ) میں اس وقت پوری ہوئی جب ہندوستان میں باقاعدہ ایک خاندان غلاماں کی حکومت کا آغاز ہوا جو 1290ء تک قائم رہی۔

قرب قیامت کی دوسری علامت اونٹوں کے چرواہوں کے بلندوبالا عمارتوں میں مقابلہ کا سلسلہ ہمارے زمانہ میں چودھویں صدی سے سعودی عرب اور عرب ریاستوں میں تیل کی دریافت کے بعد سے تا حال جاری ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

''قرب قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت غالب آجائے گی اور زنا پھیلے گا اور شراب پی جائے گی اور عورتوں کی کثرت ہوگی اور مرد کم ہوں گے۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں پر ایک نگران ہوگا۔''

(ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی اشراط الساعۃ)

حضرت علیؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایات میں امت کے پندرہ ایسے بدخصائل کا ذکر ہے کہ جب وہ ظاہر ہوں گی تو اس زمانہ کے لوگوں پر آزمائش آئے گی۔یعنی وقت کے امام کا ایمان یا انکار اور اس کے نتیجہ میں نازل ہونے والی بلاء۔آپؐ نے فرمایا کہ:۔

1۔جب مال غنیمت کو دولت کا ذریعہ بنایا جائے گا 2۔اور امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے گا 3۔اور زکوۃ کو چٹی 4۔اور مرد عورت کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں سے بدسلوکی 5۔اور دوستوں سے حسن سلوک اور والد سے زیادتی 6۔اور مساجد میں آوازیں (شور) بلند ہوگا 7۔اور کمینے لوگ قوم کے سردار ہونگے 8۔اور ایک آدمی

کی عزت اس کے شرّ سے بچنے کے لیے ہوگی 9۔اور شراب پی جائے گی 10۔اور ریشم پہنا جائے گا 11۔اور گانے والی لونڈیاں اور باجے رکھے جائیں گے 12۔اور لعنت کریں گے امت کے آخری لوگ پہلوں کو 13۔تو اس وقت انتظار کرنا سرخ ہوا کا 14۔اور خسف یعنی گرہن کا 15۔اور مسخ یعنی زلازل کا۔

(ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی علامة حلول المسخ والخسف)

حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت میں احوال زمانہ کی مذکورہ بالا نشانیوں کے ساتھ مزید یہ بھی ذکر ہے کہ:۔

''اس وقت نشانات پے درپے ظاہر ہوں گے جیسے موتیوں کی لڑی کا پرانا دھاگہ ٹوٹ گیا اور دانے گرنے لگے۔ایسا ہی تیزی سے آثار وعلامات قیامت کا ظہور ہوگا۔''

(ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی علامة حلول المسخ والخسف)

ان تمام نشانات کو رسول کریم ﷺ نے شروعات قیامت یا اس کے قرب کی علامات قرار دیا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ بن اسیدؓ بیان کرتے ہیں کہ:۔

''ہم قیامت کا ذکر کررہے تھے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے دس نشان ظاہر نہ ہوں پھر آپؐ نے دخان، دجال، مغرب سے سورج کے طلوع ہونے اور عیسیٰ بن مریم کے ظہور، یاجوج ماجوج کی آمد اور تین قسم کے خسوف یعنی زلازل مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں اور دسویں ایک آگ کا ذکر کیا جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے حشر کی جگہ کی طرف ہانکے گی۔''

(مسلم کتاب الفتن باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة)

علامات زمانہ مہدیؑ اور علمائے امت

ہدیہ مہدویہ

دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور پر امام مہدی نے ان کا مقابلہ کرنا تھا۔ جس زمانہ میں ان کا ظہور علمائے امت نے تسلیم کیا وہی زمانہ امام مہدی کا ہے۔ علامہ محمد زمان خان آف دکن نے 1293ھ میں ریل گاڑی کو قرب دجال کی علامت قرار دیا اور 1290ھ میں حضرت بانی جماعت احمدیہؑ مامور ہوئے۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 68: ہدیہ مہدویہ مصنفہ علامہ محمد زمان خان صفحہ 89 مطبوعہ 1293ھ مطبع نظامی کانپور

کواکب درّیہ

خواجہ حسن نظامی (متوفی: 1374ھ) نے چودھویں صدی میں گواہی دی کہ مسیح موعودؑ نے یاجوج ماجوج (مراد روس اور انگریز قوم) کو شکست دینی تھی۔

(کواکب درّیہ صفحہ 163۔ کتاب الامراز خواجہ حسن نظامی صفحہ 5، 6، 10 مطبوعہ 1913ء درویش پریس دہلی)

حجج الکرامہ

مہدی کی ایک علامت یہ تھی کہ ستارہ ذوالسنین اور دمدار ستارہ طلوع کرے گا۔

(حجج الکرامہ صفحہ 345 مطبع شاہجہانی بھوپال۔ مکتوبات مجدّد الف ثانی دفتر دوم صفحہ 244 مترجم قاضی عالم الدین صاحب نقشبندی، مطبع عرفان افضل پریس لاہور)

ستارہ ذوالسنین 1299ھ میں نکلا۔ (اخبار روزگار 9 ستمبر 1983ء)

اقتراب الساعۃ

اقتراب الساعۃ میں ان علامات کے بیان کے بعد لکھا ہے کہ کتاب ''الاشاعۃ فی علامات الساعۃ'' میں لکھا ہے:۔ ''یہ سب نشانیاں ان کے زمانہ میں موجود ہیں بلکہ روز بروز بڑھتی جارہی ہیں اور قریب ہے کہ انتہاء کو پہنچ جائیں۔'' اس کے بعد نواب نور الحسن خان اپنی رائے لکھتے ہیں کہ یہ بات صاحب الاشاعۃ نے 1076ھ میں کہی تھی اب 1301ھ ہے۔ اب تو رہی سہی نشانیاں بھی پوری ہوگئی ہیں۔

(اقتراب الساعۃ مصنفہ نواب نور الحسن خان 1301ھ صفحہ 54 مطبع مفید علم الکائنہ آگرہ)

عکس حوالہ نمبر:68

عکس حوالہ نمبر:68

۸۹

ازاحادیث صحیحہ بلکہ قرآن مجید مین واقع ہی کہ علم قیامت کا سوائے اللہ تعالی کے کسیکو خلائق علوی وسفلی مین سے
حاصل نہین چنانچہ فرمایا کہ یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَۃِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ
پس اس مقدمے مین حضرت اور دوسرے لوگ برابر ہین چنانچہ خود فرمایا کہ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ
مِنَ السَّائِلِ اور اہل کتاب کو تعین ایام ماضیہ مین اختلاف ہی اہل عن ملا سے صاحب تقویم التاریخ
اہل شام سے صاحب تاریخ بیت المقدس نے تحقیق کی ہی کہ ولادت باسعادت آنحضرت کی ہبوط آدم
علیہ السلام سے بعد چھہ ہزار ایک سو تہتر برس کے ہی لیکن سات ہزار برس سے متجاوز ہو گئے واللہ اعلم کہ اور کتنے باقی
ہین اور قیامت کب ہی کہ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ لَا یُجَلِّیْھَا لِوَقْتِھَا اِلَّا ھُوَ انتہی اب معلوم ہوا
کہ حدیث حکیم ترمذی مین لفظ منذ یوم خلقت الی یوم افنیت کا مدرج فی الحدیث ہی کہ کسی راوی نے
اپنے فہم کے موافق لفظ مثل الدنیا کو تفسیر کے واسطے اضافہ کر دیا۔ اور مسلم کتابی کی عبارت مین یہ عبارت
کہ قیامت ساتوین ہزار مین متقرر کی اوسی مسلم کتابی کی رائے ہی کسی کتاب آسمانی یا کسی پیغمبر سے منقول
نہین ہی اسواسطے کہ نص قرآنی کے مخالف ہی اور درج کلام راوی اور کمی وبیشی الفاظ کی اس حدیث مین
کچھہ عجب نہین ہی اسواسطے الفاظ حدیث کے محققین کے نزدیک مخلوط وغیر محفوظ ہین چنانچہ سراج منیر
شرح جامع صغیر مین لکھا ہی کہ اَلدُّنْیَا سَبْعَۃُ اَیَّامٍ مِنْ اَیَّامِ الْاٰخِرَۃِ اسکو دیلمی نے مسند فردوس
مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور یہ حدیث ضعیف ہی اور اَلدُّنْیَا سَبْعَۃُ اٰلَافِ سَنَۃٍ اَنَا
فِیْ اٰخِرِھَا اَلْفًا کو طبرانی نے معجم کبیر مین اور بیہقی نے دلائل مین ضحاک بن زمل جہنی سے باسناد واہی
روایت کیا ہی اور سخاوی نے کہا کہ اس حدیث مین کچھہ شک نہین ہی اور الفاظ اسکے مصنوعہ اور تلفیقی بیچ
ہوئے ہین اور حق یہ ہی کہ اسکی حقیقت سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا ہی اور ابن اثیر وغیرہ محدثین نے
کہا ہی کہ الفاظ اسکے موضوع ہین انتہی **فائدہ** بیان اس امر مین کہ ریلوے یعنی گاڑی دخانی بھی
علامت قرب دجال کی ہی مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ کوئی شہر ایسا نہین ہی کہ اوسمین دجال کا گذر نہو مگر مکہ اور مدینہ کہ اسکی راہون پر فرشتے
متعین ہونگے کہ نگہبانی کرینگے اور یہ بھی روایت کی کہ اصفہان کے یہود مین سے ستر ہزار آدمی اوسکے ہمراہ ہو جائینگے
اور یہ بھی بعض روایات مین آیا ہی کہ ہمراہ اوسکے تودہ روٹیونکا اور دریا پانی اور آگ ہوگی کہ موافقین کو
روٹی اور پانی سے نوازیگا اور مخالفین کو آگ مین ڈالے گا لیکن آگ اوسکی مومنین کے حق مین پانی ہو جائیگی

نورالانوار

نورالانوار میں علامہ بروجردی نے ان علامات زمانہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ:۔

''وزراء ظالم ہو جائیں گے، اہلِ معرفت خیانت کریں گے، قراء فاسق ہوں گے، جھوٹی گواہی عام ہوگی، فسق وفجور اعلانیہ ہوگا، بہتان اور تہمت زیادہ ہوگی، شریر لوگ معزز ہوں گے، عورتیں تجارت میں مردوں کے ساتھ شریک ہوں گی، چھوٹے بڑے کیے جائیں گے، جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی اور خیانت کار کو امین سمجھا جائے گا، عورتیں گانا بجانا کریں گی، مرد عورتوں کی شکل و شباہت بالوں وغیرہ میں اختیار کریں گے اور عورتیں مردوں کا روپ اپنائیں گی، مرد عورتوں کا لباس اور عورتیں مردوں کا لباس پہنیں گی، طلب علم کی بجائے لوگ دنیا طلبی کی طرف زیادہ مائل ہوں گے اور دنیا کے کاموں کو دین پر مقدم کریں گے، لوگ بظاہر مومن ومتّقی نظر آئیں لیکن اندر سے درندے اور بھیڑیے ہوں گے اور دجّال ظاہر ہوگا۔''

ان علامات کا ذکر کرنے کے بعد صاحبِ کتاب لکھتے ہیں کہ:۔ یہ علامات کتاب کے سال تالیف 1268ھ میں موجود ہیں اور سالِ اشاعت کتاب 1273ھ میں تو اعلیٰ درجہ پر بالکل ظاہر وباہر نظر آتی ہیں بلکہ کئی لحاظ سے زیادہ روشن اور صاف طور پر یہ علامات پوری ہو چکی ہیں۔

(نورالانوار صفحہ:138-139۔ مطبوعہ 1328ھ)

امام مہدیؑ کے انصار اور ان کے فرائض

خواجہ حسن نظامی اپنی کتاب امام مہدیؑ کے انصار اور ان کے فرائض صفحہ:3 (مصنفہ 1912ء درویش پریس۔ دہلی) میں لکھتے ہیں:۔

''اس میں کوئی شک نہیں کہ جو آثار اور نشانات مقدس کتابوں میں مہدی آخر الزمان کے بیان کیے گئے ہیں وہ آج کل ہم کو روزِ روشن کی طرح صاف نظر آرہے ہیں اور مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ زمانہ خیر البشر بعد از رسول حضرت محمد بن عبداللہ، مہدیؑ آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام قریب آگیا ہے۔''

ارشادات مہدی دوراں حضرت بانی جماعت احمدیہؑ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ان تمام علامات کو اپنے زمانہ میں پورا ہونے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

''اس آخری زمانہ کی نسبت خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ خبریں بھی دی تھیں کہ کتابیں اور رسالے بہت سے دنیا میں شائع ہو جائیں گے اور قوموں کی باہمی ملاقات کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔ اور دریاؤں میں سے بکثرت نہریں نکلیں گی۔ اور بہت سی نئی کانیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور لوگوں میں مذہبی امور میں بہت سے تنازعات پیدا ہوں گے۔ اور ایک قوم دوسری قوم پر حملہ کرے گی۔ اور اسی اثناء میں آسمان سے ایک صور پھونکی جائے گی۔ یعنی خدا تعالیٰ مسیح موعود کو بھیج کر اشاعت دین کے لئے ایک تجلّی فرمائے گا۔ تب دین اسلام کی طرف ہر ایک ملک میں سعید الفطرت لوگوں کو ایک رغبت پیدا ہو جائے گی۔ اور جس حد تک خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے تمام زمین کے سعید لوگوں کو اسلام پر جمع کرے گا۔ تب آخر ہوگا۔ سو یہ تمام باتیں ظہور میں آ گئیں۔ ایسا ہی احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدّد ہوگا۔ سو یہ تمام علامات بھی اس زمانہ میں پوری ہو گئیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359 ایڈیشن 2008)

نیز فرمایا:۔ ''اور احادیثِ صحیحہ میں لکھا ہے کہ جب علامات کا ظہور شروع ہوگا تو تسبیح کے دانوں کی طرح جبکہ اُن کا دھاگہ توڑ دیا جائے وہ ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتی جائیں گی۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ غلبہ صلیب کی علامت کے ساتھ اور تمام علامتیں بلا توقف ظاہر ہونی چاہئیں۔ اور جو علامتیں اب بھی ظاہر نہ ہوں اُن کی نسبت قطعی طور پر سمجھنا چاہیئے کہ وہ علامتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان

نہیں فرمائیں یا بیان فرمائیں مگر ان سے ان کے ظاہری معنے مراد نہ تھے کیونکہ جب علامات کا تسبیح کے دانوں کی طرح ایک کے بعد دوسرے کا ظاہر ہونا ضروری ہے، تو جو علامت اِس نظام سے باہر رہ جائے اور ظاہر نہ ہو اس کا باطل ہونا ثابت ہوگا۔ دیکھو یہ علامتیں کیسی ایک دوسرے کے بعد ظہور میں آئیں (1) چودھویں صدی میں سے چودہ برس گذر گئے جس کے سر پر ایک مجدّد کا پیدا ہونا ضروری تھا (2) صلیبی حملے مع فحش گوئی اسلام پر نہایت زور سے ہوئے جو کسرِ صلیب کرنے والے مسیح موعود کو چاہتے تھے۔ (3) ان حملوں کے کمال جوش کے وقت میں ایک شخص ظاہر ہوا جس نے کہا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ (4) آسمان پر حدیث کے موافق ماہ رمضان میں سورج اور چاند کا کُسوف خسُوف ہوا۔ (5) ستارہ ذوالسّنین نے طلوع کیا وہی ستارہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا جس کی نسبت حدیثوں میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ آخر زمان یعنی مسیح موعود کے وقت میں نکلے گا۔ (6) ملک میں طاعون پیدا ہوا ابھی معلوم نہیں کہاں تک انجام ہو۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ آخر زمان یعنی مسیح کے زمانہ میں طاعون پھوٹے گی۔ (7) حج بند کیا گیا۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ آخر زمان یعنی مسیح کے زمانہ میں لوگ حج نہیں کر سکیں گے۔ کوئی روک واقع ہوگی۔ (8) ریل کی سواری پیدا ہوگئی۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو صبح اور شام اور کئی وقت چلے گی اور تمام مدار اس کا آگ پر ہوگا اور صدہا لوگ اُس میں سوار ہوں گے (9) بباعث ریل اکثر اونٹ بے کار ہو گئے۔ یہ بھی حدیثوں اور قرآن شریف میں تھا کہ آخری زمانہ میں جو مسیح موعود کا زمانہ ہوگا اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ (10) جاوا میں آگ نکلی اور ایک مدت تک کنارہ آسمان سُرخ رہا۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایسی آگ نکلے گی۔ (11) دریاؤں میں سے بہت سی نہریں نکالی گئیں۔ یہ قرآن

شریف میں تھا کہ آخری زمانہ میں کئی نہریں نکالی جائیں گی۔ایسا ہی اور بھی بہت سی علامتیں ظہور میں آئیں جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں۔اب چونکہ ضرور ہے کہ تمام علامتیں یکے بعد از دیگرے واقع ہوں اس لئے یہ ماننا پڑا کہ جو علامت ذکر کردہ عنقریب وقوع میں نہیں آئے گی وہ یا تو جھوٹ ہے جو ملایا گیا اور یا یہ سمجھنا چاہئیے کہ وہ اور معنوں سے یعنی بطور استعارہ یا مجاز وقوع میں آ گئی ہے۔اور طریق عقلی بھی یہی چاہتا ہے کہ مسیح موعود کا اسی طرح ظہور ہو کیونکہ عقل کے سامنے ایسی کوئی سنت نہیں جس سے عقل اس امر کو شناخت کر سکے کہ آسمان سے بھی لوگ صدہا برس کے بعد نازل ہوا کرتے ہیں۔خدا تعالیٰ کے نئے نشان بھی یہی گواہی دے رہے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ کاروبار انسان کی طرف سے ہوتا تو بموجب وعدہ قرآن شریف چاہئیے تھا کہ جلد تباہ ہو جاتا۔لیکن خدا اس کو ترقی دے رہا ہے۔بہت سے نشان ایسے ظاہر ہو چکے ہیں کہ اگر ایک منصف سوچے تو بدیہی طور پر ان نشانوں کی عظمت اُس پر ظاہر ہوسکتی ہے۔''

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 312-314 ایڈیشن 2008)

پھر فرمایا:۔''جس مہدی یا مسیح نے آنا تھا وہ آچکا۔کیا ضرور نہ تھا کہ وہ مسیح غلبہ صلیب کے وقت آتا؟ کیا سب سے اوّل درجہ کی علامت مسیح موعود کی یہ نہیں ہے کہ وہ صلیب کے غلبہ میں آئے گا۔اب خود دیکھ لو کہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں صلیبی مذہب کس قدر ترقی کرتا گیا اور کس قدر نہایت سُرعت کے ساتھ اس کا قدم دن بدن آگے ہے۔ایسی قوم ملک ہند میں کونسی ہے جس میں سے ایک جماعت اس مذہب میں داخل نہیں کی گئی۔کروڑ ہا کتابیں اور رسالے دینِ اسلام کے ردّ میں شائع ہو چکیں یہاں تک کہ اُمہاتُ المومنین جیسی گندی کتاب بھی تمہاری تنبیہ کے لئے عیسائیوں کے ہاتھ سے شائع ہوئی۔بیچاری چودھویں صدی میں سے بھی جس

پر ایسی ضرورت کے وقت میں مجدد نے آنا تھا سولہ 16 برس گذر گئے لیکن آپ لوگوں نے اب تک مسیح موعود کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ زمین نے صلیبی مذہب کے غلبہ کی وجہ سے مسیح موعود کی ضرورت پر گواہی دی اور آسمان نے خسوف کسوف کو رمضان میں عین مقررہ تاریخوں پر دکھلا کر اُس مہدی معہود کے ظاہر ہو جانے کی شہادت دی۔ اور جیسا کہ مسیح کے وقت کی نشانی لکھی تھی اونٹوں کی سواری اور بار برداری میں بھی ریل گاڑیوں نے فرق ڈال دیا اور جیسا کہ علامات میں لکھا تھا ملک میں طاعون بھی پھوٹی، حج بھی روکا گیا اور اہلِ کشف نے بھی اسی زمانہ کی خبر دی اور نجومی بھی بول اُٹھے کہ مسیح موعود کا یہی وقت ہے اور جس نے دعویٰ کیا اُس کا نام بھی یعنی غلام احمد قادیانی اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے یعنی تیرہ سو 1300 کا عدد جو اِس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا کرتا ہے۔ مگر آپ لوگوں کی اب تک آنکھ نہیں کھلی۔''

اسی حوالہ کے حاشیہ میں فرمایا:۔ اخبار ڈان میں جس سے پرچہ ٹریبیون مورخہ 8 جولائی 1899ء نے نقل کیا ہے ایک فاضل منجّم کی یہ پیشگوئی شائع کی گئی ہے کہ 1900ء عیسوی کے ساتھ ایک نیا دور شروع ہوتا ہے اور یہ دونوں سن یعنی 1890ء تا 1900ء ایک عظیم الشان دورہ ختم کرتے ہیں جس کے خاتمہ پر سورج منطقۃ البروج کے ایک نئے بُرج میں داخل ہوتا ہے اور اس ہیئت کی تاثیر سے یعنی جبکہ سورج ایک نئے برج میں داخل ہو جیسا کہ قدیم سے ہوتا رہا ہے۔ 1900ء میں زمین پر مسیح کلمۃ اللہ کا ایک نیا اوتار اور خدا کا ایک نیا مظہر ظہور کرے گا اور وہ مسیح کا مثیل ہوگا اور دنیا کو بیدار کر کے ایک اعلیٰ زندگی بخشے گا۔ دیکھو ٹریبیون 8 جولائی 1899ء مطبوعہ لاہور

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 158-157 ایڈیشن 2008)

مسیح ومہدیؑ کا شدت سے انتظار

تیرھویں اور چودھویں میں بڑی شدت، بے قراری اور اضطراب سے مسیح ومہدیؑ کا انتظار تمام مذہبی حلقوں میں کیا جا رہا تھا۔ ایک طرف علمائے امت کو اس کا زمانہ پا کر اُسے رسول اللہؐ کا سلام پہنچانے کی تمنا تھی تو دوسری طرف عوام الناس سراپا انتظار۔ مسلمان شعراء اس کی عظمت وشان اور مدح و ستائش میں نغمہ سرا تھے اور اپنے قصیدوں کے ہار لیے اس موعود کیلئے چشم براہ۔ صوفیائے کرام اور اولیائے عظام وصیتیں کرتے گذرے کہ جب مہدیؑ آئے تو اسے قبول کرنا، اسے رسول اللہؐ کا سلام پہنچانا اور وہ اس کے جلد ظہور کیلئے خدا کے حضور دست بدعا رہے۔

وصیت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ (متوفی: 1175ھ)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلویؒ نے اپنی ایک وصیت میں لکھا ہے:۔

''ایں فقیر آرزوئے تمام دارد اگر ایّام حضرت روح اللہ علیہ السلام را دریابد اوّل کسے کہ تبلیغ سلام کند من باشم۔ وگر من آنزانہ دریافتم ہر کسے کہ از اولاد یا اتباع ایں فقیر زمان بہجت نشان آنحضرت علی نبیّنا وعلیہ السلام دریابد حرص تمام کند در تبلیغ سلام تا کتیبہ آخرہ از کتائب محمدیہ ما باشیم۔''

یعنی یہ فقیر انتہائی آرزو رکھتا ہے کہ اگر امام مہدیؑ اس عاجز کے زمانہ میں ظاہر ہوں تو پہلا شخص حضرت امام مہدیؑ کو اپنے پیارے آقا کا سلام پہنچانے والا یہ فقیر ہو۔ اگر میری اولاد یا میرے متبعین کے زمانہ میں امام مہدیؑ کا ظہور ہو تو پورے خلوص اور شوق کے ساتھ نبی پاکؐ کا سلام ان کی خدمت میں پیش کریں تا کہ ہم محمدی لشکر کے آخری دستہ میں شامل ہوں۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 69: مجموعہ رسائل امام شاہ ولی اللہ جلد دوم صفحہ 534 شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی

عکس حوالہ نمبر:69

مجموعۂ

رسائل امام شاہ ولی اللہؒ

جلد دوم

(فقہ، تاریخ فقہ، اجتہاد و تقلید، تفسیر و اصول تفسیر، تاریخ علوم و فنون، نظریہ تعلیم اور وصیت نامہ پر مشتمل امام شاہ ولی اللہؒ کے نادر و نایاب رسائل و کتب کا گرانقدر مجموعہ)

ترتیب و تقدیم

مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ

عکس حوالہ نمبر:69

۵۳۴

رسموں کا جاری کرلینا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کے موقعوں کے لئے دو چیزیں مقرر فرمائیں ہیں، ولیمہ کی دعوت اور عقیقہ، ان دونوں کو اختیار کرنا چاہئے اور ان کے علاوہ دوسری چیزوں کو ترک کرنا چاہئے یا ان کا زیادہ اہتمام نہ کرنا چاہئے، ہم لوگوں کے ہاں ایک اور بری رسم یہ ہے کہ ماتم کے سلسلے میں سوئم، چہلم، شش ماہی اور سالانہ فاتحہ پر بہت اسراف کرتے ہیں، ان سب رسموں کا عرب اولین میں بالکل وجود نہ تھا، صحیح بات یہ ہے کہ تین دن تک میت کے وارثوں کی تعزیت اور انھیں ایک دن ایک رات کھانا دینے کے علاوہ اور کوئی رسم نہ کی جائے، میت ہوجانے کے تین دن بعد خاندان کی عورتیں جمع ہوں اور مرنے والے کے رشتہ دار عورتوں کو خوشبو لگائیں اور اگر اس کی بیوی ہے تو وہ عدت ختم ہوجانے کے بعد سوگ ختم کردے۔

ہم میں سے خوش قسمت وہ ہے جو عربی زبان کی صرف ونحو اور اس کی کتب ادب سے مناسبت پیدا کرے، حدیث اور قرآن میں سے اسے درک حاصل ہو، فارسی و ہندی کتابوں، علم شعر، معقولات، اس سلسلے کی جو دوسری چیزیں پیدا ہوگئی ہیں، ان میں مشغول ہونا اور تاریخ، بادشاہوں کی سرگزشتوں اور صحابہ کے باہمی نزاعات کا مطالعہ کرنا گم راہی در گم راہی ہے، اگر رسم زمانہ ان چیزوں میں مشغول ہونے کی مقتضی ہو تو یہ ضروری بات ہے کہ وہ اسے علم دنیوی سمجھیں، اس سے متنفر رہیں اور توبہ واستغفار اور اظہار ندامت کرتے رہیں، ہمارے لئے یہ لازمی ہے کہ حرمین محترمین جائیں اور ان کے آستان پر اپنی پیشانی رگڑیں، اس میں ہمارے لئے سعادت ہے اور اس سے پہلو تہی کرنے میں ہمارے لئے شقاوت ہے۔

۸۔آٹھویں وصیت، حدیث شریف میں آیا ہے۔"من ادرک منکم عیسی بن مریم فلیھقرا منی السلام" (۱) (جو تم میں عیسی بن مریم کو پائے تو وہ میرا انھیں سلام دے) اس فقیر کی یہ پوری آرزو ہے کہ اگر اسے حضرت روح اللہ علیہ السلام کا زمانہ ملے تو سب سے پہلے جو انھیں سلام کہے، وہ میں ہوں، اگر میں وہ زمانہ نہ پاؤں تو اس فقیر کی اولاد یا تبعین میں سے جو بھی ان کے مبارک زمانے کو پائے، وہ انھیں سلام پہنچانے کی پوری کوشش کرے تاکہ ہم محمدی لشکروں میں سے آخری لشکر ہوں، پس سلام ہو، اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے۔

(۱) اس حدیث کو الحاکم نے اپنی مستدرک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

منظوم کلام میں مسیح ومہدیؑ کے لئے تڑپ کا اظہار

چند بزرگ مسلمان شعراء کے اشعار بطور شہادت پیش ہیں جن میں امام مہدیؑ کے لئے تڑپ کا اظہار ہے۔

حضرت شیخ فریدالدین عطار نیشاپوریؒ (متوفی:620ھ)

مشہور صوفی بزرگ وشاعر حضرت شیخ فریدالدین عطار نیشاپوریؒ فرماتے ہیں:۔

صد ہزاراں اولیاء روئے زمیں
از خدا خواہند مہدی را یقیں
یا الٰہی مہدیم از غیب آر
بہترین خلق برج اولیاء

یعنی لاکھوں اولیائے کرام نے یقین کے ساتھ مہدی علیہ السلام کو خدا سے چاہا اور ان کے ظہور کی دعائیں کیں۔ اے میرے اللہ! میرے مہدیؑ کو عالمِ غیب سے ظاہر فرما جو مخلوق میں سے سب سے بہتر اور اولیاء میں ''بُرج'' کا مقام رکھتے ہیں۔

(ینابیع المودۃ جلد 3 صفحہ 532 از شیخ سلیمان ناشر موسسۃ الاعلیٰ مطبع بیروت، لبنان)

دل محمد شاد پسروری

دل محمد شاؔد پسروری سکھوں کے پُر آشوب دَور میں ملکی حالات کا تذکرہ ایک دردانگیز نظم میں کرتے ہوئے مہدیؑ کو اس طرح پکارتے ہیں:۔

امام مہدی آخر زماں ! بیا وقت است
ندانم از تُو شود کہ ظہور یا قسمت

اے امام مہدیؑ تشریف لائیے کہ وقت آپ کے ظہور کا تقاضا کرتا ہے۔ وائے قسمت مَیں نہیں جانتا کب آپ کا ظہور ہوگا۔

(تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ 148 مؤلفہ خواجہ عبدالرشید ایڈیشن 1981ء)

محمد رفیع سودا (متوفّی: 1195ھ)

اردو زبان کے مشہور شاعر محمد رفیع سوداؔ فرماتے ہیں:۔

اے شاہِ دیں پناہ شتابی سے کر ظہور
تا دوست ہوویں شاد تو دشمن ہو پائمال

(کلیات سودا صفحہ 263، مطبع منشی نولکشور لکھنو 1932ء)

امام بخش ناسخ (متوفّی: 1254ھ)

امام بخش ناسخ، قرب زمانہ مہدیؑ کا اعلان یوں کرتے ہیں:۔

آمد مہدی و عیسیٰ ہے قریب اے ناسخؔ
کہہ دے اب قوم نصاریٰ کو مسلماں ہووے

(کلیات ناسخ جلد اول صفحہ 254 مدون ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر، مطبع پنجاب یونیورسٹی پریس لاہور۔2012ء)

سید شکیل سہسوانی

منشی سیّد شکیل احمد سہسوانی اسلام کی حالتِ زار کے مرثیہ میں مہدیؑ کی آمد کا شدت سے انتظار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

دینِ احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام
قہر ہے اے میرے اللہ ! یہ ہوتا کیا ہے
ٹوٹ پڑتا نہیں کس واسطے یا رب یہ فلک
کیوں زمیں شق نہیں ہوتی ، یہ تماشا کیا ہے
کس لیے مہدئ برحق نہیں ظاہر ہوتے
دیر عیسیٰ کے اترنے میں خدایا کیا ہے
عالم الغیب ہے، آئینہ ہے تجھ پر سب حال
کیا کہوں ملت اسلام کا نقشہ کیا ہے

(الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ 133 مطبوعہ 1309ھ مطبع انصاری دہلی)

حکیم محمد مومن (متوفیٰ: 1269ھ)

حکیم محمد مومنؔ مہدیؑ کو سلام پہنچانے کیلئے بے قراری کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومنؔ
تو سب سے پہلے تُو کہیو سلام پاک حضرت کا

(کلیّاتِ مومن صفحہ 52 سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور 2007ء)

امام الطائفہ صوفیائے کرام حضرت سید بے نظیر شاہ صاحب (متوفی: 1932ء)

امام الطائفہ صوفیائے کرام حضرت سیّد بے نظیر شاہ صاحب قادری حسینی کا منظوم کلام ''جواہرِ بے نظیر'' نولکشور لکھنؤ سے چھپا۔ جس کی پیشانی پر ''بے نظیر مقدس الہامی مثنوی'' اور ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ کا عنوان رقم ہے اور طویل القابات آپ کے نام کے ساتھ لکھے ہیں۔ آپ آنحضرت ﷺ کی مدح کرتے ہوئے مہدیؑ کا ذکر بھی کرتے ہیں:۔

یہ اندازِ پیشن بھی معلوم تھا
زمانے کا آئیں بھی معلوم تھا
کہ جب تک نہ مہدی کا ہو گا ظہور
پڑے گا نہ اس نظم میں کچھ فتور
جو بڑھ جائے گا حد سے ظلم و فساد
وہ تازہ کریں گے رہ و رسمِ داد
مصالح کی رُو سے وہ مخلص نواز
گھٹانے بڑھانے کے ہوں گے مجاز
کہ کھل کر لحاظِ ضرورت کریں
وہ مستحکم اصل شریعت کریں

وہ صورت وہ سیرت محمدؐ کی سب
انہیں وہ کمالات بھی دے گا رب
اصول شریعت کی تجدید ہو
یہ ساری خدائی ہو توحید ہو
(جواہر بے نظیر صفحہ 9-10 مطبع منشی نولکشور لکھنو)

پھر بارگاہِ ایزدی میں مناجات کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

پلا ساقیا اب وہ جامِ طہور
کہ دیکھوں ان آنکھوں سے مہدی کا نور
اب تنگ آ رہا ہوں بہت جی سے مَیں
مؤیّد ہوں تائیدِ غیبی سے مَیں
کہ خاصانِ اَوفُوْا بِعَہدِی سے ہوں
مَیں اوّل رفیقانِ مہدیؑ سے ہوں

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 70: جواہر بے نظیر صفحہ 21۔ مطبع منشی نولکشور لکھنو

عکس حوالہ نمبر:70
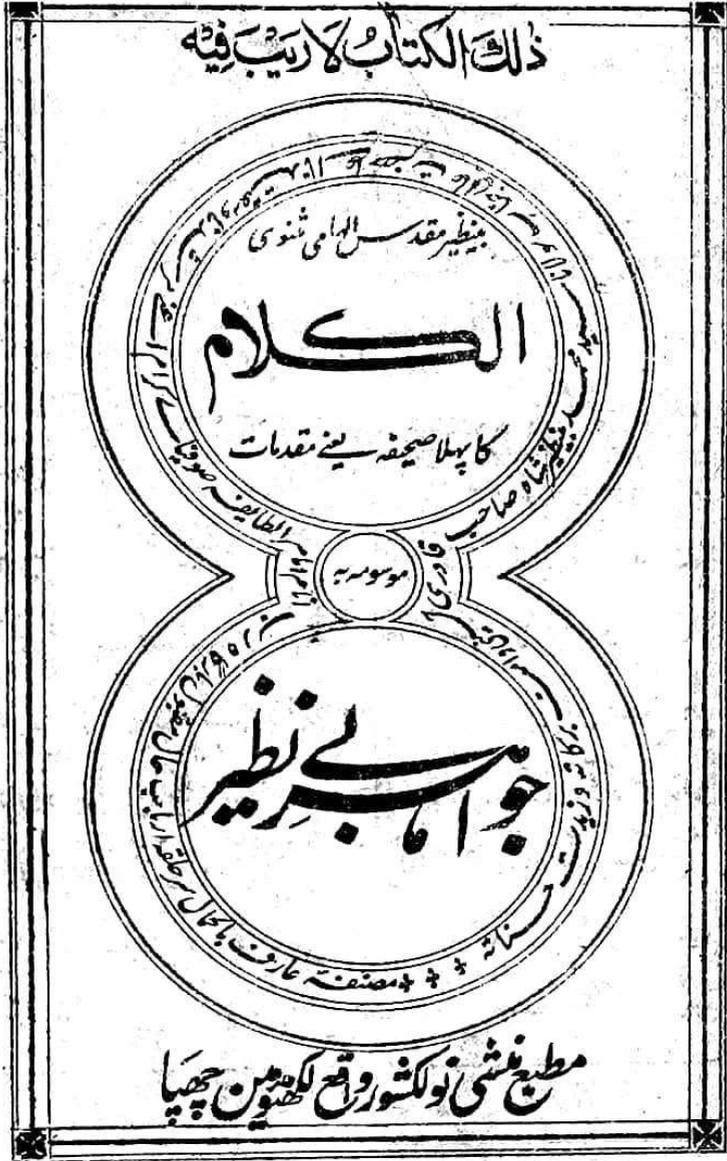
ذلک الکتاب لاریب فیہ

بینظیر مقدس الہامی مثنوی

الکلام

کا پہلا صحیفہ یعنے مقدمات

موسومہ بہ

جواہر بے نظیر

مصنفہ عارف باکمال

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

عکس حوالہ نمبر:70

مناجات

پلا ساقیا اب وہ جامِ طہور　　کہ دیکھوں اِن آنکھوں سے مہدیؑ کا نور

بنا پیرِ خمخانۂ لطفِ خاص　　کہ اُس بزم میں ہوں اخص الخواص

بتنگ آرہا ہوں بہت جی سے میں　　مؤید ہوں تائیدِ غیبی سے میں

مئی عشق وتمیزِ پرجوش دے　　مجھے عینِ مستی میں تو ہوش دے

کہ خاصانِ اُدْعُوْا بِعَهْدِیْ سے ہوں　　میں اوّل رفیقانِ مہدیؑ سے ہوں

پلا وہ مئی حکمتِ بالغہ　　کہ کاسہ بھی ہو شمس سان بازغہ

کروں ہر طرح سے میں رفعِ فساد　　زبان قلم بھی ہو تیغِ جہاد

حرم میں نہ جب تک ہوں وارد حضور　　نگہداشت ہو حاسدوں سے ضرور

پلا مئی مجھے دے وہ شانِ کمال　　کہ ہو جس میں تیرا جمال وجلال

عطا کر وہ شمشیرِ برّان مجھے　　کرے اپنا آصف سلیمان مجھے

فراغت جو ہر فرض منصب سے ہو　　تو قطعِ تعلق یہاں سب سے ہو

جو ہو کل مشاغل سے فرصت مجھے　　ملے اسپہ تیری اجازت مجھے

تو پھر میں حرم کا مسافر بنوں　　مدینے کی جانب مہاجر بنوں

مخالف مصالح کے ہو یہ اگر　　وطن ہی میں رکھ مجھ کو گرم سفر

حافظ بارک اللہ لکھو کے والے (متوفی: 1266ھ) فرماتے ہیں:-

عکس حوالہ نمبر: 71

عکس حوالہ نمبر:71

ترجمہ: یہی قیامت کی تمام علامات ہیں، حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدی آئیں گے تا کہ وہ ملعون دجال کو تباہ کریں۔ پھر یاجوج ماجوج کی قوم ظاہر ہوگی۔

متفرق اشعار

اس دَور کے فلسفی شاعر علامہ اقبال بھی مہدیؑ کے منتظر نظر آتے ہیں۔ لکھتے ہیں:-

دنیا کو ہے اس مہدیٔ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالم افکار
(مہدی برحق از ضربِ کلیم صفحہ 36۔ مطبع اظہار سنز پرنٹرز لاہور)

اے وہ کہ تُو مہدی کے تخیل سے ہے بیزار
نَومید نہ کر آہوئے مشکیں سے ختن کو
(مہدی از ضربِ کلیم صفحہ 47۔ مطبع اظہار سنز پرنٹرز لاہور)

پھر کہتے ہیں:-

اے سوارِ اشہب دوراں بیا
اے فروغِ دیدۂ امکاں بیا

کہ اے شہسوارِ زمانہ! جلد تشریف لایئے اور اے دنیا کی آنکھوں کی رونق! جلد ظاہر ہو۔

(مثنوی اسرار خودی مرحلہ سوم نیابت الٰہی، از اسرار و رموز صفحہ 51۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور 1964)

1912ء میں اخبار وطن میں ایک دردانگیز نظم شائع ہوئی۔ جس کا پہلا شعر یہ تھا:-

یا صاحب الزمان بہ ظہورت شتاب کُن
عالم زدست رفت تُو پا در رکاب کُن

یعنی اے صاحب الزمان جلد ظہور فرمایئے کیونکہ جہان ہاتھ سے گیا جلد تیار ہوئیے۔

(اخبار وطن 1912ء علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ)

جناب اثر بخاری نے شیعہ رسالہ معارف اسلام ''صاحب الزمان نمبر'' میں ایک نظم '' آیئے'' کے عنوان سے لکھی ہے۔ جس میں بے چین ہو کر مہدیٔ منتظر کو پکارا ہے۔ لکھتے ہیں:-

اے جانشینِ احمد مختار آیئے
اے ورثہ دار حیدر کرار آیئے

اب حد سے بڑھ گئی ہیں مظالم کی سختیاں
جتنا بھی جلد ہو سکے سرکار آیئے
اب آ بھی جایئے گا مرے منتظر امام
مدت سے منتظر ہیں عزادار آیئے
ارمانِ شوقِ زیارت لیے ہوئے
بیٹھے ہوئے ہیں طالبِ دیدار آیئے

سیّد حیدری صاحب اشک رضوی انتظارِ مہدی سے بے قرار ہو کر یوں گویا ہیں:۔

میرے مولا تھک گئی ہے اب تو چشمِ انتظار
اب تو شوقِ دید اے آقا ! گیا حد سے گذر
آ کہ ہے اب درہم برہم نظامِ کائنات
ہو چلا شیرازۂ ارض و سما زیر و زبر

ایک اور قطعہ ملاحظہ ہو:۔

نگاہ چشم براہ ہے حضور آ جایئے
بلاکشانِ محبت کو یوں نہ تڑپایئے
ہیں صبر آزما اب انتظار کی گھڑیاں
امامِ عصر خدا را ظہور فرمایئے

(معارفِ اسلام جنوری 1966ء صفحہ 20۔ مدیر غیاث الدین، ناشر ادارہ معارف اسلام لاہور)

جناب اقبال حسین اقبالؔ سونی پتی کہتے ہیں:۔

بغیر امیر پریشاں ہے کاروانِ جہاں
بھگت رہا ہے سزا اس کو بھول جانے کی

(معارفِ اسلام اپریل 1976ء صفحہ 11۔ مدیر غیاث الدین، ناشر ادارہ معارف اسلام لاہور)

جنابِ علی زیدی ''قصیدہ درشانِ امامِ زمانہ'' میں لکھتے ہیں:-

رہے گا جستجو میں اے خدا قلبِ تپاں کب تک
رہے گا دیکھنا ہے دل پہ یہ بارِ گراں کب تک
خدا کے واسطے اب تو نقابِ رُخ ہٹا دیں نا
رہے گا دل یہ بے تاب سرِ بارِ گراں کب تک
بہت ڈھونڈا پتہ ملتا نہیں تیرا کہاں جاؤں
رہیں تاریک آنکھوں میں میری کون و مکاں کب تک

(معارفِ اسلام مئی 1976ء۔ مدیر غیاث الدین، ناشر ادارہ معارف اسلام لاہور)

بزرگ شعراء کے یہ چند نمونے اس امر کا ثبوت ہیں کہ مہدی موعودؑ کی آمد کا انتظار چودھویں صدی میں کتنا شدید تھا، دنیا سراپا انتظار تھی۔ مگر افسوس صد افسوس!!! جب وہ آیا تو دنیا نے اس کا انکار کر دیا۔ اس آنے والے مسیح و مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تاسف کے ساتھ کیا خوب فرمایا:۔

یاد وہ دن جب کہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دین
مہدیٔ موعود حق اب جلد ہو گا آشکار
کون تھا جس کی تمنا یہ نہ تھی اک جوش سے
کون تھا جس کو نہ تھا اس آنے والے سے پیار
پھر وہ دن جب آ گئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اوّل ہو گئے منکر یہی دیں کے منار
پھر دوبارہ آگئی احبار میں رسمِ یہود
پھر مسیحِ وقت کے دشمن ہوئے یہ جبّہ دار

(درّثمین اردو صفحہ 157۔158 اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز لمیٹڈ)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ مسیح ومہدی اور مخالفت

مہدویت کا وہ دعوے دار جسے ہم احمدیوں نے قبول کیا اور اس کامل یقین کے ساتھ اس پر ایمان لائے کہ بارہا اپنے گھر جلوا دیے اور زندگی بھر کی متاع لٹوا دی۔ جس پر ہمیں ایسا کامل یقین تھا کہ ہمارے بڑے، بچے، عورتیں اور مرد ذبح کیے گئے مگر اس پر بھی ہمارا ایمان متزلزل نہ ہوا بلکہ ہر ابتلاء پر پہلے سے بڑھتا رہا۔ ہاں اس عظیم امام کے اپنے الفاظ میں اس کے دعویٰ کا کچھ ذکر پیش کرنا ضروری ہے تا کہ وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ روحانی بصیرت عطا فرماتا ہے اور اہل اللہ کو پہچاننے کی قدرت رکھتے ہیں وہ خود اپنے دل کے نور سے اس امر کا فیصلہ کریں کہ بلا شبہ یہ آواز ایک سچے اور پاک انسان کی آواز ہے اور اس کلام میں نفس اور شیطان کے وساوس کا کوئی دخل نہیں۔

امامِ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تُو اس صدی کا مجدّد ہے۔''

(کتاب البریّہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 201 بقیہ حاشیہ ایڈیشن 2008)

''بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کیلئے ابتداء سے موعود تھا وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا۔۔جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسولِ کریم ﷺ نے دی تھی وہ مَیں ہی ہوں۔''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 3-4 ایڈیشن 2008)

پھر فرماتے ہیں:-

''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا

کام ہے کہ اُس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210 ایڈیشن 2008)

اب جبکہ چودھویں صدی ختم ہو چکی ہے۔ آج بھی بعض کم فہم لوگ چودھویں صدی کے موعود کے آسمان سے اترنے کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے کیا خوب فرمایا کہ آنیوالا آ گیا۔ اب کسی اور کا انتظار فضول ہے ۔ بفرضِ محال آسمان سے کوئی اُترا بھی تو سب سے پہلے ہم اس کو قبول کریں گے لیکن یہ امیدیں عبث ہیں۔ آپ کس شان اور تحدّی سے فرماتے ہیں:-

’’یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو، اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67 ایڈیشن 2008)

پھر فرماتے ہیں:-

’’سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا۔ اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام

سے گواہی دی تھی کہ چودھویں صدی کا مجدّد مسیح موعود ہوگا اور احادیثِ صحیحہ نبویّہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہورِ مسیح ہے۔ پس کیا اس عاجز کا یہ دعویٰ اس وقت عین اپنے محل اور اپنے وقت پر نہیں ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ فرمودۂ رسول ؐ خطا جاوے؟ مَیں نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اگر فرض کیا جائے کہ چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود پیدا نہیں ہوا تو آنحضرت ﷺ کی کئی پیشگوئیاں خطا جاتی ہیں اور صدہا بزرگوار صاحبِ الہام جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 340 ایڈیشن 2008)

وائے افسوس!! کیا ہزاروں اولیائے کرام اور بزرگانِ سلف کی گواہی بلاوجہ جھوٹ قرار دے دی جائے گی؟

آہ صد آہ!! ہزاروں صاحبِ کشف والہام صوفیائے عظام کے کشوف والہامات کو کیا کرو گے؟ کیا رسول ؐ اللہ کی پیشگوئیوں کو چھوڑ دو گے؟

حق یہ ہے کہ جب آنے والا آ گیا جس کا صدیوں سے انتظار تھا تو اسے قبول کرنا ہی عین سعادت ہے۔ اے کاش!! دنیا اب بھی اس عین وقت پر آنے والے امام منتظر کی آواز پر کان دھرے۔ اُس نے کیا خوب کہا:

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اک جہاں کو یہ سنا دی
فسبحان الّذی أخزی الاعادی

منکرین مسیح موعودؑ کیلئے لمحہ فکریہ!

بالآخر طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نصوصِ قرآنیہ، ارشاداتِ نبویّہ اور اولیائے کرام و بزرگانِ اسلام کے رؤیا وکشوف اور علمائے عظام کے مستند حوالوں کے باوجود عین وقت پر آنے والے اس مسیح موعودؑ کا آخر انکار کیوں کیا جارہا ہے۔ حتّٰی کہ بڑے بڑے علماء اس کے منکر ہیں۔ تو یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح ہمیشہ خدا کے فرستادوں کا انکار ہوتا آیا ہے، جیسا کہ فرمایا:۔ **وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا** (الانعام 124) مسیح موعودؑ کا انکار بھی اس کی صداقت کی ایک اور نشانی اور زبردست دلیل ہے کیونکہ بزرگانِ سلف نے خدا سے علم پاکر یہ بھی لکھا تھا کہ مہدی کا انکار کیا جائے گا۔ جیسا کہ صاحب کشوف حضرت علامہ ابنِ عربیؒ نے پیشگوئی فرمائی کہ:۔

''جب مہدی ظاہر ہوں گے تو اُن کے خاص دشمن صرف فقہاء ہوں گے۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 72: فتوحات مکیہ جزء الثالث صفحہ 328۔ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

اسی طرح حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی اس کی تائید میں لکھا کہ:۔

''مہدی کی سخت مخالفت ہوگی اور علمائے وقت ان پر دجّال کا فتویٰ دیں گے۔''

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 73: حجج الکرامہ صفحہ 363۔ مطبع شاہجہانی بھوپال

مکتوباتِ مجدّد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی میں ذکر ہے کہ علماء عیسیٰ علیہ السلام کے بعض دقیق مسائل اور لطیف تشریحات کے باعث ان کا انکار کریں گے۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 74: مکتوبات امام ربانی مترجم دفتر دوم مکتوب 55 صفحہ 195۔ مترجم قاضی عالم الدین نقشبندی مطبع عرفان افضل پریس لاہور

عکس حوالہ نمبر:72

الفتوحات المكية

في معرفة الأسرار المالكية والملكية

تأليف

الشيخ الأكبر محيي الدين محمد بن علي بن محمد بن
أحمد بن عبد الله الطائي ، الحاتمي
المعروف بابن عربي
(توفي سنة ٦٣٨ هـ)

الجزء الثالث

قدم له

محمد عبد الرحمن المرعشلي

طبعة جديدة مصححة ومخرجة الآيات

إعداد

مكتب التحقيق بدار إحياء التراث الإسلامي

دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:72

وأنه معصوم ولا معنى للمعصوم في الحكم إلا أنه لا يخطىء، فإن حكم الرسول لاينسب إليه خطأ، فإنه ﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ۝ ﴾ [النجم: ٣، ٤] كما أنه لا يسوغ القياس في موضع يكون فيه الرسول ﷺ موجوداً وأهل الكشف النبيّ عندهم موجود فلا يأخذون الحكم إلا عنه، ولهذا الفقير الصادق لا ينتمي إلى مذهب إنما هو مع الرسول الذي هو مشهود له، كما أن الرسول مع الوحي الذي ينزل عليه، فينزل على قلوب العارفين الصادقين من الله التعريف بحكم النوازل أنه حكم الشرع الذي بعث به رسول الله ﷺ وأصحاب علم الرسوم ليست لهم هذه المرتبة لما أكبوا عليه من حب الجاه والرياسة والتقدّم على عباد الله وافتقار العامّة إليهم، فلا يفلحون في أنفسهم ولا يفلح بهم، وهي حالة فقهاء الزمان الراغبين في المناصب من قضاء وشهادة وحسبة وتدريس. وأما المتنمسون منهم بالدين فيجمعون أكتافهم وينظرون إلى الناس من طرف خفي نظر الخاشع ويحركون شفاههم بالذكر ليعلم الناظر إليهم أنهم ذاكرون، ويتعجمون في كلامهم ويتشدقون ويغلب عليهم رعونات النفس وقلوبهم قلوب الذئاب لا ينظر الله إليهم، هذا حال المتدين منهم لا الذين هم قرناء الشيطان لا حاجة لله بهم، لبسوا للناس جلود الضأن من اللين أخوان العلانية أعداء السريرة، فالله يراجع بهم ويأخذ بنواصيهم إلى ما فيه سعادتهم، وإذا خرج هذا الإمام المهدي فليس له عدوّ مبين إلا الفقهاء خاصة فإنهم لا تبقى لهم رياسة ولا تمييز عن العامة، ولا يبقى لهم علم بحكم إلا قليل، ويرتفع الخلاف من العالم في الأحكام بوجود هذا الإمام، ولولا أن السيف بيد المهدي لأفتى الفقهاء بقتله، ولكن الله يظهره بالسيف والكرم فيطمعون ويخافون فيقبلون حكمه من غير إيمان بل يضمرون خلافه كما يفعل الحنفيون والشافعيون فيما اختلفوا فيه، فلقد أخبرنا أنهم يقتتلون في بلاد العجم أصحاب المذهبين ويموت بينهما خلق كثير ويفطرون في شهر رمضان ليتقووا على القتال، فمثل هؤلاء لولا قهر الإمام المهدي بالسيف ما سمعوا له ولا أطاعوه بظواهرهم. كما أنهم لا يطيعونه بقلوبهم بل يعتقدون فيه أنه إذا حكم فيهم بغير مذهبهم أنه على ضلالة في ذلك الحكم، لأنهم يعتقدون أن زمان أهل الاجتهاد قد انقطع وما بقي مجتهد في العالم، وأن الله لا يوجد بعد أئمتهم أحداً له درجة الاجتهاد، وأما من يدعي التعريف الإلهيّ بالأحكام الشرعية فهو عندهم مجنون مفسود الخيال لا يلتفتون إليه، فإن كان ذا مال وسلطان انقادوا في الظاهر إليه رغبة في ماله وخوفاً من سلطانه وهم ببواطنهم كافرون به.

وأما المبالغة والاستقصاء في قضاء حوائج الناس فإنه متعين على الإمام خصوصاً دون جميع الناس، فإن الله ما قدمه على خلقه ونصبه إماماً لهم إلا ليسعى في مصالحهم هذا والذي ينتجه هذا السعي عظيم، وله في قصة موسى عليه السلام لما مشى في حق أهله ليطلب لهم ناراً يصطلون بها ويقضون بها الأمر الذي لا ينقضي إلا بها في العادة وما كان عنده عليه السلام خبر بما جاءه فأسفرت له عاقبة ذلك الطلب عن كلام ربه فكلمه الله تعالى في عين حاجته وهي النار في الصورة ولم يخطر له عليه السلام ذلك الأمر بخاطر، وأي شيء أعظم من هذا؟ وما حصل له إلا في وقت السعي في حق عياله ليعلمه بما في قضاء حوائج العائلة من الفضل فيزيد حرصاً في سعيه في حقهم، فكان ذلك تنبيهاً من الحق تعالى على قدر ذلك عند الله تعالى وعلى قدرهم لأنهم عبيده على كل حال، وقد وكل هذا على القيام بهم كما قال تعالى: ﴿ ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ ﴾ [النساء: ٣٤] فأنتج له الفرار من الأعداء الطالبين قتله الحكم والرسالة كما أخبر الله تعالى من قوله عليه السلام ﴿ فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِى رَبِّى حُكْمًا وَجَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ۝ ﴾ [الشعراء: ٢١] وأعطاه السعي على العيال وقضاء حاجاتهم كلام الله وكله سعي بلا شك، فإن الفارّ أتى في فراره بنسبة حيوانية فرت نفسه من الأعداء طلباً للنجاة وإبقاء للملك والتدبير على النفس الناطقة، فما سعى بنفسه الحيوانية في فراره إلا في حق النفس الناطقة المالكة تدبير هذا البدن، وحركة الأئمة كلهم العادلة إنما تكون في حق الغير لا في حق أنفسهم، فإذا رأيتم السلطان يشتغل بغير رعيته وما يحتاجون إليه فاعلموا أنه قد عزلته المرتبة بهذا الفعل ولا فرق بينه وبين العامة. ولما أراد عمر بن عبد العزيز يوم ولي الخلافة أن يقيل راحة لنفسه لما تعب من شغله بقضاء حوائج الناس دخل عليه ابنه فقال له: يا أمير المؤمنين أنت تستريح وأصحاب الحاجات على الباب من أراد الراحة لا يلي أمور الناس، فبكى عمر وقال: الحمد لله الذي أخرج من ظهري من ينبهني ويدعوني إلى الحق ويعينني عليه، فترك الراحة وخرج إلى الناس. وكذلك خضر واسمه بليا بن ملكان بن فالغ بن غابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح عليه السلام كان في جيش فبعثه أمير الجيش يرتاد لهم ماء وكانوا قد فقدوا الماء فوقع بعين الحياة فشرب منه فعاش إلى الآن وكان لا يعرف ما خص الله به من الحياة شارب ذلك الماء، ولقيته بإشبيلية، وأفادني التسليم للشيوخ وأن لا أنازعهم، وكنت في ذلك اليوم قد نازعت شيخاً في مسألة وخرجت من عنده فلقيت الخضر بقوس الحنية فقال لي: سلم إلى الشيخ

ترجمہ: جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو لوگوں میں سے ان کے کھلے کھلے دشمن صرف فقیہ ہوں گے کیونکہ ان کے لئے حکومت نہیں بچے گی اور نہ ہی ان کی عوام الناس سے ممتاز حیثیت باقی رہے گی۔

حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان صاحب نے لکھا کہ مہدی کی سخت مخالفت ہو گی اور علمائے وقت ان پر دجّال کا فتویٰ دیں گے۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:73

یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم

آثار القیامۃ فی حجج الکرامۃ

در مطبع شاہجہانی واقع بلدہ بھوپال بحلیہ انطباع پوشید
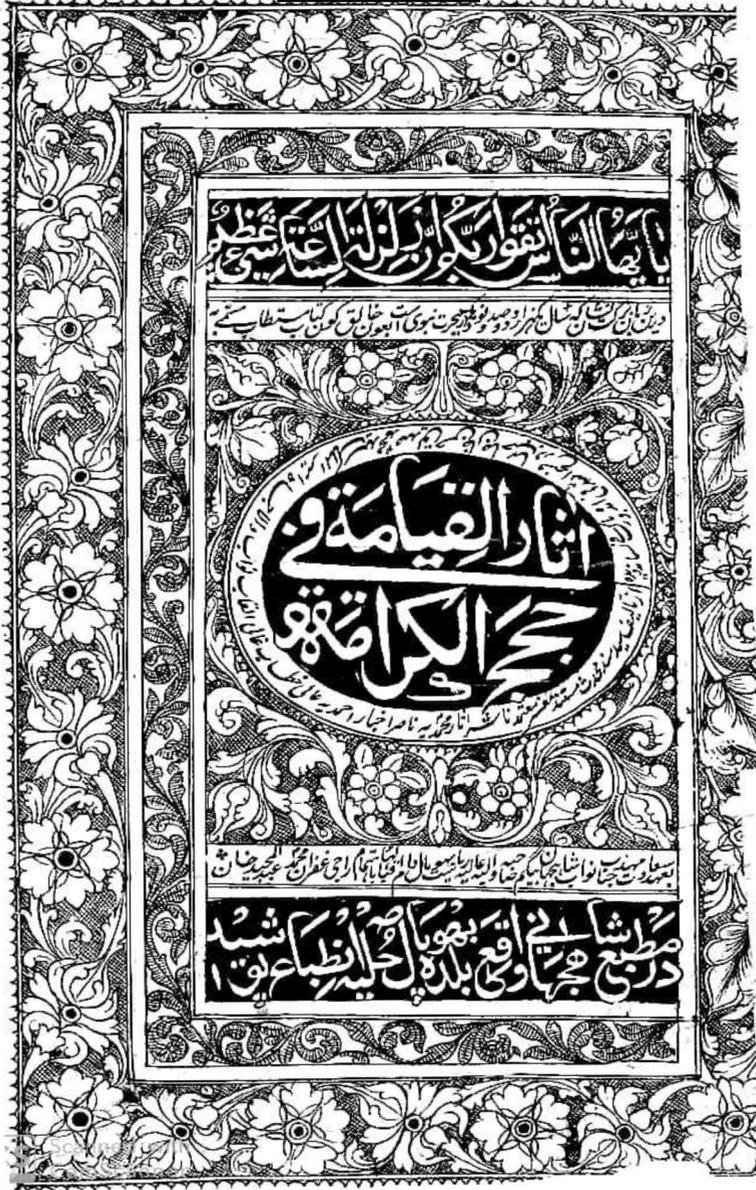
عکس حوالہ نمبر: 73

۳۶۳

اوثمانیا او تسعا یعنی سنین اخرجہ ابو بکر البزاز فی سندہ والطبرانی فی معجمہ الکبیر والاوسط و در سندش داؤد بن المحبر بن قحذم
عن ابیہ ست واین ہر دو سخت ضعیف اند و از ابن عباس مرفوعاً آمدہ کہ پادشاہ تمام روی زمین چہار کس اند دو مومن ذوالقرنین
و سلیمان و دو کافر نمرود و بخت نصر و نزدیک ست کہ مالک شود تمام او را پنجمین از اہل بیت من اخرجہ ابن الجوزی فی تاریخہ گویند
بیدار بکند مہدی نائم را و نریزد خون را و مقاتلہ کند بر سنت و ترک ندہد ہیچ سنت را مگر آنکہ قائم سازد آنرا و نہ ہیچ بدعت را مگر
آنکہ بردارد آنرا و قائم شود دین اسلام در آخر زمان بزمانہ او چنانکہ بود در اول زمان بعہد سعادت عہد آنحضرت صلعم و مالک تمام دنیا
گردد و صلیب را بشکند و خوک را بکشد ابن حجر این علامات را در ذکر مہدی در قول مختصر آوردہ و این و وصف آخر در علامات عیسیٰ
علیہ السلام نیز وارد گشتہ و نیست منافات میان ہر دو زیرا کہ محتمل کہ این کار از ہر دو بزرگوار بوجود آید یا نسبت بہر دو باعتبار
وحدت زمان باشد چہ مہدی و عیسیٰ ہر دو ناصر دین اسلام و تابع سنت خیر الانام و محیی سنن رسول کریم باشند پس فعل و عمل ہر یکی
گویا صنیع دیگری ست بلا تفاوت و چون مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیاء سنت و اماتت بدعت فرماید علماء وقت کہ خوگر تقلید
فقہاء و اقتداء مشائخ و آباء خود باشند گویند این مرد خانہ برانداز دین و ملت ماست و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر
و تضلیل وی کنند اما از سطوت سیف و جلال شوکتش کار ایشان پیش نرود و دوران تقلید بی چراغ گردد و دولت کدہ سنت
بوجود باجود وی منور شود و سنیان متبع غالب و عقیان مقلد مغلوب گردند و یوئدہ ما اخرج نعیم بن حماد عن ابی جعفر قال یظہر المہدی
بمکۃ عند العشاء معہ رایۃ رسول اللہ صلعم و قمیصہ و سیفہ و علامات و نور و بیان فاذا صلی العشاء نادی باعلی صوتہ یقول اذکرکم
اللہ ایہا الناس و مقامکم بین یدی ربکم فقد بعث الانبیاء و انزل الکتب و امرکم ان لا تشرکوا بہ شیئاً و ان تحافظوا علی طاعتہ و
طاعۃ رسولہ و ان تحیوا ما احیی القرآن و تمیتوا ما امات و تکونوا اعواناً علی الہدی و وزراء علی التقوی فان الدنیا قد دنا فناؤہا و
زوالہا و اذنت بالانصرام عن اقبالہا و انی ادعوکم الی اللہ و الی رسولہ و العمل بکتابہ و اماتۃ الباطل و احیاء السنۃ الخ و در این
روایت دلیل ست بر آنچہ ذکر کردیم باوضح بیان و بر حسن سیرت و سریرت وی علیہ السلام و اخرج ایضاً عن علی عن النبی صلعم قال
المہدی رجل من عترتی یقاتل علی سنتی کما قاتلت انا علی الوحی و این مقاتلہ بر سنت ہمانوقت راست می نشیند کہ تفریعات فقہیہ
علماء زمان را سنت شمردہ نشود ورنہ این مقاتلہ ہیچ معنی ندارد و با جملہ زمان برکت نشان وی نظر بقوت اسلام و رفع ظلمت
کفر و آثام و عموم قسط و عدل و وضع جور و ستم عروس دہر باشد ع جہان چنان شود از عدل او کہ ناخن باز علاج ناخنہ دیدہ
حمام کند در اشاعہ گفتہ پر کند مہدی دلہای امت محمدیہ را بتونگری و امر کند منادی را کہ ندا کند ہر کہ او را حاجت باشد
در مال گو بیاید و بگیرد پس نیاید او را مگر مردی و گوید منم سائل فرماید بیا خازن را و بگو او را کہ مہدی امر کردہ است ترا کہ مرا مال
بدہی خازن گوید بگیر بہر دو دست خود تا آنکہ چون مال را بکنار کشد نادم شود و گوید منم حریص ترین امت رسول خدا صلعم و عاجز
کرد مرا چیزی کہ گنجایش کرد او شان را و خواہد کہ آن مال را واپس دہد اما از وی استرداد نکنند و مہدی بفرماید کہ چیزی بخشیدہ ایم واپس
نمی گیریم انتہی گوئیم این حدیث را احمد در مسند و ابو یعلی از ابو سعید مرفوعاً آوردہ اند و رجالہما ثقات و قد اخرجہ الترمذی مختصرا
و اول حدیث این ست ابشرکم بالمہدی رجل من قریش من عترتی یبعث علی اختلاف من الناس و زلازل فیملأ الارض قسطاً
و عدلاً کما ملئت جوراً و ظلماً یرضی عنہ ساکن السماء و ساکن الارض یقسم المال صحاحاً فقال لہ رجل ما صحاحاً قال بالسویۃ بین الناس

ترجمہ: جب امام مہدی علیہ السلام سنت کو زندہ کرنے کے لئے اور بدعت کو مٹانے کے لئے جدوجہد کریں گے تو علماء وقت جو فقہاء اور مشائخ اور آباء کی تقلید کے عادی ہوں گے کہیں گے کہ یہ شخص ہمارے دین و مذہب کو برباد کرنے والا ہے اور مخالفت میں اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور اپنی عادت کے مطابق اسے گمراہ اور کافر ٹھہرائیں گے۔

مکتوبات مجدّد الف ثانی، سیّد احمد سرہندی میں ذکر ہے کہ علماء عیسیٰ علیہ السلام کے بعض دقیق مسائل اور لطیف تشریحات کے باعث انکار کریں گے۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:74

مکتوباتِ امامِ ربّانی رحمۃ اللہ علیہ

مُجدِّدِ الفِ ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ سرہٗ العزیز

کے اسرارِ شریعت اور معارفِ طریقت سے بھرپور گرانقدر مُجدِّدانہ مکاتیب کا

مُستند اُردو ترجمہ

جلد دوم سوم

مع رسالہ

مبدأ و معاد اُردو

اُردو ترجمہ : مولانا قاضی عالم الدین صاحب نقشبندی مجدّدیؒ

ادارۂ اسلامیات لاہور

۱۹۰ - انارکلی ، لاہور

عکس حوالہ نمبر:74

لوگوں کے لئے یکساں حکم ہے۔ حکم ثانی حکم اوّل کا ناسخ ہے +

پس ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پچھلی سنّت پہلی سنّت کی ناسخ ہوگی۔ حضرت عیسٰے علے نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جو نزول کے بعد اس شریعت کی متابعت کرینگے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت کا اتباع بھی کریں گے۔ کیونکہ اس شریعت کا نسخ جائز نہیں۔ عجب نہیں کہ علماء ظواہر حضرت عیسٰے علیہ السلام کے مجتہدات سے ان کے ماخذ کے کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں۔ اور ان کو کتاب وسنّت کے مخالف جانیں۔ حضرت عیسٰے روح اللہ کی مثال حضرت امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی سی مثال ہے۔ جنہوں نے ورع وتقوےٰ کی برکت اور سنّت کی متابعت کی دولت سے اجتہاد اور استنباط میں وہ درجہ بلند حاصل کیا ہے۔ جس کو دوسرے لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ اوران کے مجتہدات کو دقت معانی کے باعث کتاب وسنّت کے مخالف جانتے ہیں۔ اوران کو اوران کے اصحاب کو اصحاب رائے خیال کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کی حقیقت ودرایت تک نہ پہنچنے اور ان کے فہم وفراست پر اطلاع نہ پانے کا نتیجہ ہے +

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جس نے ان کی فقاہت کی باریکی سے تھوڑا سا حصہ حاصل کیا ہے۔ فرمایا ہے کہ اَلْفُقَہَاءُ کُلُّھُمْ عِیَالُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔ (فقہا سب ابوحنیفہ کے عیال ہیں)۔ ان کم ہمتوں کی جرأت پر افسوس ہے کہ اپنا قصور دوسروں کے ذمے لگاتے ہیں۔ بیت

قاصرے گر کند ایں طائفہ را طعن و قصور — حاش للہ کہ برآرم بزباں ایں گلہ را
ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند — روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

ترجمہ بیت۔

گر کوئی قاصر لگائے طعن انکے حال پر — توبہ توبہ گر زباں پر لاؤں میں اس کا گلہ
شیر ہیں باندھے ہوئے اس سلسلہ میں سب کے سب — لومڑی حیلے سے توڑے کس طرح یہ سلسلہ

اور یہ جو خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نے فصول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نزول کے بعد امام ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق عمل کرینگے۔ ممکن ہے کہ اسی مناسبت کے باعث جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عیسٰے کے ساتھ ہے لکھا ہو یعنی حضرت

ان پیشگوئیوں کے مطابق ضروری تھا کہ سچے مسیح کا انکار کیا جاتا، سوایسا ہی ظہور میں آیا جو حضرت بانی جماعت احمدیہ کی سچائی کا ثبوت ہے اور منکرینِ مسیح موعودؑ کے لیے لمحۂ فکریہ!

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:-

''پیشگوئی کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ اس لیے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ مَیں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں کہ میرے مقابل پر ٹھہر سکے۔ کیونکہ خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210 ایڈیشن 2008)

پھر فرمایا:-

''مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ مَیں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور مَیں اس کے نوروں میں سے سب سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61 ایڈیشن 2008)

اپنی جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالےؔ گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں

جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔**یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَايَاتِيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ**(یٰسٓ: 31) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی اُس کے ساتھ ہوں اُس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے۔۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66-67 ایڈیشن 2008)

مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کی ضرورت؟

رہا یہ سوال کہ ایک عالم باعمل سچے مسلمان کو مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے۔تو اس کا جواب قرآن شریف کی آیت استخلاف میں یہ ہے کہ :**وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذَالِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْن** (النور:56) کہ جولوگ بھی امت میں آنے والے موعود روحانی خلفاء کی دینی کامیابیاں دیکھنے کے بعد ان کا انکار کریں گے وہ لوگ فاسق ہوں گے۔رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا:-

''جس نے امامِ زمانہ کو نہیں پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا ۔''

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 96)

اسی طرح فرمایا:-

''جس نے مہدی کی تکذیب کی اس نے کفر کیا۔''

(عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 230 الطبعۃ الثانیہ 1989 مطبع مکتبہ المنار اردن)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:-

''میرا انکار میرا انکار نہیں بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار ہے کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ 364 ایڈیشن 1988ء)

فرقہ ناجیہ کون؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل میں اس کثرت سے اختلاف ہوا کہ وہ بہتّر 72 فرقوں میں تقسیم ہو گئے، اور میری امت تو اس سے بھی زیادہ تہتّر 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب فرقے آگ میں ہوں گے سوائے ایک جماعت کے۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ کون سی جماعت ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: ''وہ میرے اور میرے صحابہؓ کے نقش قدم پر ہوں گے۔'' ملاحظہ ہو:۔ **عکس حوالہ نمبر:75**

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

رسول اللہ جو کچھ تم کو دیں اُس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

جلد دوم

مؤلف

امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم

یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں برادرِ علامہ وحید الزماں

تسہیل و تخریج آیات

حافظ خالد سلفی فاضل جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن، لاہور

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ○ چوک اردو بازار ○ لاہور

Ph:7223506-7230718

عکس حوالہ نمبر:75

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اللھم حببنا من کلھا وارزقنا اتباع السنۃ وامتنا علیھا۔

۱۵۶۵: بَابُ اِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

باب: افتراقِ امت کے بیان میں

۲۶۴۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً اَوِ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً۔

۲۶۴۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر، بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند اور ہو جائے گی میری امت تہتر فرقے۔

ف: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۴۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا وَمَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ۔

۲۶۴۱: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی سرائیل پر اور مطابق ہوں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہاں تک کہ اگر ہوگا اُن میں کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا، اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر اور متفرق ہوگی میری امت تہتر مذہبوں پر، سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے عرض کی صحابہؓ نے کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب یعنی کتاب وسنت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر اسی سند سے۔ مترجم: شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ تمسک ہو اس نے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب وسنت پر اور جس پر گذرے ہیں جمہور صحابہؓ وتابعین اگر چہ مختلف ہوں وہ فیما بینھم ان چیزوں میں کہ جس میں نص جلی نہ ہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہؓ سے اس میں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ ان کے اختلاف کی استدلال کرنا ہو ان کا بعض کتاب وسنت پر سے یا تفسیر ہو ان میں سے کسی مجمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ منتحل ہو گیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدۂ سلف کے یا کسی عمل میں سوا ان کے عملوں کے انتہیٰ اور یہ قول گویا بعینہٖ تفسیر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی (جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ) اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اس کی مذکور ہے (یقظۃ اولی الاعتبار مما دروفی ذکر النار واصحابؓ النار) میں اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اس کا ثانی تصنیف نہ ہوا ہو۔

۲۶۴۲: عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ۔

۲۶۴۲: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے بے شک اللہ بزرگ وبرتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو، یعنی جن وانس کو تاریکی میں پھر ڈالا ان پر نور سو جس پر پہنچا وہ نور راس نے راہ پائی اور جس کو نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا اس لیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم الٰہی پر۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے فنی لحاظ سے ''حسن غریب'' قرار دیا ہے یعنی حدیث عمدہ ہے مگر صرف ایک سند سے مروی ہے چونکہ قرآن شریف اور صحیح بخاری سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے نیز عملی طور پر خود واقعات زمانہ نے بھی اس حدیث کو سچا ثابت کر دیا ہے اس لئے یہ حجت ہے۔

حدیث میں مذکور مسلمانوں کے تہتر 73 فرقے بعض علماء نے تو نام بنام شمار کر کے بھی دکھائے ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح اردو جلد اول صفحہ 767) لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ چودہ سال میں بننے والے مسلمان فرقوں کا شمار اس سے بھی کہیں زیادہ ہو چکا ہے۔لہذا یہاں ستر 70 کا عدد محاورہ عرب کے مطابق کثرت کے لئے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ خود قرآن کریم نے یہ محاورہ استعمال کیا ہے۔(التوبة:80)

حدیث کے الفاظ **كُلُّهُمْ فِي النَّار** کے جو معنے اہل سنت نے کیے وہ عکس ترجمہ صفحہ 227 سے ظاہر ہیں کہ سوائے **ایک مذہب یا فرقہ کے باقی سب دوزخی ہیں۔**

ہمارے نزدیک یہ معنے سورہ البقرہ کی آیت 81 اور 112 کی روشنی میں درست نہیں کیونکہ کسی کے جہنمی یا جنتی ہونے کا علم صرف خدائے عالم الغیب کو ہے لہذا کسی کے دوزخی ہونے کا بلا دلیل فتویٰ قابلِ قبول نہیں۔سب فرقوں کے **فِي النَّارِ** یعنی آگ میں ہونے سے مراد قرآنی محاورہ کے مطابق لڑائی اور نفرت و مخالفت کی آگ بھڑکانا بھی ہو سکتا ہے (سورہ المائدہ:65) یعنی سارے فرقے مل کر ایک ناجی فرقہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جائیں گے۔

دوسرے یہاں حسد کی آگ بھی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ حسد انسان کی نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔(**ابو داؤد کتاب الادب باب فی الحسد**)

مزید برآں **كلهم في النار** جملہ اسمیہ ہے جس میں استمرار کی وجہ سے حال و استقبال دونوں کا مفہوم ہے یعنی وہ سب فرقے زمانہ حال میں بھی آگ میں ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔اس جملہ کا یہ حالیہ مفہوم صرف مخالفت و نفرت اور حسد کی آگ پر ہی چسپاں ہوتا ہے۔ضرورت یہ جائزہ لینے کی ہے کہ آخری زمانہ وہ کونسی جماعت ہے جس کے خلاف سارے مسلمان مخالفت اور نفرت کی آگ بھڑکانے میں متحد ہیں، بلاشبہ وہی مذہب یا جماعت ناجی ہوگی۔

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ 1974ء میں احمدیوں کو ناٹ مسلم قرار دینے کے بعد سے لے کر آج تک تمام مسلمان فرقے **تحفّظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جماعت احمدیہ کے خلاف نہ صرف مخالفت کی آگ بھڑکانے میں متحد ہیں** بلکہ احمدیوں کے مکانوں، دکانوں، مساجد کو ظاہری آگ لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اس طرح عملاً یہ پیشگوئی پورا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ عالمگیر کی مسلسل ترقیات دیکھ کر بھی حسد کی آگ میں جلتے رہتے ہیں۔ پس اس دنیا میں اس آگ میں شامل ہونے کی یہ گواہی جہنم کی آگ پر ایک قرینہ تو ہو سکتی ہے قطعی دلیل نہیں۔ اس لئے دیگر کلمہ گو فرقوں کو جہنمی کہنے سے گریز کرنا ہی امن کا راستہ ہے۔

یہ ذکر ہو چکا ہے کہ مسلمانوں میں فرقہ بندی والی اس حدیث کی تائید قرآن شریف سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا:۔ **إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ** (الانعام:160) یعنی یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ ہو گئے، تیرا ان سے کچھ بھی تعلق نہیں ان کا معاملہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے پھر وہ اُن کو اُس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

اسی طرح صحیح بخاری میں ہے کہ ایک وقت آئے گا جب رسول اللہ ﷺ کے راستہ پر چلنے والے گروہ یہ راستہ چھوڑ دیں گے۔ تب حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جاہلیت کے شرّ اور خرابیوں کے بعد اسلام کی خیر ہمیں نصیب ہوئی۔ کیا اب اس خیر کے بعد پھر کوئی شرّ آنیوالا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اس میں دھواں اور دھندلاہٹ ہوگی۔ عرض کیا کیسا دھواں؟ فرمایا **ایک ایسی قوم ہوگی جو میرا طریق چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلے گی۔** پھر اس کے بعد آنیوالا شرّ جہنم کی دعوت دینے والے لوگ ہیں جو ان کی بات مانے گا اسے اس میں ڈال دیں گے۔

حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔ **تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ** یعنی **تم مسلمانوں کی اس جماعت میں شامل ہونا جن کا ایک امام ہو۔** عرض کیا اگر کوئی جماعت یا امام نہ ہو؟ رسول کریم ﷺ نے

فرمایا پھر ان تمام فرقوں سے کنارہ کشی کرنا خواہ درخت کی جڑیں بھی چبانی پڑیں یہاں تک کہ تجھے موت آجائے اور تو اسی حالت میں ہو۔(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوه فی الاسلام)

تہتر فرقوں والی حدیث مذکور میں بھی رسول کریمؐ نے ''فرقہ ناجیہ'' کی نشانی مَا أَنَا عَلَیہِ وَاَصحَابِی میں فرمادیا کہ اس سے مراد میرا اور میرے صحابہ کا مذہب یا راستہ ہے۔یعنی رسول اللہ اور آپؐ کے صحابہ نے جس طرح قرآنی تعلیم اور ارکانِ اسلام پر عمل کر دکھایا وہی نمونہ اس ناجی فرقہ کا بھی ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کی سنت واسوہ اور صحابہ کا طرزِ عمل کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ تاریخ کا ایسا روشن باب ہے جس سے ہر ذی شعور مسلمان بچہ بھی واقف ہے۔وہی کٹھن خاردار راہ جس پر چلتے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے کفارِ مکہ کی سخت مخالفت اور رکاوٹوں کے باوجود کمال استقامت سے قرآن وسنت پر عملدرآمد کر دکھایا جس کی عملی تصویر یوں بنتی ہے:۔

1۔رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کلمہ توحید ورسالت کا اقرار کر کے بڑے عزم وہمت سے اس پر عمل پیرا رہے جبکہ ان کے مخالف کفارِ مکہ خود دین ابراہیمی کے دعویدار بن کر آپ ﷺ کو 'صابی' یعنی نئے مذہب کے موجد گویا ناٹ مسلم قرار دیتے تھے۔

(بخاری کتاب التیمم باب من یقتل ببدر،معجم الکبیر لطبرانی جلد4ص179،کنز العمال جلد12ص450)

2۔رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ پنج وقتہ نمازیں ادا کرتے تو کفار انہیں عبادت سے روکتے تھے۔(سورہ العلق:10تا11) مگرانہوں نے ماریں کھا کر بھی نمازیں ادا کیں۔

3۔کلمہ گو مسلمانوں کو اذان سے بھی روکا جاتا تھا۔نبی کریم ﷺ کے صحابہ نماز کیلئے اذان دیتے تو کفار شور مچا کر انہیں مذاق کا نشانہ بناتے تھے(سورہ المائدۃ 59:)بقول ابومحذورہ وہ خود اذان بلالؓ کی نقلیں اتارنے میں پیش پیش تھے۔(طبقات الکبری جلد3ص234)

4۔کلمہ گو مسلمانوں کا راستہ سراپا مظلومیت اور کفار قریش کی راہ مسلسل ظلم تھی۔انہوں نے رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ پر مکہ میں متواتر تیرہ سال تک مظالم کئے،تین سال تک ان کا بائیکاٹ کر کے شعب ابی طالب میں قید رکھا۔انہیں مارا پیٹا،ان کی مذہبی آزادی سلب کی۔پھر انہیں ناحق ان کے گھروں سے نکالا حتّٰی کہ ان کے قتل سے بھی باز نہ آئے۔(سورہ الحج: 40) مجبوراً 5 نبوی میں

آپؐ کے صحابہ کو ملک حبشہ کی ایک عادل عیسائی حکومت میں ہجرت کر کے پناہ لینی پڑی۔

5۔مکہ میں مسلمانوں کو تبلیغ کا بھی حق حاصل نہ تھا۔حالانکہ مسلمانوں کیلئے فریضہ تبلیغ جہادِ کبیر کا درجہ رکھتا ہے۔(**سورہ الفرقان: 53**) مگر کفار قریش نے رسول کریمﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کی تبلیغ پر پابندی عائد کر رکھی تھی۔مسلمانوں کی بات سننے کیلئے آنیوالوں کو بھی روکا جاتا اور جب رسول کریمﷺ حج اور عرب کے میلوں پر اپنا پیغام پہنچانے جاتے تو ابولہب اور اس کے ساتھی شور مچا کر اس میں روک ڈالتے۔مجبوراً آپ طائف تبلیغ کرنے گئے تو انہوں نے بھی مار مار کر لہولہان کر کے نکال دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد3ص492)

6۔مکہ میں کلمہ گو مسلمانوں کی دیگر عبادات پر بھی پابندی تھی۔کفار انہیں قرآن کریم کی تلاوت سے بھی منع کرتے۔اور کہتے کہ جب وہ تلاوت قرآن کریں تو شور مچا دیا کرو۔اس طرح تم غالب آسکتے ہو(**سورہ حم السجدہ: 27**) حضرت ابوبکرؓ صبح نماز میں بآوازِ بلند قرآن پڑھتے تو کفار اس بہانہ سے منع کرتے کہ ہماری عورتوں بچوں پر اثر ہو جاتا ہے۔بالآخر تلاوت کرنے کے اصرار پر حضرت ابوبکرؓ کو شہر مکہ چھوڑ دینے کی سزا سنائی گئی۔(بخاری کتاب الکفالۃ باب جوار ابی بکر فی عھد النبیؐ)

7۔تیرہ سال تک مسلمان قریش مکہ کے ظلم وستم کا نشانہ بنتے رہے۔رسول اللہﷺ 14 ویں سال کے دوسرے مہینے صفر کے آخر تک مکہ میں مقیم رہے۔(دلائل النبوۃ للبیھقی جزء2 صفحہ 465)

24 صفر بمطابق **7 ستمبر 622**ء کو پہلے پہر سردارانِ قریش نے بقول علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری **''مکہ کی پارلیمان دارالندوہ میں''** رسول کریمﷺ کے خلاف قید یا قتل کرنے یا مکہ سے نکال دینے کی قرارداد بالاتفاق منظور کی۔(الرحیق المختوم اردو ترجمہ صفحہ 227) تو اسی شب باذن الٰہی آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ گھر سے نکل کر جانب جنوب مکہ سے تین میل پر غار ثور میں پناہ گزیں ہو گئے۔چوتھے روز 28 صفر بمطابق 11 ستمبر آپؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔مگر یہاں بھی دشمن نے تعاقب کیا۔علامہ مبارکپوری نے بحوالہ رحمۃ للعالمینؐ مصنفہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری 27 صفر کو رسول اللہﷺ کے بغرض ہجرت مدینہ نکلنے کا ذکر کیا ہے جو دراصل غار ثور سے نکلنے کی تاریخ ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق دراصل رسول کریم ﷺ غار ثور میں تین دن قیام کے بعد 28 صفر کو مدینہ روانہ ہوئے تھے۔ اپنے گھر سے 25 صفر کو غار ثور کے لئے نکلے تھے۔ (**تاریخ الخمیس جزء 1 صفحہ 322**) پاکستان کی قومی اسمبلی کی احمدیوں کے خلاف قرارداد 7 ستمبر 1974ء کو ہوئی۔ جبکہ مختار پاشا مصری کی شہرہ آفاق تصنیف کے مطابق 24 صفر کو بھی 7 ستمبر کی تاریخ تھی جب قریش کی پارلیمان نے رسول اللہ کے خلاف قرارداد پاس کی۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر: 76

كتاب

التوفيقات الإلهامية

في مقارنة التواريخ الهجرية بالسنين الإفرنكية والقبطية

تأليف

اللواء المصري

محمد مختار باشا
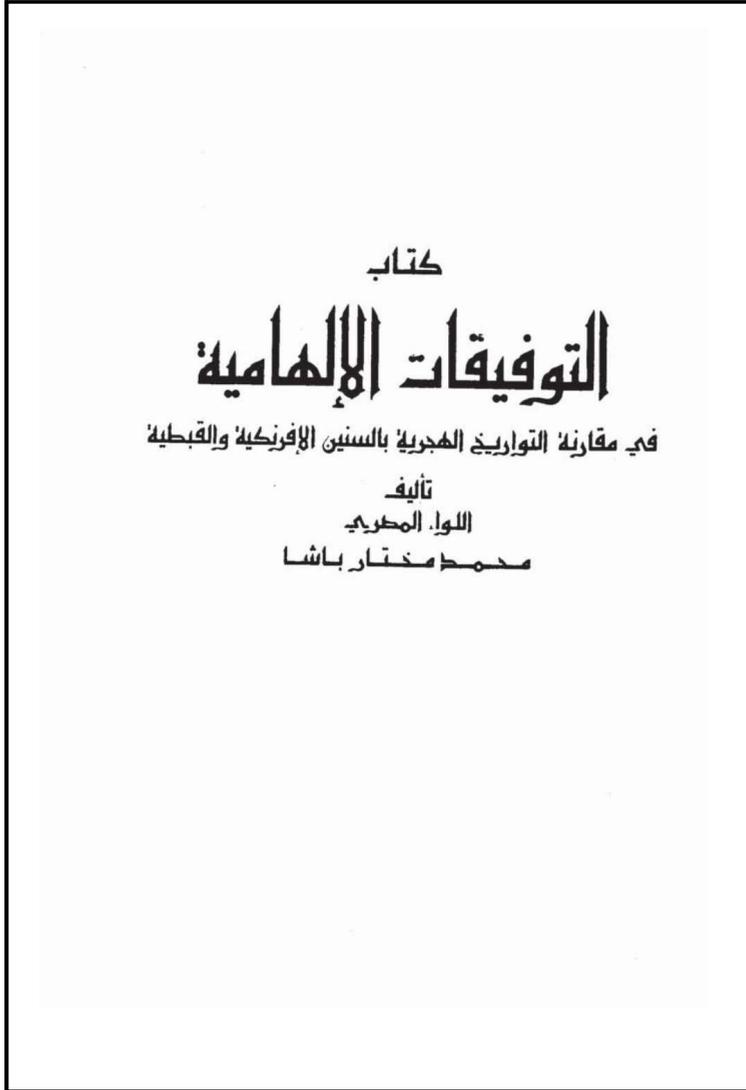
عکس حوالہ نمبر:76

سنة ١ هجرية :	غاية فيضان النيل بمقياس الروضة	قيراط	ذراع

اوائل اشهرها		توافق سنة ٣٣٨ قبطية	توافق سنة ٦٢٢ افرنكية	توقيعات هجرية
محرم	الجمعة	٢٢ ابيب	١٦ يوليه	□ اول السنة الهجرية، على الصحيح، وكانت تسمى عند العرب بسنة الاذن.
صفر	الأحد	٢٢ مسرى	١٥ اغسطس	□ ١ توت ٣٣٩ = الأحد ٢٩ اغسطس سنة ٦٢٢ = ١٥ صفر سنة ١.
ربيع اول	الاثنين	١٦ توت ٣٣٩	١٣ سبتمبر	□ في ٨ منه[١] دخل النبي، صلى الله عليه وسلم، قباء، واقام بها الثلاث والأربع والخميس، واسس مسجد قباء، الذي نزل فيه [لمسجد اسس على التقوى][٢].
ربيع ثاني	الاربع	١٦ بابه	١٣ اكتوبر	□ فيه[٣] زيد في صلاة العصر ركعتين.
جماد اول	الخميس	١٥ هاتور	١١ نوفمبر	
جماد ثاني	السبت	١٥ كيهك	١١ ديسمبر	□ ١ يناير ٦٢٣ يوافق السبت ٦ طوبه سنة ٣٣٩ الموافق ٢٢ جماد الثاني سنة ١.
رجب	الاحد	١٤ طوبه	٩ يناير ٦٢٣	
شعبان	الثلاث	١٤ امشير	٨ فبراير	
رمضان	الاربع	١٣ برمهات	٩ مارس	□ فيه[٤] بنى النبي صلى الله عليه وسلم بعائشة، رضي الله عنها.
شوال	الجمعة	١٣ برموده	٨ ابريل	
ذو القعدة	السبت	١٢ بشنس	٧ مايو	□ فيه[٥] سير سعد بن ابي وقاص إلى الابواء.
ذو الحجة	الاثنين	١٢ بؤنه	٦ يونيه	□ فيها[٦] ولد امير المؤمنين عبد الله بن الزبير ابن العوام، واول شيء دخل في جوفه هو ريق النبي، صلى الله عليه وسلم.

(١) اي من ربيع الاول.
(٢) التوبة : ١٠٨.
(٣) اي في ربيع الثاني.
(٤) اي في رمضان.
(٥) اي في ذي القعدة.
(٦) اي في السنة الاولى للهجرة.

٣٣

مختار پاشا مصری کے کیلنڈر بالا میں یکم ربیع الاول کو 13 ستمبر 622ء تھی (یوں 24 صفر کو 7 ستمبر بنتی ہے)۔ رسول کریمؐ 24 سے 27 صفر تک غار ثور میں اور 28 صفر کو وہاں سے عازم مدینہ ہوئے۔ 8 ربیع الاول کو قباء پہنچے اور تین دن بعد مدینہ ورود فرمایا۔ یوں پارلیمان مکہ کی قرارداد کی طرح قومی اسمبلی پاکستان 1974ء کی ''احمدی ناٹ مسلم'' کی قرارداد ''7 ستمبر'' میں گہری مماثلت وسیع معنی رکھتی ہے۔

8۔مدینہ کے کلمہ گو مسلمانوں کے فریضہ حج پر بھی پابندی تھی۔قریش مکہ نے ہجرت نبویؐ کے بعد فتح مکہ ہونے تک آٹھ 8 سال کا عرصہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو بیت اللہ میں آ کر عبادت کرنے سے روکا اور انہیں حج کرنے کی اجازت نہ دی۔ (بخاری کتاب المغازی باب ذکر النبی ﷺ من یقتل ببدر وغزوۃ الحدیبیہ)

9۔مدینہ کے کلمہ گو مسلمانوں کی مالی قربانیوں پر بھی کفار مکہ کو سخت اعتراض تھا۔رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ عمر بھر اپنے اموال بطور زکوۃ وصدقات اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے رہے۔(**سورہ الصف: 12**) جبکہ کفار ہمیشہ ان پر حملہ آور ہوکر ان کی محنت کی کمائی کو اپنے لئے حلال جان کر ان کے اموال لوٹنے کے درپے رہے۔(**سورہ التوبہ: 13**)

10۔قریش مکہ شہید کلمہ گو مسلمان شہداء کی نعشوں کی توہین کرنے سے بھی باز نہ آئے۔جنگ بدر میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے ناک کان کاٹ کر ان کی نعشوں کا مثلہ کر کے ان کی بے حرمتی کی گئی۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ بدر)

کتنا پُر خطر مگر پُر استقامت تھا ہمارے نبی ﷺ اور صحابہؓ کا راستہ کہ جس پر چلنا آج بھی ناجی فرقہ کی سچائی کا **نشان اور طرۂ امتیاز بن گیا**۔مگر اس کے بالمقابل اس راستہ پر چلنے سے روکنے والے کفار قریش کا انسانیت سوز کردار بھی کتنا شرمناک اور بھیانک تھا۔

یہ دو واضح کردار آج بھی تقویٰ اور انصاف کی آنکھ سے بآسانی پہچانے جا سکتے ہیں کہ آج مسلمانوں کے موجود تمام فرقوں میں کونسی کلمہ گو جماعت کس ڈگر پر چل رہی ہے۔

اگر 7 ستمبر 1974ء تک کلمہ گو احمدیوں کے خلاف آئینی ترمیم سے پہلے ناجی فرقہ کی پہچان میں کوئی ابہام تھا بھی تو اس کے بعد یہ معاملہ روشن ہو چکا ہے، کیونکہ اسلام کے دعویدار تمام فرقوں نے مِل کر بھٹو حکومت کی سرپرستی میں کلمہ گو احمدی مسلمانوں کو قریش دارالندوہ کی طرح اپنی اسمبلی میں عین 7 ستمبر کی ہی تاریخ کو قانونی طور پر ''ناٹ مسلم'' قرار دے کر رہی سہی مشابہت بھی پوری کر دی۔اور یوں سب فرقوں نے اپنے عمل سے ناجی فرقہ کو اپنے سے ممتاز اور جدا کر دیا۔

اب رسول اللہؐ کی بیان فرمودہ ان علامات کی روشنی میں ناجی فرقہ کی تلاش ایک تقویٰ شعار مسلمان کا فرض ہے کہ مذکورہ بالا چند موٹی موٹی نشانیاں جماعت احمدیہ کے علاوہ آج کس فرقہ میں پوری

ہوتی ہیں۔کیا کسی فرقہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کی طرح مامور من اللہ مسیح ومہدی کا دعویدار واجب الاطاعت امام یا اس کا خلیفہ موجود ہے؟ تا کہ رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کے مطابق ایک متلاشی حق ایسے کلمہ گو مسلمانوں کی جماعت اوران کے امام سے وابستہ ہو جائے۔

کیا آج دنیا کے نقشہ پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی ایسی جماعت ہے جس میں نظام خلافت کے تابع صحابہ جیسی اطاعت، وحدت کے ساتھ اعلیٰ اخلاق وکردار کے نمونے موجود ہوں؟ نہیں کوئی بھی تو نہیں۔ بلکہ ان ڈیڑھ اینٹ کی مساجد بنانے والے نام نہاد علماء کے درمیان صرف ایک امام جماعت احمدیہ ہیں جن کی آواز پر ان کی بیعت کرنے والے اپنا تن من دھن سب قربان کرنے کے لئے تیار ہیں، وہ ان کے ایک اشارہ پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ان باہم دست وگریبان اور فتاویٰ تکفیر کا بازار گرم کرنے والے فرقوں کے منتشر ہجوم کے مابین باہم محبت والفت میں مربوط اس جماعت کا یہ عالم ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں ایک احمدی کو کانٹا بھی چبھے تو سب عالم کے احمدی بے چین اور بے قرار ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور دست بدعا ہوتے ہیں اور یہی اس جماعت کی کامیابی کا راز ہے۔

کیا مظلوم احمدیوں کی طرح ایماندار، صداقت شعار، دعا گو، صابر وشاکر، عبادت گزار، تقویٰ شعار، دیانت دار بااخلاق صاحب کردار لوگ اس کثرت سے کسی اور فرقہ میں موجود ہیں جیسے صحابہؓ کی جماعت میں تھے یا آج احمدی جماعت ہی اس کی علمبردار ہے، جس کے غیر بھی اعلانیہ معترف ہیں۔

کیا آج احمدیوں کی طرح کوئی اپنے مالوں اور جانوں کی قربانی راہ خدا میں کر رہا ہے جیسے صحابہؓ کرتے تھے؟ احمدیوں کی ان قربانیوں کے نتیجہ میں دنیا کے 212 ممالک میں اشاعت دین ہو رہی ہے، خدا کے گھر تعمیر ہو رہے ہیں، قرآن کریم کے تراجم ساری دنیا میں شائع ہو رہے ہیں اور ایم ٹی اے کے ذریعے ساری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

پھر یہ بھی تو دیکھو کہ کیا آج کلمہ گو احمدیوں کے سوا کسی اور فرقہ کو کلمہ طیبہ، اذان، نمازوں، قرآن پڑھنے، حج کرنے یا تبلیغ سے روکا جاتا اور انہیں مبتلائے آلام کیا جاتا ہے جیسے صحابہ رسولؐ کو کیا جاتا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر ناجی کون ہے؟

کیا مذہب کے نام پر کلمہ گو احمدیوں کے علاوہ کسی سے بائیکاٹ، یا مار پیٹ، یا گھر بار سے نکالنے، مالوں سے محروم کرنے، قید یا قتل کرنے کا سلوک جاری ہے جن کو صحابہ کرام کی طرح عیسائی عادل حکومتوں میں پناہ لینے کی نوبت درپیش ہو؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر ناجی کون ہے؟

آج کون ظالم ہیں جو مظلوم احمدیوں کے مُردوں تک کی بے حرمتی کر کے انہیں دفن ہونے سے روکتے اور ان کی قبروں کے کتبے اکھیڑنے سے بھی باز نہیں آتے؟

کیا کلمہ، اذان اور قرآن و نماز سے روکنے والے، مساجد و مینار گرانے والے اور قبروں کی بے حرمتی کرنیوالے مسلمان رسول اللہؐ اور صحابہؓ کے نمونہ پر ہیں؟ جنہوں نے تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کا احترام سکھایا؟ (الحج:41)

آج کون کلمہ کی عبارتیں توڑ پھوڑ اور قبروں کے کتبے اکھیڑ کر ان کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہے؟ حسب توفیق سب مسلمان فرقے یا احمدی فرقہ ناجیہ؟

اگر مذکورہ بالا صفات کا حامل کوئی اور فرقہ چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے تو پھر اس میدان میں تنہا موجود جماعت احمدیہ ہی وہ ''فرقہ ناجیہ'' ہے جس کی عملی گواہی خدا کے رسول ﷺ اور صحابہ کے کردار نے دی اور آپؐ کے سچّے غلام چودہ سو سال سے دیتے چلے آئے۔ ان میں سے ایک نمایاں بزرگ اہلِ سنّت کے امام حضرت علامہ ملا علی قاریؒ (متوفی:1014ھ بمطابق 1606ء) تھے، جنہوں نے اللہ سے علم پا کر ناجی فرقہ کا نام ہی فرقہ احمدیہ بیان فرمایا تھا۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 77: مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح الجزء الاول صفحہ 381 دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان

حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی:1034ھ) نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر یہ بات بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ہزار سال بعد ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے جس میں حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا۔

ملاحظہ ہو عکس حوالہ نمبر 79: مبدأ و معاد مترجم از حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب صفحہ 205 مطبوعہ احمد برادرز پرنٹرز ناظم آباد کراچی

حضرت ملا علی قاریؒ نے ایک پیشگوئی کے رنگ میں ناجی فرقہ کا نام بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ وہ طریقت احمدیہ پر ہوگا۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر: 77

مرقاة المفاتيح

للعلامة الشيخ علي بن سلطان محمد القاري المتوفى سنة ١٠١٤ھ

شرح مشكاة المصابيح

للإمام العلامة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي المتوفى سنة ٧٤١ھ

تحقيق
الشيخ جمال عيتاني

تنبيه:
وضعنا متن المشكاة في أعلى الصفحات، ووضعنا أسفل منها نص "مرقاة المفاتيح"، وألحقنا في آخر المجلد الحادي عشر كتاب "الإكمال في أسماء الرجال" وهو تراجم رجال المشكاة للعلامة التبريزي

الجزء الأول

المحتوى
كتاب الإيمان - كتاب العلم

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:77

رواه الترمذي.

١٧٢ ـ (٣٣) وفي رواية أحمد، وأبي داود، عن معاوية: «ثنتان وسبعون في النار، وواحدة في الجنّة، وهي

عليه مبالغة في مدحها وبياناً لباهر اتباعها حتى يخيل أنها عين ذلك المتبع، أو المراد بما الوصفية على حد ﴿ونفس ما سوّاها﴾ أي القادر العظيم الشأن سوّاها، فكذا هنا المراد هم المهتدون المتمسكون بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي فلا شك ولا ريب أنهم هم أهل السنة والجماعة. وقيل: التقدير أهلها من كان على ما أنا عليه وأصحابي من الاعتقاد والقول والفعل فإن ذلك يعرف بالإجماع، فما أجمع عليه علماء الإسلام فهو حق وما عداه باطل.

واعلم أن أصول البدع كما نقل في المواقف ثمانية: المعتزلة القائلون بأن العباد خالقو أعمالهم وبنفي الرؤية وبوجوب الثواب والعقاب وهم عشرون فرقة، والشيعة المفرطون في محبة عليّ كرم الله وجهه وهم اثنان وعشرون فرقة، والخوارج المفرطة المكفرة له رضي الله عنه ومن أذنب كبيرة وهم عشرون فرقة، والمرجئة القائلة بأنه لا يضر مع الإيمان معصية كما لا ينفع مع الكفر طاعة وهي خمس فرق، والنجارية الموافقة لأهل السنة في خلق الأفعال والمعتزلة في نفي الصفات وحدوث الكلام وهم ثلاث فرق، والجبرية القائلة بسلب الاختيار عن العباد فرقة واحدة، والمشبهة الذين يشبهون الحق بالخلق في الجسمية والحلول فرقة أيضاً، فتلك اثنان وسبعون فرقة كلهم في النار والفرقة الناجية هم أهل السنة البيضاء المحمدية والطريقة النقية الأحمدية، ولها ظاهر سُمي بالشريعة شرعة للعامة وباطن سُمي بالطريقة منهاجاً للخاصة وخلاصة خصت باسم الحقيقة معراجاً لأخص الخاصة؛ فالأول نصيب الأبدان من الخدمة، والثاني نصيب القلوب من العلم والمعرفة، والثالث نصيب الأرواح من المشاهدة والرؤية. قال القشيري: والشريعة أمر بالتزام العبودية، والحقيقة مشاهدة الربوبية فكل شريعة غير مؤيدة بالحقيقة فغير مقبول، وكل حقيقة غير مقيدة بالشريعة فغير محصول؛ فالشريعة قيام بما أمر. والحقيقة شهود لما قضي وقدر وأخفى وأظهر، والشريعة حقيقة من حيث إنها وجبت بأمره، والحقيقة شريعة أيضاً من حيث إن المعارف به سبحانه وجبت بأمره. ولله در من قال من أرباب الحال:

ألا فالزموا سنة الأنبياء * ألا فاحفظوا سيرة الأصفياء
ومن يبتدع بدعة لم يكرم * بوجدانه رتبة الأتقياء

(رواه الترمذي) أي عن ابن عمر وكذا.

١٧٢ ـ **(وفي رواية أحمد)** أي أحمد بن حنبل **(وأبي داود عن معاوية)** أي بعد قوله: «وإن هذه الأمة ستفترق على ثلاث وسبعين فرقة» **(«ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي**

الحديث رقم ١٧٢: أخرجه أحمد في المسند ٤/ ١٠٢ وأبو داود ٥/ ٥ حديث رقم ٤٥٩٧.

ترجمہ: پس بہتر فرقے ہیں، سب آگ میں اور فرقہ ناجیہ وہ روشن سنت محمدیہ والے اور پاکیزہ طریقت احمدیہ والے ہیں۔

کتاب ہذا کے مترجم نے سہواً یا عمداً (واللہ اعلم) عربی عبارت کا یہ ترجمہ کہ ناجی فرقہ طریقت احمدیہ پر ہوگا، سوالیہ نشان والی جگہ پر چھوڑ دیا ہے۔ اگر عمداً ایسا کیا ہے تو یہ تحریف کے زمرہ میں آتا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:78

مرقاۃ المفاتیح اردو

للعلامہ الشیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری ھجری ۱۰۱۴

شرح

مشکوٰۃ المصابیح

للامام العلامۃ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی المتوفی ۷۴۱

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

جلد اول

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743

MAKTABA-E-REHMANIA

عکس حوالہ نمبر: 78

بعض کا کہنا ہے کہ یہ جملہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اُمت ارتکاب بدعات میں بنی اسرائیل وغیرہ سے ایک درجہ بڑھ کر ہوگی۔ بعض کا کہنا ہے کہ اُمت سے مراد امت دعوت ہے، چنانچہ اس صورت میں ۷۳ کے عدد میں وہ ملتیں بھی شامل ہو جائیں گی جو ہمارے قبلہ پر نہیں ہیں اور ایک احتمال یہ ہے کہ امت سے مراد امت اجابت ہے۔ اس صورت میں ۷۳ کا عدد ہمارے اہل قبلہ کے ساتھ مخصوص ہوگا۔ دوسری بات زیادہ ظاہر ہے۔ ابہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اکثر کے نزدیک اس سے مراد امت اجابت ہے۔

قوله: كلهم في النار الا ملة واحدة : "ملة" منصوب ہے، اور مضاف محذوف ہے، ای: الا أهل ملة۔ کیونکہ یہ ایسے اعمال کا ارتکاب کریں گے جو موجب نار ہوں گے۔

اپنے غلط عقائد اور بداعمالیوں کی بناء پر دوزخ میں داخل ہوں گے لہٰذا جس کے عقائد و اعمال اس حد تک فساد انگیز نہ ہوں گے وہ دائرہ کفر میں نہیں آئیں گے اور اپنی سزا کی مدت گزارنے کے بعد دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔

قوله: ما أنا عليه و اصحابي : "ما" خبر ہے اور مبتدا محذوف ہے۔ ای: هي ما انا عليه الخ۔

زیر نظر حدیث میں جنتی گروہ کو "الجماعت" کہا گیا ہے اور اس سے مراد اہل علم اور صحابہ ہیں ان کو "الجماعت" کے نام سے اس لئے موسوم کیا گیا ہے کہ یہ سب کلمہ حق پر جمع ہیں اور دین و شریعت پر متفق ہیں رہے باقی ۷۲ فرقے اُن کی تفصیلات اہل اسلام نے جمع کی ہیں جن میں زیادہ معروف آٹھ ہیں اور باقی ان کی مختلف شاخیں ہیں اور وہ جو آٹھ معروف ہیں وہ اس طرح ہیں: ① معتزلہ ② شیعہ ③ خوارج ④ مرجیہ ⑤ نجاریہ ⑥ جبریہ ⑦ مشبہہ ⑧ ناجیہ ۔

۷۲: فرقوں کی تفصیل:

① معتزلہ:	۲۰	② شیعہ:	۲۲	③ خوارج:	۲۰
④ مرجیہ:	۰۵	⑤ نجاریہ:	۰۳	⑥ جبریہ:	۰۱
⑦ مشبہ:	۰۱	⑧ حلول:	۰۱	؟؟؟؟؟؟؟	

اس کا ایک ظاہر ہے جس کو شریعت کہا جاتا ہے، یہ عام لوگوں کیلئے ہے۔ اس کا ایک باطن ہے جس کو طریقت کہا جاتا ہے، یہ خاص لوگوں کیلئے ہے۔

آگے فرماتے ہیں: **وخلاصة خصت باسم الحقيقة معراجا لأخص الخاصة، فالأول نصيب الأبدان من الخدمة، والثاني نصيب القلوب من العلم والمعرفة والثالث نصيب الأرواح من المشاهدة والرؤية۔**

قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شریعت نام ہے التزام عبودیت کا اور حقیقت نام ہے مشاہدۂ ربوبیت کا۔ چنانچہ ہر وہ شریعت جو "حقیقت" کی تائید سے خالی ہو غیر مقبول ہے، اور ہر وہ حقیقت جو "شریعت" کے ساتھ مقید نہ ہو غیر محصول ہے۔ پس شریعت مامور بہ کے قیام کا نام ہے اور حقیقت نام ہے قضاء وقدر اور مخفی وظاہر کے شہود کا اور شریعت حقیقت ہے اس حیثیت سے کہ اس کے امر سے واجب ہوئی ہے اور حقیقت شریعت ہے اس اعتبار سے کہ اللہ جل شانہ کے معارف بھی اس کے امر سے واجب

سوالیہ نشان کی جگہ پر عربی عبارت کا ترجمہ محذوف ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے بھی اپنی کتاب مبدأ و معاد میں پیشگوئی کے رنگ میں بیان فرمایا کہ ایک ہزار اور چند سال بعد حقیقت محمدیؐ کا نام حقیقت احمدیؐ میں تبدیل ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو:۔

عکس حوالہ نمبر:79

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

الحمد للہ کہ رسالۂ شریفہ

مصنفہ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہ

مع اردو ترجمہ

از حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف عمدۃ السلوک، عمدۃ الفقہ وغیرہ

۱۴۰۲ھ باہتمام ۱۹۸۲ء

ادارۂ مجددیہ۔ ناظم آباد ۳۔ کراچی ۱۸

مطبوعہ: احمد برادرس پرنٹرس۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۸

عکس حوالہ نمبر:79

فرمایا گیا اور ابنائے جنس کے درمیان ممتاز فرمایا گیا - یہ سب کچھ اللہ کے حبیبؐ کے صدقے اور اللہ کے رسولؐ کی برکت سے ہوا - آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر فاضل تر رحمتیں اور کامل تر سلامتیاں نازل ہوں -

حقیقتِ کعبہ کے مقام میں حقیقتِ محمدی کا عروج

جاننا چاہیئے کہ جس طرح کعبہ کی صورت چیزوں کی صورتوں کی مسجود ہے - اسی طرح حقیقتِ کعبہ اُن چیزوں کی حقیقتوں کی مسجود ہے - اور میں ایک عجیب بات کہتا ہوں، جو اس سے پہلے نہ کسی نے سنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی، جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے صرف مجھے بتائی اور صرف مجھ پر الہام فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ آں سرورِ کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کے زمانۂ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقتِ محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقتِ کعبہ کے مقام میں (رسائی پا کر اس کے ساتھ) متحد ہو جائے گی - اس وقت حقیقتِ محمدی کا نام حقیقتِ احمدی ہو جائے گا - اور وہ ذاتِ "احد" جل سلطانہ کا مظہر بن جائے گی - اور دونوں مبارک نام (محمد و احمد) اس مسمّٰی (مجموعۂ حقیقتِ محمدی و حقیقتِ کعبہ) میں متحقق ہو جائیں گے - اور حقیقتِ محمدی کا پہلا مقام (جہاں وہ اس سے پہلے تھی) خالی رہ جائے گا اور وہ اس وقت تک خالی ہی رہے گا یہانتک کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا

آخری اتمامِ حجت

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے اپنی صداقت جانچنے کا کیا ہی فیصلہ کُن معیار ٹھہرایا ہے۔ فرماتے ہیں:-

''خدا تعالیٰ کے الہام اور وحی سے کہتا ہوں وہ جو آنے والا تھا وہ مَیں ہوں۔ قدیم سے خدا تعالیٰ نے منہاجِ نبوت پر جو طریق نبوت رکھا ہوا ہے وہ مجھ سے جس کا جی چاہے لے لے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 383 ایڈیشن 1988ء)

پھر فرمایا:-

''میں کوئی بدعت نہیں لایا جیسا کہ حنبلی شافعی وغیرہ نام تھے ایسا ہی احمدی بھی نام ہے۔ بلکہ احمد نام میں اسلام کے بانی احمد ﷺ کے ساتھ اتصال ہے اور یہ اتصال دوسرے ناموں میں نہیں۔ احمد، آنحضرت ﷺ کا نام ہے۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے۔۔۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 502 ایڈیشن 1988ء)

پس کیا ہی خوب فرمایا عین وقت اور ضرورت پر اس آنے والے نے:-

مَیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا

جفا کار منکروں کا انجام

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی چلی آئی ہے۔قرآن شریف میں سورۃ ہود اور اس کی مثل دیگر سورتوں اور سورۃ الشعراء میں بھی منکروں اور تکذیب کرنے والوں کا ہولناک عبرت آموز انجام مذکور ہے۔ازمنۂ رفتہ کی طاقتور اقوام عاد وثمود وغیرہ نے جب اپنے رسولوں سے تکذیب واستہزاء کا سلوک کیا تو خدائے قہار کے قہر کا مورد بن کر ہمیشہ کے لئے ایسے راندۂ درگاہ ہوئے کہ آج بھی ان پر لعنت برستی ہے۔وہ اہل بصیرت کے لئے عبرت کا نمونہ ہیں۔

آج بھی خدائے قادر و جبار کی یہ تقدیر کون بدل سکتا ہے کہ ظالم کبھی بامراد نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں۔پس جس طرح خدا کے نام پر جھوٹا دعویدار سب سے بڑا ظالم ہوتا ہے اسی طرح خدا کے سچے مامور کی تکذیب و انکار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بھی سب سے بڑا ظالم قرار دیتا ہے، وہ خدا کی گرفت سے بھی بچ نہیں سکتے اور ناکامی و نامرادی ان کا مقدر ہے(العنکبوت:69)اس زمانہ میں یہ دونوں گروہ موجود اور اپنے آخری انجام کے منتظر ہیں۔پس دور حاضر کے مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کا بھی حضرت ھودؑ کی طرح آج یہی اعلان ہے کہ **فانتظروا انی معکم من المنتظرین** کہ تم انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہیں۔

خدائی سفیروں کی توہین کرنے والوں کے انجام کا ذکر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان پرشوکت الفاظ میں فرمایا:۔

> ''انبیاء کے دشمنوں کی وہ ساری تاریخ ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح میری آنکھوں کے سامنے پھر گئی جو بڑے بڑے مغرور اور سرکش بادشاہوں کے سر توڑے جانے کی خبر دیتی ہے اور بڑی بڑی عظیم قوموں کی ہلاکت اور بربادی کی داستان بیان کرتی ہے۔جب کبھی ان بادشاہوں نے جن کے رعب اور ہیبت سے زمین کانپا کرتی تھی اللہ کے سفیروں اور اس کے در کے فقیروں کو حقارت سے دیکھا اور ان کو رسوا کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ کی غیرت اور جلال نے خود انہی کو ذلیل اور رسوا کر دیا

،ان کی عزتوں کو خاک میں ملا دیا اوران کی سلطنتوں کو پارا پارا کر دیا۔ان کی عظمتوں
کے پرزے اڑا دیئے گئے اوران کے تکبر ٹوٹ کر اس طرح ریزہ ریزہ ہو گئے جیسے
کانچ کا برتن کوئی غضبناک ہاتھ کسی چٹان پر دے مارے۔ وہی زمینیں جو کبھی ان
کے ہیبت وجلال سے کانپا کرتی تھیں ان کے بد انجام کے نظارے سے لرز نے
لگیں۔۔۔۔ان کی جمعیتیں کام نہ آئیں اوران کی کثرت نے ان کو کوئی فائدہ نہ
دیا۔ وہ ہلاک کی گئیں مگر آسمان نے ان کے حال پر کوئی آنسو نہ بہایا۔ وہ برباد کی
گئیں مگر زمین نے ان کی بربادی پر کوئی تاسف نہ کیا۔ ہاں زمین وآسمان نے بیک
آواز ان پر لعنت کی اور وقت نے لعنت کی اس پھٹکار کو اس طرح محفوظ کر لیا کہ
قیامت تک اس کی گونج سنائی دیتی رہے گی۔''

(خطابات طاہر۔تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت صفحہ 422 طبع اول 2006)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے امت میں اپنے زمانے کے موعود ماموراور حکم چودھویں صدی کے منکروں کا انجام کیسی پرحکمت اور لطیف و بلیغ تمثیل میں بڑی تحدی سے بیان فرمایا ہے کہ ہر تکذیب کرنے والا شخص اپنی زبان اور قلم ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائے گا۔آپؑ فرماتے ہیں:۔

''ہمارا گروہ ایک سعید گروہ ہے جس نے اپنے وقت پر اس بندہ کو قبول کر لیا ہے
جو آسمان اور زمین اور کے خدا نے بھیجا ہے اوران کے دلوں نے قبول کرنے میں
کچھ تنگی نہیں کی کیونکہ وہ سعید تھے اور خدائے تعالیٰ نے اپنے لئے انہیں چن لیا
تھا۔عنایت حق نے انہیں قوت دی اور دوسروں کو نہیں دی اوران کا سینہ کھول دیا اور
دوسروں کا نہیں کھولا۔سو جنہوں نے لے لیا انہیں اور بھی دیا جائے گا اوران کی
بڑھتی ہوگی مگر جنہوں نے نہیں لیا ان سے وہ بھی لے لیا جائے گا جو ان کے پاس پہلے
تھا۔بہت سے راستبازوں نے آرزو کی کہ اس زمانہ کو دیکھیں مگر دیکھ نہ سکے مگر
افسوس کہ ان لوگوں نے دیکھا مگر قبول نہ کیا ان کی حالت کو میں کس قوم کی حالت

سے تشبیہ دوں اُنکی نسبت یہی تمثیل ٹھیک آتی ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وعدہ کے موافق ایک شہر میں اپنی طرف سے ایک حاکم مقرر کر کے بھیجا تا وہ دیکھے کہ درحقیقت مطیع کون ہے اور نافرمان کون اور تا اُن تمام جھگڑوں کا تصفیہ بھی ہو جائے جو اُن میں واقع ہو رہے ہیں چنانچہ وہ حاکم عین اُس وقت میں جبکہ اس کے آنے کی ضرورت تھی آیا اور اُس نے اپنے آقائے نامدار کا پیغام پہنچا دیا اور سب لوگوں کو راہِ راست کی طرف بُلایا اور اپنا حَکَم ہونا اُن پر ظاہر کر دیا۔ لیکن وہ اس کے ملازم سرکاری ہونے کی نسبت شک میں پڑ گئے تب اُس نے ایسے نشان دکھلائے جو ملازموں سے ہی خاص ہوتے ہیں مگر انہوں نے نہ مانا اور اُسے قبول نہ کیا اور اُس کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور اپنے تئیں بڑا سمجھا اور اس کا حَکَم ہونا اپنے لئے قبول نہ کیا بلکہ اس کو پکڑ کر بے عزّت کیا اور اُس کے مُنہ پر تھوکا اور اس کے مارنے کے لئے دوڑے اور بہت سی تحقیر و تذلیل کی اور بہت سی سخت زبانی کے ساتھ اُس کو جھٹلایا تب وہ اُن کے ہاتھ سے وہ تمام آزار اُٹھا کر جو اس کے حق میں مقدّر تھے اپنے بادشاہ کی طرف واپس چلا گیا اور وہ لوگ جنہوں نے اُس کا ایسا بُرا حال کیا کسی اور حاکم کے آنے کے منتظر بیٹھے رہے اور جہالت کی راہ سے ایسے خیال باطل پر جمے رہے کہ یہ تو حاکم نہیں تھا بلکہ وہ اور شخص ہے جو آئے گا جس کی انتظاری ہمیں کرنی چاہیئے سو وہ سارا دن اس شخص کی انتظار کئے گئے اور اُٹھ اُٹھ کر دیکھتے رہے کہ کب آتا ہے اور اس وعدہ کا باہم ذکر کرتے رہے جو بادشاہ کی طرف سے تھا یہاں تک کہ انتظار کرتے کرتے سورج غروب ہونے لگا اور کوئی نہ آیا آخر شام کے قریب بہت سے پولیس کے سپاہی آئے جن کے ساتھ بہت سی ہتھکڑیاں بھی تھیں سو انہوں نے آتے ہی اُن شریروں کے شہر کو پھونک دیا اور پھر سب کو پکڑ کر ایک ایک کو ہتھکڑی لگا دی اور عدالت شاہی کی طرف بجُرم عدول حکمی اور مقابلہ ملازم سرکاری چالان کر دیا

جہاں سے انہیں وہ سزائیں مل گئیں جن کے وہ سزاوار تھے۔

سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہی حال اس زمانہ کے جفا کار منکروں کا ہوگا ہر یک شخص اپنی زبان اور قلم اور ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے۔"

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 191-190 ایڈیشن 2008)

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے
ترے مکروں سے اے جاہل! میرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تُو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنے والی ہے
خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو ! اب یہ کرامت آنے والی ہے
خدا ظاہر کرے گا اک نشاں پُر رُعب و پُر ہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

(تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22 صفحہ 595 ایڈیشن 2008)

آخر میں چودہویں صدی کے امام مسیح ومہدی کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان بابرکت کلمات پر اختتام کرتے ہیں:۔

"پہلے یہ کہا کرتے تھے کہ گو مسیح ومہدی نے چودہویں صدی میں آنا ہے لیکن ابھی نہیں آیا اور ابھی چودہویں صدی ختم نہیں ہوئی، بڑا عرصہ پڑا ہے اس کے ختم

ہونے میں۔ پھر چودہویں صدی بھی ختم ہوگئی۔ بعض جاہل مولویوں نے تو۔۔۔ کہا کہ چودہویں صدی لمبی ہوگئی ہے ابھی ختم ہی نہیں ہو رہی۔ پھر شاید کسی نے سمجھایا کہ یہ کیا جہالت کی باتیں کرتے ہو۔ پھر کچھ نام نہاد پروفیسروں اور ڈاکٹر علماء کو بھی اپنی علمیت کے اظہار کرنے کا موقع ملا، لوگوں کو اکٹھا کرنے کا موقع ملا۔ تو انہوں نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ مسیح ومہدی کی آمد تو قرب قیامت کی نشانی ہے اس لئے ابھی وقت نہیں آیا۔۔۔ اور بعض عرب علماء نے اپنے پہلے نظریہ کے خلاف یہ تو تسلیم کرلیا۔۔۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہوچکی ہے اور ساتھ یہ بھی کہنے لگ گئے کہ مسیح کی آمد ثانی کی جو احادیث ہیں وہ ساری غلط ہیں، اب کسی نے نہیں آنا۔ اور یہ کہ ہم جو علماء ہیں یا بعض ملکوں میں علماء کے ادارے ہیں دین کی تجدید کرنے کے لئے یہی کافی ہیں۔۔۔ پھر انہوں نے جماعت کے خلاف جھوٹے فتووں کی بھرمار کر دی۔۔۔ اور یہ فتوے صرف مسلمانوں میں احمدیوں کے خلاف نفرت اور فساد پھیلانے کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔۔۔ ان پر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں صرف اتنا ہی کہتے ہیں بلکہ یہی دعا ہے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ وَالْفَاسِقِيْن۔ اور ان فتوے دینے والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔۔۔

ایک وقت تک تمام علماء اس بات پر متفق تھے کہ مسیح ومہدی کا ظہور چودہویں صدی میں ہوگا یا اس کے قریب ہوگا اور تمام پرانے ائمہ اور اولیاء اور علماء اس بات کی خبر دیتے آئے کہ یہ زمانہ جو آنے والا ہے مسیح ومہدی کے ظہور کا ہوگا اور جو اس زمانے کے لوگ تھے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے یا قریب زمانے کے وہ تو مسلمانوں کے حالات دیکھ کر اس یقین پر قائم تھے کہ عنقریب مسیح ومہدی کا ظہور ہوگا۔ اس زمانے میں جن لوگوں کو دین کا درد تھا خدا سے

دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی اس ڈوبتی کشتی کو سنبھال لے۔۔۔ یہ سب کچھ ہو رہا تھا۔۔۔ لیکن یہ بھی کہتے ہیں مسیح کی ضرورت نہیں اور یہ کہ مہدی یا مسیح کا ابھی وقت نہیں آیا۔۔۔

ان علماء کو اگر وہ حقیقت میں علماء ہیں غور کرنا چاہئے سوچنا چاہئے کہ یہ پرانے بزرگوں کی بتائی ہوئی خبریں ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں قرآن کریم نے بھی مسیح کے آنے کی کچھ نشانیاں بتائی ہیں۔ ان پر غور کریں اور یہ کہہ کر عوام کو گمراہ نہ کریں کہ ان ساری باتوں کا، ان آفات کا مسیح کی آمد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔

پس یہ حال ان علماء کا دیکھ کر ہمیں خاموش نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ کوشش کر کے ہر مسلمان کو ان کا یہ حال بتانا چاہئے کہ انہوں نے تو اللہ و رسول کی بات نہ مان کر اس انجام کو پہنچنا ہے جہاں اللہ کی ناراضگی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ لیکن اے مسلمانو! اگر تم اللہ کی رضا چاہتے ہو، دنیا، دین اور آخرت بچانا چاہتے ہو تو اس وقت اس زمانے کے حالات پر غور کرو اور تلاش کرو کہ یہ زمانہ کہیں مسیح موعود کا زمانہ تو نہیں ہے اور مسلمانوں کی یہ بے چارگی کی حالت اور یہ آفات وغیرہ بے وجہ کی دلوں کی سختی کا نتیجہ تو نہیں ہے۔۔۔

پس ائمہ نے قرآن و حدیث سے علم پا کر بتا دیا کہ مسیح موعود اس زمانے میں ہو گا۔ علماء سابقہ اور موجودہ نے کہا کہ اس زمانے کے حالات بتا رہے ہیں، مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ نبی ہونا چاہئے۔ قرآن کریم نے نشانیاں بتا دیں جن میں سے بعض کا میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ آخری زمانے کی باتیں ہیں، جب یہ باتیں ہو رہی ہوں تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ مسیح موعود کا زمانہ ہی ہے۔۔۔

سورۃ تکویر میں جہاں اس زمانے کے حالات کی پیشگوئیاں ہیں وہاں اسلام کی

آئندہ ترقی بھی مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی وابستہ کی گئی ہے۔ ان کے ذریعہ سے اکٹھے ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اس لئے ان لوگوں میں سے کسی کو اس خیال میں نہیں رہنا چاہئے کہ مسیح موعود کو مانے بغیر اسلام اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کر لے گا۔ یا یہ لوگ اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کر لیں گے۔۔۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کہلانے والے علماء کو بھی عقل دے اور مسلمان امت کو بھی کہ یہ حق کو پہچان سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سینہ کھولے، دماغ کھولے۔ ہمارا کام ان کے لئے دعا بھی کرنا ہے اور ان کو راستہ بھی دکھانا ہے، اور وہ ہمیں کرتے چلے جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 3 فروری 2006)

بعض اصطلاحات اور چند مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ کتاب	الفاظ	معنی/وضاحت
22	بحساب جمل	ابجد کے عددوں کے حساب سے، مثلاً ''الف'' کا 1، ''ب'' کے 2، ''ج'' کے 3، ''د'' کے 4 اعداد ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس
23	چاند کی سلخ راتیں	چاند کی آخری تاریک راتیں
24	تقدیر	تقدیر کے لغوی معنی اندازہ کے ہیں۔ اصطلاح میں عربی جملہ میں محذوف الفاظ کا اندازہ کرنا۔
34	رموز و کنایات	رمز کی جمع: اشارہ، راز، بھید کنایہ کی جمع: ایما، رمز، اشارہ، مجاز/استعارہ
34	استعارہ	علم بیان کی اصطلاح میں مجاز کی ایک قسم جس میں کسی لفظ کے مجازی اور حقیقی معنی کے درمیان تشبیہ کا علاقہ ہوتا ہے اور بغیر حروف تشبیہ کے حقیقی معنی کو مجازی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔
36	قطب	سالکوں کی اصطلاح میں قطب۔ غوث۔ وہ ولی اللہ جس پر دنیا کے انتظام اور نگہبانی کا مدار ہو۔
50	متمم نور	نور کو پورا کرنے والا
50	اظہار تام	مکمل غلبہ
54	پورب و پچھّم	مشرق و مغرب
54	نرسنگے	ایک قسم کا بجانے کا سینگ، صور، ناقور، بگل۔ اس کو قرنا بھی کہتے ہیں جس میں پھونک کر آواز نکالی جاتی ہے۔
79	آیات کبریٰ	بڑی نشانیاں

93	انذار و تخفیف	عذاب سے پہلے ڈرانا اور خوف دلانا
201	مراتب سلوک	مراتب: مرتبہ کی جمع، درجے، رتبے، مناصب سلوک: راستہ چلنا۔ راہ۔ نیک روی۔ طریقہ صوفیوں کی اصطلاح میں تقرّب حق تعالیٰ کی طلب۔ راہ خدا جوئی۔ تلاش حق
202	ال معرفہ	وہ ''ال'' جو عربی زبان میں کسی اسم اور صفت کے ساتھ آ کر اس کے معنوں میں خصوصیت پیدا کر دیتا ہے۔
203	ارہاص	ارہاص کے لغوی معنی مکان کو اینٹ، مٹی اور پتھر کے ساتھ مضبوط و مستحکم بنانے کے ہیں۔ اصطلاح میں برکات سماوی و ظہور نبوت سے پہلے رونما ہونے والے خارق عادت امور ارہاص کہلاتے ہیں۔
240	منطقۃ البروج	وہ بڑا دائرہ جس پر آسمانی بارہ برج واقع ہیں۔
246	پیشن	پہلے، قبل از وقت، پیشتر
252	اشہب دوراں	زمانے کا شاندار گھوڑا
287	تاسّف	افسوس، حسرت، پچھتاوا، رنج، ملال